بعون ولوله آفرین عشق کامرانی قوت نمای قوای شهوانی

کتاب نایاب و نسخه لاجواب رهنمای نامردان شکسته بال جوان فرمای پیران کهن سال موسوم به

فرحت جان

در اعمال

باه و انزال

ترجمه رساله ضیاء الابصار فی حد الباه مؤلفه حکیم محمد نعمان خان دهلوی به مقام آگره

در مطبع حسینیه باهتمام منشی محمد علی مطبوع طبایع عیاشان جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حکیم مطلق و شافی برحق اور نعت دواساز نسخہ رسالت و معالج امراض ضلالت و غوایت کے جویندگان لذت عیش و کامرانی اور خواہندگان تقویت قواے شہوانی پر پوشیدہ نرہے کہ خاکپاے اطباے روزگار ڈاکٹر سید زیرک حسین رضی امروہی غفر ذنوبہ الغفار اگرچہ اس لایق نتھا کہ رسالہ باہیہ حکیم محمود خان دہلوی یعنی ضیاء الابصار کا ترجمہ لکھنے کی جرأت کرتا جس کی عبارات اور استعارات کا سمجھنا بڑے بڑے فارسی دانون کی استعداد سے باہر ہے لیکن مصدر مکارم خفی و جلی شریف ازلی سید محمد علی صاحب مالک مطبع حسینی رئیس آگرہ کے اصرار سے چار ناچار اس طرف توجہ در کار ہوئی اور حتی الوسع ترجمہ مین اصل کتاب کے الفاظ کا لحاظ رکھا اور جہان جہان اس کی پابندی مشکل تھی مجبور مطلب جیسا کچھ فہم ناقص مین آیا حوالہ قلم کر دیا واقفان سیاق و سباق انشا پردازی سے جنھون نے اصل کتاب کی وقت عبارت ملاحظہ فرمائی ہوگی مترجم کو حرف گیری سے معذور رکھین گے اور سید موصوف یعنی صاحب فرمایش کے التماس سے مترجم کے پدر بزرگوار سید مومن حسین صاحب صفی نے اس ترجمہ کے مناسب حال ۱۳۱۴ھ کا تاریخی نام فرض رجال اور پورا اجمالہ فرض رجال در اعمال باہ و انزال تجویز فرمایا اب ترجمہ اصل کتاب کا شروع کرتا ہون و ماتوفیقی الا باللہ ہو المستعان و علیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین ثابت ہین اوس خدا کو جسنے اپنی ذات کی معرفت کے واسطے اپنی مصنوعات کو پیدا کیا جو حیوانات اور
نباتات اور معدنیات کی جنس سے ہین۔ اور موجودات مین سے جنس حیوانات کو نباتات اور معدنیات پر شرف
عطا کیا اس جہت سے کہ اوس کو عقل و ادراک اور آسمان و زمین مین تمیز حاصل ہے اور نباتات اور معدنیات
کی تاثیر کو بیماریان دور کرنے کے واسطے خاص کیا اور نوع انسان کو باقی انواع حیوانات پر نطق اور کلام کے
سبب بزرگی بخشی اور فضیلت دی اوس کو اس اعتبار سے کہ وہ صاحب گویائی ہے۔ اور اوسکی ماہیت ذات
کا علم اوس کو حاصل ہے اور اوسکی صفتون کے علم کی تحصیل کے سبب زیور عقل سے آراستہ ہے۔ اور فنون
کے انتظام سے جہان کا بندوبست کیا اور ذہنون کے اختلاف کی رو سے مذاہب پیدا کیے اور طبائع کو بدائع
کی طرف مائل کیا اور ہر شخص کو صنائع کے ساتھہ برگزیدہ کیا اور ہر نوع کے حیوانات طرح طرح کے طریقون اور عادتون
کے ساتھہ اوس کی پرستش کرتے ہین اور قسم قسم کی عادتون کے ساتھہ اوسکی تسبیح بجا لاتے ہین کوئی نوع دوسری
نوع سے عبادت مین موافق نہین نہ سب انسان اوس مین یکسان ہین اور اوس کی عقل کو روشن کیا پس شرافت
اوسکے صدق کی آشکار ہے اور اوس کی عقل سے قواے شہوانیہ نے سستی دور کر کے استواری دی پس
مائل ہوتی ہین طبیعتین اپنی نوع کی ازواج کی طرف یہان تک کہ اوس کی جنس سے اوسکی نوع کی بقا حاصل ہوتی ہے

اور لذت جماع کی کثرت کو دنیا کی سب لذتون پر فوق دیا تھا کہ اوس کی طرف خاص و عام کی طبیعتین پورے طور سے مائل ہون پاک ہے وہ بڑی ہے شان اوسکی اور بھیجا رسول کو اپنے بندون پر جسنے بچایا اون کو قدمون کے لڑکھڑانے اور گمراہی سے یعنی محمد رسول اللہ خاتم النبیین گنہگارون کی شفاعت کرنیوالے ساتھ کرامت کے پرہیزگارون کے امام ساتھ خلق کریم کے بتانے والے صراط مستقیم کے اور پاکتر کیا آل کو سب سے اور بزرگی دی اون کو ساتھ خلق بلند کے اور تصدیق کی ابابکر کی ساتھ صدیقیت کی اور ظاہر کیا عمر کو ساتھ حقیقی شجاعت کے اور آشکار کیا عثمان کو ساتھ حیا اور غناے پوشیدہ اور ظاہر کے اور لقب دیا کرار غیر فرار کا علی کو راضی ہو اللہ اون سب سے اما بعد وہ حکمای حکمت آئین اور طبیبان طبابت قرین اور سخن سنجان نصفت آگین اور معاشران عشرت گزین اور محققان کامل اور عارفان واصل جو علوم کے حقائق کو نظر تحقیق کے ساتھ اور فنون کے مدارج کو ہنر تدقیق کے ساتھ پیش نہاد خاطر اور مد نظر رکھتے ہین اون کی عقل پر پوشیدہ اور پنہان نرہے کہ یہ ہیچمدان گوشہ نشین عزلت اور منزوی زاویہ خمول حیث بل لاشئ فی الحقیقت محمود ہمیشہ سے صادق الطبابت اور تشریف الحکمت کے نام سے مشہور ہے ورنہ اس فن کی باریکیون سے اور اس علم کی حقیقتون کے بھیدون سے معذور اس واسطے ہر چند کہ زمانہ قدیم سے یاران ندیم اور دوستان صمیم جو آپس مین صحبت رکھتے تھے باہ کے باب مین ایسا رسالہ لکھنے کی درخواست کرتے تھے جو اس امر کے تمام مراتب پر حاوی ہو باوجود ان سب باتون کے قلت فرصت اور ہجوم تعلقات حوائج ضروری اور ضروریات لابدی کے سبب جنسے کسی بنی نوع انسان کو بقاے حیات مستعار تک چارہ اور چھٹکارا نہین ہوتا باوجود سننے اون کے دل کی بات اور التماس کے نسیان کے طاق پر رکھتا تھا جب بار بار اون کے التماس کو سنا اور گریز کا یارا نرہا اور اون کے قول کو رد کرنا اور اونکے ارشاد کو نسننا مین نے دوستی سے بھی دور سمجھا باعتبار اس قول کے کہ آزردن دل دوستان جہل ست اوسکے خیال نے دل مین جگہ پکڑی کمر ہمت باندہی مین نے اور اوس کے انجام کی راہ ڈہونڈہی قادر کریم کارساز کے فضل سے یہ رسالہ بہت جلد لکھہ لیا اور ضیاء الابصار فی سد الباہ نام رکھا جو اوس کے اتمام کی تاریخ بھی ہے اور بعض مضامین جنکو زمانہ نسبت مناسبت فیمابین نسبت ہے کہ ترک اون کا اولی ہے مردون کی باہ کے ذکر کا تقاضا کرتے تھے یہ بھی ضروری باعث تھا اس جہت سے قلم شکستہ رقم اس کے لکھنے مین مشغول ہوا مگر بموجب اس قول کے کہ الانسان مرکب من الخطا و النسیان باوصف اس کے کہ مین علم تحریر سے بے بہرہ اور بڑے بڑے مطالب اور اونچے اونچے مضامین کے سمجھنے اور پیدا کرنے سے اپنے ناقص ہونے کے سبب عاری ہون

اس لیے عالی ہمتان بلند ہمت اور عالی رتبتان والا مرتبت سے امید ہے کہ اگر نفس معانی یا رقم الفاظ مین کچھ سہو یا خلل پائین نظر اصلاح سے درستی کی طرف متوجہ ہوں اور رقم کو خطا پر جائز نہ رکھین کہ مین خطاؤن کا مقر ہون اور جہالت مین مشہور۔ وما توفیقی الا باللہ ہو حسبی ونعم الوکیل۔

مقالہ اول

صاحبان فہم و طبائع سلیمہ پر پوشیدہ نہ ہے کہ حق سبحانہ جل شانہ نے ہر نوع کے حیوانات کو نفس قضای حاجات خصوصاً قوای شہوانی مین ایک دوسرے کا شریک پیدا کر کے مردون عورتون کے درمیان پوری مناسبت عطا فرمائی ہے اون مین سے نوع انسان کو فہم فراست اور عقل وکیاست کے اعتبار سے اور قسمون کے حیوانات پر اعزاز اور امتیاز بخشا ہے اور اون مین سے مردون کو جوہر عقل کی شرافت عطا کرنے کی وجہ سے عورتون پر ترجیح دی ہے اسی سبب سے حیا و شرم کا پاس اور مدارج تاہلی کی حفاظت کو جو لوازمات عقل سے ہین اونکی ذات مین جما دیا ہے برخلاف عورتون کے کہ بے صبری اور جلد بازی اور خوف اور بد ذاقی اور بدباطنی اور بے حیائی پر عزت شوہری کا لحاظ نکرنا اور جا بیجا امور کا ظہور جس کو جوہر شریف عقل کے کامل نہ ہونیکا سبب کہہ سکتے ہین اونکی سرشت مین ہے اور فہم و ادراک کی کمی اور منہیات کو اختیار کرنا اور اون اوامر سے بچنا جو عورتون سے متعلق ہین یہ بھی انکی پیدائش ازلی کے نقصان کی علامت ہے اور ظہور قوت و شدت قوای شہوانی کے سبب مرد کو کیفیت اور کمیت کی رو سے عورتون پر قوی گردانا ہے اسی باعث سے کئی کئی بار جماع انزالی جیسا مرد سے واقع ہوتا ہے عورت سے ہر گز نہین ہوتا اور اسی طرح مردون کو بھی تفاوت مزاج کے موافق ایک دوسرے پر غلبہ دیا ہے جیسا کہ دموی اور صفراوی مزاج بلغمی اور سوداوی کے بہ نسبت امر مجامعت مین قوی ہوتا ہے اوس کے بعد محبت کی تاثیر کو نیکی اور بدی کے ظہور کا عمدہ سبب مقرر کیا یہی وجہ ہے جو آفرینندۂ برحق اور خالق مطلق نے انسان کو جوہر نیک کی خلقت کے اعتبار سے منزہ اور پاک پیدا فرمایا پس فریقین سے جو کوئی جیسی صحبت اختیار کرتا ہے ویسے ہی افعال اوس سے ظاہر ہوتے ہین کیونکہ صحبت بڑا اثر رکھتی ہے۔ اور اکثر شرافت افعال نطفہ کی شرافت پر مقرر ہوئی ہے یہی سبب ہے کہ اگرچہ بعضے شریف آدمی خلقی عقل کی کمی کے باعث اچھے برے مین تمیز نکر کے بری صحبت مین بیٹھنے سے اوس کے خوگر ہو کے افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہین لیکن آخر کار جب قوای نفسانی کمال کو پہونچتے ہین اور عقل کامل کا ظہور ہوتا ہے اون باتون کو چھوڑ دیتے ہین اور بڑے پارسا اور نیکوکار ہو جاتے ہین۔ کہ ہر شے

اپنی اصل پر جاتی ہے۔ اور خلاف صورت مین اس کے برخلاف ہوتا ہے پس شرافت نطفہ کی جوہر عقل ممیزہ اکثر یہ
کے کمال کی وجہ سے خلاف عقل امور یعنی صحبت بد اور افعال لایعنی و بے معنی کی خواہان نہین ہوتی اور جوہر عقل
کے کمال کا حاصل ہونا واہب العطیات کی عنایات بے غایات پر موقوف ہے وہ بنی نوع انسان مین سے جسپر
مہربان ہوتا ہے کمال عطا فرماتا ہے اور اسی جہت سے عقلمند لوگ اچھی صحبت اختیار کرتے ہین اور برے جلسون
سے بچتے ہین۔ خوب ظاہر ہے کہ بھلائی برائی اور دنیا و دین کی نیکی اور بدی تربیت اور عادت کے اعتبار سے
ہوتی ہے اور ان امور کے واقع ہونے مین فریقین شریک ہین لیکن عورتون کی اصل خلقت مین عقل کی کمی کے باعث
اون پر مرد ترجیح رکھتے ہین کہ مذہب اطبا سے عادت بمنزلہ طبیعت ثانیہ ثابت ہے پس مرد عاقل کو لازم ہے
کہ اس جہان ناپایدار کو جو نمونہ جہان باقی کا ہے اس کی معیوبیت پر غور اور تامل کر کے چھوڑ دے اور حق جل شانہ کے
اوامر و نواہی پر جن کی صداقت ہمارے مخبر صادق نے فرمائی ہے عمل کرتا رہے تاکہ شر ساری دو جہانی سے نجات پائے

پہلے مقالہ کا پہلا باب

خدائے بے نیاز کی بنائی ہوئی کل چیزون کی پیدایش کے مشاہدہ اور معاینہ سے ایسا پایا گیا ہے کہ انسان
کے کل اعضائے بدن مین سے کوئی عضو تین حالتون سے باہر پیدا نہین ہوتا یا تو قوی ہوتا ہے یا ضعیف یا
متوسط جیسا کہ ظاہر ہے کسی دلیل کی حاجت نہین اون سب مین سے ایک عضو تناسل ہے کہ اوسنے اگر قوت
کے ساتھ پیدایش پائی تو البتہ وہ شخص اپنے افراد انواع کے بہ نسبت امر مجامعت مین اورون سے بڑھ جائیگا
ورنہ برعکس ہوگا اور اسی طرح وعائے منی کی کلانی بہت سی منی پیدا ہونیکا سبب ہے خصوصًا اوس صورت مین کہ
اوس کی پیدایش کی بنا قوت پر واقع ہوئی ہو نہین تو نہین پس قوت سارے بدن کی خصوصًا معدہ کی قوت جو
غذا کی طلب اور اوس کے ہضم کی کثرت چاہتی ہے قوت اور کثرت مجامعت کی خواہش کرتی ہے اور اسکے
ہوتے اگر آلۂ تناسل کی آفرینش بھی قوت پر ہوئی بیشک امر مجامعت مین قوی ہوگا اور دموی مزاج ہونے کی
صورت مین جسکا لازمہ ہے قوائے جسمانی کا سخت ہونا جو معدہ اور جمیع قوائے شست کی قوت سے مراد ہے
یعنی بہت سی غذا کی طلب مع قوت معدہ و قدرت ہضم علاوہ اور قوتون کے ضرور ہے کہ امر مجامعت مین آخر
عمر تک میل اور کثرت مجامعت کے لایق رہے اور صفراوی مزاج والا دموی مزاج والے سے کمتر ہے وہ
زیادہ نہین ٹھہرتا کہ اوس کے مزاج کی یبوست بہت جلد نقصان پہونچاتی ہے مگر دموی کی بہ نسبت سرعت اور

جرأت مجامعت کی رکہتا ہے۔ کیونکہ اوس کے مادہ مین حدت ہوتی ہے بلکہ اگر کثرت سے بچے اور امورات مین اعتدال کو ہاتھ سے نہ دے تو ضرور یہ بھی اوس کے مثل ہوگا۔ اور بلغمی مزاج والا اپنے مادہ کی برودت کے سبب البتہ بہت سی غذا ہضم نہین کرسکتا اس لیے کثرت مجامعت کے قابل نہین ہوتا مگر رطوبت مزاجی کے باعث سے اوس کا نقصان جلد نہین پہونچتا۔ اور قدرت جماع کی سرعت پہلی دونون قسمون سے کمتر رکہتا ہے اور دیر تک نہین ٹھہرتا کیونکہ اوسکا مادہ بارد اور رطوبت اوس کی معاون ہے اور سوداوی مزاج والا البتہ بلغمی کی بہ نسبت غذا اون کے ہضم پر قادر ہوتا ہے اور اوس کے مادہ کی یبوست مزاج و اعضا کو قوی کرتی ہے اس واسطے فعل جماع مین بلغمی سے قوی ہے مگر کثرت کی صورت مین بہت جلد نقصان پہونچتا ہے اور سرعت و کثرت مجامعت کے لائق بھی نہین کیونکہ اوس کی دونون کیفیتون مین مخالفت ہے اور جو مادہ کسی دوسرے مادہ کے ساتھ ہے اگر کثرت کے ساتھ ہے تو اوس کا حکم مقدم ہوتا ہے اور اگر تہوڑا ہے تو اوس کے افعال بھی تہوڑے ظاہر ہوتے ہین اس واسطے اوسکا حکم معدوم ہوجاتا ہے غرضکہ جس مادہ کا غلبہ پاتے ہین اوسی کا حکم مقدم رکہتے ہین اور جس عضو یا قواے بدن انسانی مین سے ضعف قوت یا اوس کے صغر جسم سے کچھ نقصان پاتے ہین اوس کے ضعف کا حکم لگاتے ہین اور قوی پر قوت کا خواہ قوت قوی سے ہو اور خواہ جسمیت سے۔

پہلے باب کی پہلی فصل

عالمان احکامات دینی اور واقفان معاملات دنیوی پر مخفی اور پوشیدہ نہ رہے کہ زن منکوحہ اور کنیزک شرعی کے سوا بدفعلی کا مرتکب ہونا خصوصاً اوردن کی نکاحی عورتون کے ساتھ کہ زنا اسی سے مراد ہے اور نص قرآنی کی حد اسپر گواہ ہے کہ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کلواحد منہما مائۃ جلدۃ خلقت کے نزدیک شرمسار اور گناہگار اور باعث کوتاہی عمر اور کمی روزی اور رسوائی خلق اور روسیاہی دنیا کے سوا گرفتاری عذاب عقبی متصور ہے اگرچہ ساتر العیوب کہ کریم و رحیم اوس کی بے انتہا صفتون مین سے ہے البتہ گناہ بخشدینے کی توقع اوسکی ذات کبریائی سے ممکن ہے لیکن بندون کی گناہ مین گرفتاری کہ قیامت کے دن تک اپنی بدکرداری کی سزا پائے بغیر چھٹکارا ممکن نہین کہ شوہر کا رنجیدہ ہونا ایک دردناک عذاب ہے اور اہل تصوف سے کہ اہل اللہ اور فقرا سے مراد ہین کفر جانا ہے بقول حافظ شیراز ع کہ در طریقت ما کافریست رنجیدن۔ عین صواب ہے اور محض خیر علاوہ اسکے کوئی ملت اور مذہب بھی اجازت نہین دیتا جس کے اعتبار سے اوس قوم کی نسبت جائز ہو غرضکہ کسی حال مین کوئی عقلمندی حوصلہ

ہمت بلند اس امر شنیع اور فعل قبیح کے گرد پہرنے اور اختیار کرنے کی اجازت نہین دیتا لیکن چونکہ اکثر اہل دنیا
تفضیب عقل کامل سے بے نصیب ہین نقصان عقل کے سبب نیک و بد مین تمیز اور جا بیجا امور مین غور نکرکے
اس امر شنیع کے مرتکب ہوتے ہین خصوصًا اوس وقت جبکہ مادّہ منویہ کی شدت ہو کہ جوانی اوسی سے مراد ہے
یہ فعل اختیار کرتے ہین اور ایک عمر کے آدمی جمع ہو کر فخر کرتے ہین اور جو شخص اون کا شریک حال نہین ہوتا اوسکو
ہیجڑے پن سے منسوب کرتے ہین اور نصیحت کرنے والے کی ممانعت کو خیال مین نہین لاتے اس لیے ہر مذہب
اور ملت کے بچے شہدے یہ فعل اختیار کرتے ہین اور ترغیب دلانے والون اور بہکانے والون کی کثرت
کے باعث یہ امر شنیع ایسا پہیل گیا ہے کہ شاید ہی کوئی اس فعل سے باز رہا ہوگا پس اگر مقتضاے عمر اور
شہوت نفسانیہ اور لذات جسمانی اور زبونی اعمال اوسکی داعی ہو تو ایسی عورت جو غیر کی ملکیت کا شائبہ نرکھتی ہو
یعنی کسبی کو اختیار کرے اگرچہ شارع کا حکم اوسکی بہی مطلق رخصت نہین دیتا اور ظاہر ہے کہ جوانی کی حالت مین
جوانان قوی ضعف قلب کی صورت مین نیک و بد اور بہلے برُے مین تمیز نہین کرتے اگر یہ بات اوس وقت
حاصل ہوتی ہے جب قواے دماغی و قلبی درجہ کمال کو پہونچ جاتے ہین لهذا بے سوچے سمجہے زنان فاحشہ کو
گہر مین بٹہا لیتے ہین یا چار چار فی بیان کہ شرع شریف کا حکم انکی حلت کی بابت مین شایع ہو گیا ہے نکاح
مین لاکر دام بلا مین گرفتار ہو جاتے ہین اور جب جوانی کا نشہ اوترتا ہے اور مادّہ منویہ نکلجاتا ہے تب عقل ٹہکانے
آتی ہے اور اوس عذاب الیم کی گرفتاری طرح طرح کے تردد اور فکرون کا باعث ہو جاتی ہے اور اس کے علاوہ
اس ضروری فن سے ناواقفی کی صورت مین جماع کے نفع بخش اور ضرر رسان امور کی احتیاط نہین کرتے
پس تہوڑے ہی زمانہ مین وقت سے پہلے باہ کہو بیٹہتے ہین جسکی درستی عمر بہر ممکن نہین ہوتی اور کار زن کے جاری
کرنے سے عاجز رہتے ہین اور جبکہ عورت کو تسلی حاصل نہوگی اور حرارت شہوت کی آگ کمی نہ پائیگی طبیعت اوس کی
ٹہکانے نرہیگی اور جا بیجا امور کی خواہان ہوگی جس سے روسیاہی شوہر کی خلق مین اور زبونی عند اللہ متصور ہوگی
اور اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ یہ حالات غیر مناسبہ جو کہ جہان اور اہل جہان مین مروج ہین انکے ظہور کی حالت مین بیشتر
عورت دار اور غیرتمند لوگ اپنی جان شیرین کہو دیتے ہین اور حرام موت مین گرفتار ہو کر قیامت تک اوسکے عذاب مین
مبتلا رہتے ہین اور حال یہ ہے کہ اگر انصاف کیا جاے تو ایک مرد سے تسلی ایک عورت کی مشکل سے ہوتی ہے
اور کیون نہو کہ عورت کے حالات اوسکی خبث باطنی کے سبب ظاہر نہین ہوتے جنسے شہوت کے ہونے نہونے
کا حال دریافت اوسکی تسلی اور غیر تسلی کا راز کہل جاے پس تین چار عورتون کا تو ذکر ہی کیا کہ ایک مرد کے مناسب ہون

البتہ اس فن کی واقفیت اور کمال پیدا کرنے کی صورت مین ہر متعلق کی تسلی ممکن ہے غرضکہ ہر حال مین حاصل کرنا اس کمال کا اور کمانا اس دولت بے زوال کا ایسا ہے جسکے خاص و عام محتاج ہین کسی کو اس سے چارہ نہین ہے اور باوجود اس کے بڑا تعجب ہے کہ معیوب ترین خلائق تصور کیا جاوے شاید دور اندیشی کی راہ سے اس کا نتیجہ انتظام دین و دنیا کے خلاف ہے زمانہ کے عقلمندون اور کاملون نے خلاف عقل اختیار کر کے بہت معیوب سمجھا ہوگا ورنہ کوئی نظر دوربین اور عقل صواب گزین اس فن کی معیوبیت تجویز نہین کرتی بلکہ دین متین اور دنیاے دنی کا تقاضا اس کو ہمت مردانگی کے ذمہ لازم کرتا ہے کیونکہ سب خاص و عام اسکے محتاج ہین اور دنیا و دین مین جس امر کی حاجت ہو اوس کی ضرورت ظاہر ہے کہ جو عورت اپنے نکاح مین آئے راضی اور خوش رہے کہ خدا کے پاس اوس کا بڑا ثواب ہے اور جائز نکاحون کی حالت مین بھی جو کہ تکالیف شرعی کی حد ہے حصول مقصد سے باز رہے تا کہ خلق اللہ اور عقبیٰ کی رسوائی اور جان جو نہایت عزیز ہے اوسکا تلف ہونا عائد نہو اس لیے ضرورتاً عنان شبدیز قلم کو ضروری تحریر کی طرف پھیرا اور اس مقاصد ضروری کے لکھنے سے آشنا کیا۔

پہلے باب کی دوسری فصل

پوشیدہ نرہے کہ علم عیاشی ایک بڑا مشکل علم ہے ابتداے آفرینش سے اب تک اس کا کوئی جاننے والا سننے مین نہین آیا اور نہ کوئی ایسی کتاب نظر سے گذری جسکی طرف اس فن کی بابت رجوع کیا جاوے تو اس سے یقین ہو گیا کہ اشکال کے سبب کوئی اس کے گرد نہین پھرا اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس کی زبونی کے سبب کسی نے اس طرف توجہ نہین کی تو یہ بات اچھی نہین معلوم ہوتی کس واسطے کہ یہ متعلق بلکہ علم ابدان کے اجزا کا ایک جزو ہے اور علم ابدان ایک نہایت شریف علم ہے کہ ہمارے پیشواے دین متین نے علم ادیان پر ترجیح دیکر فرمایا ہے العلم علمان علم الابدان و علم الادیان اور شرافت جزو شریف کی شرافت مین ظاہر ہے اور اطباے یونانی نے جو موجد عالی حوصلہ اور بلند ہمت تھے عورتین اختیار نہ کین بلکہ انکی صحبت کو بہت معیوب سمجھا اگرچہ عیاشون نے کتابین اس فن مین لکھی ہین مگر بہرتی کے احتمال کی وجہ سے جیسی کہ چاہیے مطلب برآری نہین ہو سکتی انہین سے کوکا پنڈت ہوا ہے جو اپنے منہ اس فن کا موجد بنا ہے مین حیران ہون کہ سوا دروغگوئی کے جو شاعرون کا شیوہ ہے اور اوس نے کیا لکھا ہے اول تمہید مین ایک ایسی حکایت لکھی ہے کہ اوسکی خشک دماغی کے سوا عقل اوس کے سمجھنے مین قاصر ہے علاوہ اسکے قسمین مرد اور عورت کی چار چار ظاہر کی ہین اور اوس کا نشان کسی جگہ

ہرگز نہین دیا کہ یہ قسم خاص فلان جگہ ہوتی اگرچہ ہزارون عورت مرد بلکہ بلا مبالغہ بے تعداد نظر سے گذرے باوجود عورتون کے اقسام جاننے اور اوسکا خیال رکھنے کے اقسام کے اعتبار سے ہرگز نہین پہچانے جاتے۔ یہہ صریح قوی دلیل ہے کہ اوس نے بغیر جانے بوجھے قسمین لکھدی ہین اور اسیطرح عورت کی منی کے مقامات مقرر کیے ہین کہ فلان تاریخ فلان مقام مین ہوتی ہے اور کہا ہے کہ خاص تاریخ پر اوس خاص مقام کے مساس سے بغیر جماع کے منزل ہوجاتی ہے۔ اس سے اوس کے تجربہ کی صدق کی صداقت کس قدر تصدیق ہوتی ہے خوب ظاہر ہے کہ نامبردہ عورت کے انزال کو بھی نہ جانتا تھا اور اگر جانتا تو ایسی بیکار باتین جن سے اوس کی لاعلمی ثابت ہوتی ہے نہ لکھتا۔

پہلے باب کی تیسری فصل

اس زمانہ کے عیاش جو عقل کامل نہین رکھتے باوجود نقصان قواے شہوانی کے اپنی بے بیون کی خبر گیری سے کنارہ کش اور غیر کے ہمصحبت رہتے ہین تاکہ زمانہ کے عیاشون مین گنے جائین اور بے حاصل سرخروئی حاصل کرین کہ اس جہان خراب کا فخر اسی بات پر قرار پایا ہے اور اس عیب کو ہنر جانتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ برائی کو بھلائی پر اختیار کرنا عقل دقیقہ سنج سے دور ہے بالفرض بدفعلی کے اعتبار سے خراب عادت پڑجائے تو جہان تک ممکن ہو بمقتضاے عقل معیوبیت کا خیال اپنے ذہن نشین کر کے دفعیہ کی کوشش کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو عیب کو عیب کی حیثیت سے عمل مین لاوے ہنر نہ سمجھے جیسا کہ کہا ہے کہ عیب کردن را ہنر ے بباید و حلوا خوردن را روے مے شاید۔ بہرحال ذہن کامل کی رسائی سے کام لے اور خبط دماغ کے باعث جو ترک منکوحہ کا خیال پکایا ہے سر سے نکال ڈال اور منکوحہ کی تسلی کے بعد اگر شہوت دوسری عورت چاہے البتہ مضائقہ نہین کہ عورت کو بیجا ناراض کرنے مین خدا کے نزدیک ماخوذی اور دنیا کی روسیاہی متصور ہے اور کیونکر نہ ہو کہ عدم خبرگیری اور قطع ربط کی صورت مین زوجہ شوہر کی بے خیالی کے خیال سے ناچار عمر بھر حق کی طرف راغب رہیگی یا کسی غیر مرد کی صحبت جسطرح میسر ہو اور طبیعت تقاضا کرے اختیار کریگی غرض کوئی عقلمند انصافاً اپنے گھر کی خبرگیری بغیر دوسری جگہ یہ کام نکرے اور اگرچہ نئی عمر مین شدت شہوت اور قواے دماغی کی قوت کے باعث کہ یہ باتین عبور اور جرأت کی مانع اور کسی کو پکڑ لینے کی حارج نہین ہین کسی عورت کے پھندے مین نہین پھنستا لیکن شہوت اور قواے جسمانی کی کمی کے وقت کہ نشہ نوعمری کے اوترنیکا لازمہ اور کثرت

مجامعت کا نتیجہ ہے شہوت اوسکی نئی عورت غیر منکوحہ کے سوا اور کام کی قدرت نہین رکھتی ناچار بلا کے جال مین گرفتار ہوکے روز بروز خبط دماغ ترقی پاتا ہے اور سب عیب اوس کے ہنر معلوم ہوتے ہین اور دوسرے کے کام کی قدرت نہونے کے سبب اوسی کے گہر پڑا رہتا ہے حالانکہ شہوت مردگی کمی کے وقت اوس کی بہی تسلی نہین ہوتی تو وہ بہی باوجود ارتباط اس مرد کے دوسرے مرد سے گنہگار طرح طرح سے پہلے آشنا کی ذلت اور خواری چاہتی ہے یہان تک کہ اپنے گہر سے نکال دیتی ہے اور پہر اوس کی صورت دیکہنا نہین چاہتی اور زر جسپر دنیا کے تمام کامون کا مدار ہے اوس کے نقصان کا کچہہ حساب نہین زمانۂ حال وگذشتہ کے مشاہدون سے ایسا پایا گیا ہے کہ جو بیوقوف اوس مین گرفتار ہوا اوس نے خراب ثمرہ پایا یہان تک کہ امراے ذی اقتدار صحبت غیر جنس اور یہ پیشہ اختیار کرنے کی بدولت بہیک مانگنے لگے اور بزرگون کی سالہاے دراز مین حاصل کی ہوئی عزت اور نیکنامی برباد کرکے ایک نقصان عقل کے سبب کوچہ و بازار مین رسوا ہوے اور کچہہ حاصل نہوا موافق اس رباعی کے

رباعی رفتی بہ بزم غیر نکونامی تو رفت ٭ ناموس صد قبیلہ بیک خامی تو رفت ٭ اکنون اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود ٭ در شہر ہا حکایت بدنامی تو رفت ٭ -

پہلے باب کی چوتہی فصل

اگرچہ انسان جب تک اسی کام کے عیاش مرد اور فاحشہ عورتون کی صحبت مین داخل نہین ہوتا عقل اور حواس دنیوی اور لیاقت نشست و برخاست انسانی کی حاصل نہین کرتا پس دنیا کے جو عاقل مرد ہین اونکی عقل کے لازم اور اس جہان کی شرافت شریف کا یہ مقتضا نہین کہ باوجود ایسے لوگون کی ہمصحبتی اختیار کرنے کے نیک بد زمانہ کا اپنی ذاتی بدنامی اور نیکنامی پر لحاظ نرکہے اور بغیر دور اندیشی اور خیال پس و پیش دنیوی کے اور دین کی عقل اپنا نیک و بد بے سوچے سمجہے عمل کرکے دنیا کی خرابیون مین پڑ جاے اور جہان مین مطعون ہو کس واسطے کہ جس حیثیت سے یہ کام جہان اور اہل جہان مین مروج ہے اوس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اول قدم کوچہ عیاشی مین اس غرض سے رکہتے ہین کہ اس جہان خراب مین سرخروئی یعنی حاصل کرین اور بڑے تماش بین مشہور ہون اور حصول کمزوری کے وقت جسکا پہلا ثمرہ سرعت انزال ہے بہکانے والون کی ترغیب سے امساک کیواسطے استعمال برگ قنب جو نہایت ممسک ہے اختیار کرتے ہین اور جب شہوت گہٹ جاتی ہے اور قواے شہوانی ضعیف ہو جاتے ہین جو کثرت مجامعت کے نتیجہ کا دوسرا ثمرہ ہے اوباش عیاشون کی رہبری سے ضعف باہ

دفع کرنے کو شراب کا استعمال کرکے جو مطلق حرام ہے گناہ کبیرہ قریب بکفر کے مرتکب ہوتے ہین اور عیاشون کے
شریک صحبت رہکر لقب عیاشی حاصل کرتے ہین بلکہ جلسہ والے بہی جب کوئی نیا شخص اونکی صحبت مین شریک ہونا
چاہتا ہے اپنے اختیار کیئے ہوے جا بیجا امور مین اوس کا بہی ملوث ہونا چاہتے ہین تاکہ دوسری صحبت مین جاکر
اون کے عیب ظاہر نکرے اور طرح طرح کی ترغیب دلاکر اوس کو بہی جہان کے عیبون مین جنکے خود بہی عادی ہین
گرفتار کرتے ہین اس خیال سے کہ دوسری صحبت مین بیٹھکر اون کے عیبون کو فاش نکرے بلکہ نئے شخص کو اگر سیدہا
آدمی پاتے ہین تو جبتک خورونوش مین اپنے آپ سا نہین کرلیتے اپنی صحبت مین نہین آنے دیتے پس ہوشیار کو
چاہیئے کہ عقل خداداد کی طرف رجوع کرکے دور اندیشی سے کام لے اور اپنی ذات کو معیوبی اور امورات ذمیمہ کے
انجام کی خرابی سے بچائے اور رواج خاندان اور شرافت آبائی و اجدادی اور مقتضاے وقت و مذہب جو ہر شخص
کا دامنگیر حال ہے ملحوظ رکہکر باوجود اون کی صحبت مین بیٹھنے اوٹھنے کے اونکے اختیار کیئے ہوے عیبون مین
شریک اور ملوث نہو خصوصاً شرابخواری مین جسکو اس زمانہ کے تمام عیاشون نے اختیار کر رکہا ہے اور شاید ہی
کوئی اس فعل سے بچا ہوگا اور آیندہ بچے اور حقیقت اس کے اختیار کرنے کی یہ ہے کہ اکثر آدمی پیدایشی ضعف
کے سبب کثرت مجامعت پر قدرت نہین رکہتے پس حسب مقتضاے وقت کثرت مجامعت کی ضرورت سے
اپنے مزاج کی درستی کے واسطے اوس چیز کی طرف راغب و مائل ہوتے ہین جو اس کام کے واسطے بیمثل ہو
یعنی شراب کا پینا جو قوت باہ کا ایک عجیب نسخہ ہے اختیار کرکے یہ کارروائی کرتے ہین اور اوس کے عادی ہوجاتے
ہین یہانتک کہ بے پیئے جماع کرہی نہین سکتے اور اپنی آلودگی کے سبب اپنی ہمصحبت عورتون کو بہی عادی کردیتے
ہین اور یہ بیت پڑہتے ہین ؎ شراب ناخورانی بقیچہ حظ بری ✤ کہ بیجاب شود کس بہد عابدہ ✤ پس لازمہ دینی و شرافت
مذہبی کا تقاضا یہ ہے کہ اس نجس لعین کے پاس نہ پہٹکے کہ مخبر حقیقی اور صادق تحقیقی نے اوس کے ناپاک ہونیکی
گواہی دی ہے کہ رجس من عمل الشیطان اور کیونکر نجس نہو کہ دین اسلام کو نقصان پہونچاتی ہے اور اکثر لوگ
بعض ذی مرتبہ فقرا اور عالی حوصلہ موحدون کے شراب پینے کا حوالہ دیکر اپنا پیچھا چہڑاتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ
وہ عالی ہمت نجاست دنیا کی راہ سے دنیا مین ملوث نہین بلکہ مکروہات دنیوی کے محو کرنے کو اوس کا استعمال کرتے
ہین اور دنیا کی فراموشی چاہتے ہین لذات نفسانی اور مکروہات دنیوی کے واسطے جن کے باعث شراب حرام ہوئی
ہے نہین پیتے بہرحال ان لوگون کی صحبت مین شرکت کے وقت انسانیت پیدا کرنے کے واسطے جہان اور اہل جہان
کے عیوب کو ترک کرکے اپنے خاندان کی عزت اور شرافت اور نجابت کے لحاظ سے شرابخواری اختیار نکرے

فی الحقیقت ان کی صحبت مین شریک ہونا اور اپنے سر بدنامی لینا ایام جوانی کے چند روزہ ولولہ کے واسطے انسانیت
سے بعید ہے اور عقل اور ملت نے اسکو جائز نہین رکھا لہذا اس سے بچتا ہی رہے۔

پہلے مقالہ کا دوسرا باب

پوشیدہ نرہے کہ جہان کے پیدا کرنے والے نے عورتون کو مکر وفریب کی خصلت پر پیدا کیا ہے اور حیا اور شرم
اور عصمت اور وفا وغیرہ دنیا کے لانے جو اون سے ظاہر ہوتے ہین یہ سب اون کی بناوٹ ہے جس کے ثبوت
کو نص قرآنی کافی ہے کہ ان کیدکن عظیم اس جہت سے عورت کی وفا اور دوستی پر بھروسہ کرنے کو کوئی ہوشیار
اور عقل اور ملت تجویز نہین کرتی بقول سعدی شیرازی ؎ زن دوست بود وے زمانے ✤ تا جز تو نیافت مہربانے
چون در بر دیگرے نشیند ✤ خواہد کہ ترا دگر نہ بیند ✤ پس ان کے قول وفعل پر اعتبار کرنا عقل صواب گزین سے
دور ہے کیونکہ اس فرقہ کی سرشت راستی پر نہین رکھی گئی بقول کسی شاعر کے ؎ زن از پہلوی چپ شد آفریدہ ✤
کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ ✤ لیکن اس جہت سے کہ اہل دنیا کو بغیر عورت کے چارہ نہین ہے کہ آسودگی
دنیا کا مدار اسی پر ہے بلکہ اگر کہا جاوے کہ دنیا ہی یہ ہے تو بیجا نہین پس چار ناچار انس اور ربط اس فرقہ سے
نہایت ضروری ہے لیکن کسی عقلمند نے جو اوس کی اصل کا خیال دماغ سے نکال ڈالنے اور جا بیجا امورات مین
اوس کی عقل ناقص پر عمل کرنے اور اوس کے ساتھ ہم مشورہ ہونے سے زیادہ معیوب کسی امر کو نہین جانا بیشک
بجا اور بہت ٹھیک ہے چنانچہ ہمارے پیشوائے دین متین اور صحابہ وتابعین نے جو موحد بیشک اور واصل بحق تھے
عورتون کو نکاح مین لانا اختیار فرمایا اور اوس کی اجازت غلامون اور اپنی نعلین کے خاکپا اون کو بخشی
لیکن بندوبست اون کا معجز بیانی کے ساتھ امر ونہی کے اعتبار سے ایسا کیا ہے کہ جو شخص اوسپر عمل کرے
ہرگز اس فرقے سے نقصان اور برائی اوس کو نہ پہونچے جیسا کہ احکام دین سے واقفون پر پوشیدہ نہین لیکن پہلے
حکیمون نے استغراق وحدانیت کے باعث اور اس راستی سے دور فرقہ کی صحبت کو معیوب ہی سمجھکر دوستی اور
ہمنشینی ان لوگون کی ترک فرمائی اور سب فعلون سے بدتر جانا اور دانشمندی کے سبب ان کی صحبت کو مضر سمجھا ہے
اور مختلف اقوال بیان کیے ہین جنکا اس مختصر مین شرح لکھنا لاطائل طول دینا ہے لیکن متاخرین جیسے جالینوس اور
اوس کے گروہ اور شیخ الرئیس اور اوس کے تابعین امہات کے اظہار مین متفق ہین کہ منی ایک فضلہ ہے بدن کے فضلون
مین سے پس دفعیہ اوسکا ضرورت کے وقت اور فضلون کی طرح ضروری ہے کہ اگر اوس کو دفع نہ کیا جاوے

تو خراب خراب مرض جنکو مین نے مشرح لکھا ہے پیدا ہو کر مزاج کو برہم اور خراب کردین اور خوب ظاہر ہے کہ محتاج اخراج مادہ کا خارج کرنا اعتدال کے طور پر جو ہر ایک کے مزاج سے مخصوص ہے ضرور ہے اور بعض کے قول نے جو عام طور پر جماع سے منع کیا ہے اور بے فائدہ قرار دیا ہے اوس کا باطل ہونا صریح تجربہ سے ثابت ہے اور بقراط اس کا موید اور جالینوس کی حکایت اس کی معاون ہے کہ جن جوانونکی منی کثرت کے ساتھ ہو اگر جماع نکرین اونکا ہاضمہ کم ہو جائے اور سر گرانی عائد ہو چنانچہ بہت لوگ جو علم فلسفہ کی مشغولی کے باعث اس فعل سے کنارہ کش رہے غلبہ برودت کے سبب اون کی حرکات بدنی مین ضعف آگیا اور بغیر کسی ظاہری سبب کے غم اور رنج مین گرفتار ہو گئے یہان تک کہ علامتین مالیخولیا کی اون مین پیدا ہو گئین مین نے جماع کا حکم دیا تھوڑے ہی زمانہ مین امراض لاحقہ سے نجات پاکر بخوبی تندرست ہو گئے اور محمد ذکریا نے شخص کثیر الجماع کے ترک جماع کا نقصان فریسیموس جانا ہے بلکہ لکھا ہے کہ اتفاقاً ایسا سخت درد عارض ہوتا ہے کہ کسی وقت تشنج تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور دوسرون نے اقرار کیا ہے کہ فضلہ منی کا دفع ہونا جبکہ اوس کی زیادتی ہو جائے علی الخصوص جوانی کی حالت جو انان قوی کی نشاط اور حرکات بدنی و نفسانی کی سہولت اور جلائے فکر اور رفع غم و رنج کا موجب ہوتا ہے غصہ کو ساکن اور خیالات فاسدہ ور مالیخولیا اور جنون اور دوسری حرکات دماغی اور حرارت بدن اور افسردگی خاطر کو دور کرتا ہے اور ذکر کو جلا دیتا ہے اور فاسقون کے عشق کو دور کرتا ہے اگرچہ بغیر معشوق کے اتفاق پڑے اور بعض امراض بلغمی و سوداوی کو دور کرتا ہے کس واسطے کہ حرارت غریزی کو ہیجان مین لاتا ہے اور قوی کو انتعاش دیتا ہے اور فضلہ ہائے ردیہ کو دفع کرتا ہے حاصل کلام یہ کہ محال عقلی ہے کہ جماع مین کچھ منفعت نہو کیونکہ ظاہر ہے کہ جماع ایک طبعی کام ہے اور طبیعت بے فائدہ کام کا تقاضا نہین کرتی پس فائدہ اوس کا قیاس اور تجربہ سے ثابت ہو گیا اس صورت مین جماع کنندہ کو چاہیے کہ اپنے موافق مزاج اور مناسب حال نہ بہت کم نہ بہت زیادہ اس فعل کو عمل مین لائے کہ صحت اور ہمواری مزاج کی اس فعل کے اعتدال پر موقوف ہے کس واسطے کہ کثرت کی صورت مین ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین جنکا دفعیہ ممکن نہین جیسا کہ افراط جماع کے بیان مین لکھا گیا ہے اور کمی کی حالت مین بھی وہ بیماریان جن کا ذکر مین نے ترک جماع کے بارہ مین کیا ہے لاحق ہو جاتی ہین اس لیے کار جماع کا عملدرآمد اپنے مزاج کے موافق کرتا رہے تا کہ اوس کے نقصان سے محفوظ رہے اور اس کام کی حالتین مزاجون کے اعتبار سے مختلف ہین چنانچہ اون کے محل اور موقع پر ظاہر کر دی گئی ہین۔

دوسرے باب کی پہلی فصل

صاحبان تجربہ پر پوشیدہ نہین ہے کہ فاحشہ عورتون سے نکاح کرنے اور کئی ازدواج کی بلا مین پڑنا عقلمندون کا کام نہین یہ قول ناصح کا مجھکو نہایت پسند آیا ؎ اسیر زن نتوان شد بسالہاے دراز * براے یکدم شہوت کہ خاک بر سر او * کہ حالات زمانہ کے اعتبار سے نہ پوشیدہ ہے اور نہ یہ ہے کہ دنیا غرض کا مقام ہے اور غرض مرد اور عورت کی انس باہمی سے شہوت کا مٹانا اور چند ایام جوانی کے ولولہ کی آگ کا بجھانا ہے اور وغیرہ اس چند روزہ جوش کا ایک اور دو اور تین اور چار سے اعتدال کے طور پر برابر ہو سکتا ہے سوا ہوس کے جو کہ شہوت کے وقت دامنگیر ہوتی ہے اور دامن ہوس کا فراخ ہے بموجب اس قول کے ؏ مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد۔ اور شہوت کی آگ بجھنے کے بعد کوئی غرض مرد کی خاص عورت کی ذات پر منحصر نہین کہ باقی امور جیسے کہانے پینے وغیرہ کا آرام خداے یکتا کے فضل پر موقوف ہین وہ جس کسیکو بنی نوع انسان مین سے آسائش ازلی عنایت کرتا ہے ہر شخص اوس کا مددگار اور معاون حاجات ہوتا ہے جبکہ مان باپ کی محبت اولاد کے ساتھ تمام تعلقات دنیا سے بلا تصنع بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن وہ بھی اولاد سے آسودگی بغیر جیسا کہ چاہیئے مانوس اور خوش نہین رہتے منکوحہ کا تو ذکر ہی کیا ہے کہ باوجود غیریت کے آسودگی نان و نفقہ اور وغیرہ حرارت شہوت کی غرض کے سوا اور کچھ عورت کی سرشت مین نہین جیسا کہ مکروہات دنیا کے گرفتارون پر پوشیدہ نہین ہے مرد عاقل دنیادار اوس کام کا کرنے والا عاقبت اندیش ہر کام کا انجام سوچکر اور پس و پیش کے اندیشہ سے خطرناک رہکر جہان تک دنیا و مافیہا کی آلایشون سے سبکدوشی مدنظر رکھیگا دنیا مین امن و آسائش پائیگا۔ اگرچہ معاملات تقدیری و ازلی جو ان باتون سے متعلق ہین سمجھ مین نہین آسکتے۔ اور اون پر آگاہی حاصل نہونے کے سبب اون مین دم مارنے کی گنجائش نہین۔

دوسرے باب کی دوسری فصل

اور جاننا چاہیئے کہ کثرت اولاد بھی دنیاوی تعلقون کی کثرت کا باعث ہے اور یہ زیادتی اولاد کی قرینہ قیاسی کے اعتبار سے کثرت مجامعت پر قرار پائی ہے کہ کثرت مناکحت سبب ہے کثرت مجامعت کا اور کثرت مجامعت باعث کثرت اولاد کا لہذا مناکحت کی قلت اور مجامعت کی کمی امن اور آسودگی کا سبب ہوتی ہے اور حفظ صحت کی بنا پر

بھی قلت مباشرت ایک مناسب عمل اور صحت اعضا اور قوت باہی کو قائم رکھنے والا ہے لیکن ناقص العقل اور کوتہ اندیش
جاہل طبع مرد جو رات دن مین کئی مرتبہ مجامعت اختیار کرتے ہین آخر کار ضعف باہ کا ثمرہ اوٹھا کر ایک بار کے بھی
قابل نہین رہتے حالانکہ اون کی بار بار مجامعت سے بھی عورت تسکین نہین پاتی کیونکہ اون کا جماع اپنے نفس کی
خواہش مٹانے کے واسطے ہوتا ہے نہ اس لیے کہ طرف ثانی کی تشفی اور انزال ہو کیونکہ اس کام سے ناواقف ہین
اور مدمقابل کی تسلی اور انزال کے اسرار نہین جانتے اور ظاہر ہے کہ جب تک مرد منزل نہین ہوجاتا یعنی اوسکی
آتش شہوت سرد نہین ہوتی عورت سے کتنا ہی خواہش طبیعت کا حال دریافت کیا جاے اوسکی زبان سے
انکار نہین نکلتا اور عدم انکار سے فاعل اوس کو پُرشہوت خیال کر کے کئی بار مجامعت کرتا ہے آخر کار فاعل
کی شہوت کا خاتمہ ہو کر مفعولہ کی خواہش برقرار رہجاتی ہے ناچار اوس کے شہوتناک ہونیکا احتمال ہوتا ہے
چنانچہ جب یہ باتین کثرت سے وقوع مین آئین تو عورت کا پُرشہوت ہونا خاص وعام کی زبانون پر مشہور ہوگیا
حالانکہ دراصل یہ بات نہین لیکن جن شخصون نے عورت کی پیدایش کا احتمال مرد کی نسبت باختلاف مذہبین دوگنی
یا دس گنی شہوت پر کیا ہے باوجود اس کے واقعی حقیقت اوس کی بیان نہین کی میری عقل ناقص مین ایسا
گذرتا ہے کہ جو کہ یہ فن معیوب مشہور ہونے کے سبب معدوم ہوگیا اور باوصف اس کے اگر کسینے اس باب
مین کچھ کہا بھی تو رواج معیوبیت کے سبب کوئی اوسکی طرف ملتفت نہین ہوا کہ اوسکی خوبی اور کیفیتون مین
غور اور تامل کرتا اور حقیقت واقعی پر آگاہی پاتا اور اس فن کو حاصل کرتا اور اوسکا عملدرآمد عورتون کے نائرۂ شہوت
کو رفع کرتا اور اونکی شہوت کا اصلی حال کھلجاتا پس ظاہر الاعلی کے سبب دوگنی اور دس گنی بیان کی ہے اور
کوئی حجت اور دلیل نہین دی جس سے سننے والون کی تشفی ہوجاتی پس اوس کے مزاج کی سردی اور تری جو
دلائل طبی سے ظاہر ہوئی ہے اوس کی کمی شہوت پر ایک برہان ہے قوی اور حجت ہے کھلی ہوئی اور
کیون نہو کہ برودت قوی کو فنا کرتی ہے اور رطوبت اون کو سست اور برودت کی معاونت کرتی ہے
اس کام مین علاوہ اس کے اگر حقیقت مین اوس کی شہوت زیادہ ہوتی تو قرآنی حکم جس سے بڑھکر دین و دنیا مین
کوئی دستاویز نہین یعنی مثنی وثلاث ورباع ایک مرد کو چار عورتین کرنے کے واسطے کیونکر مشہور اور مروج ہوجاتا
بلکہ اس کے برخلاف ہوتا یعنی چار مردون کی ایک عورت ہوا کرتی اور مشاہدہ بھی صریح اوس کے جھونٹ ہونیکی
شہادت دیتا ہے۔ کہ جو عورت دنیا مین پیدا ہوتی ہے مرد کے نکاح مین آجاتی ہے اور نہ زمانۂ حال مین دیکھا
گیا اور نہ پہلے کبھی سننے مین آیا کہ کسی عورت نے اپنے غلبۂ شہوت کے سبب اپنے شوہر کو نقصان باہ

کے سبب چھوڑ کر بدفعلی اختیار کی ہو بلکہ یہ تحقیق ہوتی ہے کہ شوہرون نے اون کی خبرگیری نکی اس باعث سے بری صحبت کے اثر سے فاحشہ ہوگئین نہ یہ کہ قصداً اپنے آپ کو فاحشہ بنایا اور ایسا ہی شریف قوم کی عورتین نہین کرتین بلکہ ہواج کوچہ گرد کمینون کی نسبت سنا جاتا ہے اور وہ بھی اتفاقی اور نادر النادر کالمعدوم - بلکہ اکثر عورتون نے باوجود کمزوری مرد کے اوس کا عیب چھپایا ہے اور اوسی کی صحبت مین رہی ہین اور یہ بھی صریح ظاہر ہے کہ جو عورتین عین جوانی مین بیوہ ہو جاتی ہین اکثر اون مین زندگی بھر دوسرا شوہر نہین کرتین جای انصاف و مقام غور ہے کہ اگر اوس کی شہوت زیادہ ہوتی ایسی باتین کیونکر واقع ہوتین اور باوجود اس تمام بے اعتدالی اور نقصان کے مرد کچھ نہین گنے جاتے پس بہرحال انصاف کو چھوڑ کے جسطرح ممکن ہوتا ہے اپنی جنس کی بدنامی دہونے کے خیال سے عورتون کو عیب لگاکر جہان مین مطعون کرتے ہین مدعاے کلام یہ ہے کہ کسیطرح عورت کی شہوت مرد سے زیادہ ثابت نہین کہ اس کا ثبوت بدیہی ہے اور عوام الناس جو اوسکی شہوت کے حال پر آگاہی نہین پاتے یہ عورت کی بدذاتی کا سبب ہے کہ اپنی بدباطنی کے باعث اپنے حال سے آگاہ نہین کرتی اور مرد بھی کوئی ایسی تدبیر نہین کرسکتا جس سے اوس کے حالات کی کیفیت کھلجاے اور اوس کے انکشاف سے معذور ہو کر عورت کو پرشہوت خیال کرتا ہے کس واسطے کہ صریح ظاہر ہے کہ اگر کوئی عورت انس یا اور کسی سبب سے مرد کی ہمراز ہوتی ہے تو مرد کو اپنی کمزوری کے وقت اس کام مین اوسی کی تسکین سے پیچھا چھوڑانا مشکل ہو جاتا ہے دوسری عورت کا تو ذکر ہی کیا ہے اور واقفیت کی صورت مین طرفین کو لذت ملتی ہے اور محبت فیمابین شہرت پاتی ہے بلکہ دوسری عورت پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ اس کام کا گرو اول تو کثرت اور سرعت شہوت ہے اوس کے بعد واقفیت کہ سرعت شہوت تو عورتون کی رغبت کا سبب ہے اور واقفیت سے اون کی شہوت کا دفعیہ ہوتا ہے بلکہ صاحبان عقل و ہوش واقفیت کو قلت شہوت پر عورت کی تسلی کے اعتبار سے ترجیح دیتے ہین اس دلیل سے کہ کب تک اوسکا جوش اور ولولہ وفا کریگا انجام کو نہک کر اس کام سے معذوری ہو جائیگا اور کمی شہوت کے وقت واقفکاری کی صورت مین جدائی فیمابین ممکن نہین اور ان دونون باتون کے نقص کی حالت مین ہرگز اس کام کے پاس نہ جاے کہ باعث خرابی کا ہے علی الخصوص فاحشہ عورت کے ساتھ کہ اوس کا محش ہی اس کام کے عذر کو کافی ہے - مترجم کہتا ہے کہ اصل کتاب مطبوعہ نومبر سنہ ۱۸۸۹ع مطبع نولکشور واقعہ کانپور مین لفظ قلت شہوت تحریر ہے حالانکہ قرینہ کثرت شہوت کا مقتضی ہے یعنی واقفیت اسرار ہمصحبتی کو کثرت شہوت پر اس واسطے ترجیح ہے کہ شہوت آخرکار گھٹ جاتی ہے اور پھر مرد کو عورت سے مجبور جدا رہنا پڑتا ہے مگر اعمال

صحبت داری سے واقفکاری کی شہوت کے وقت بہی کام دیجاتی ہے اور مرد و عورت کی واسطہ داری جاری رہتی ہے اور جب یہ دونون باتین نہ ہون یعنے مرد کثرت شہوت سے بہی عاری ہو اور واقفکاری سے بہی خالی تب اس کام کا نام بہی نہ لے۔

دوسرے باب کی تیسری فصل

اگرچہ پہلے حکیمون نے مردون کی عمرین اوس زمانہ کے اوقات کی رو سے اچہی طرح تحریر کر دی ہین لیکن زمانہ کے حادثے اور ترود و آسودگی اور اطمینان کا موقع نہین دیتے جس سے دل کہلے اور قواے جسمانی قوت پائین اس جہت سے جو قوتین باپ کو حاصل ہوتی ہین اولاد کو نصیب نہین ہوتین اس لیے بچے بعض وقت کمزور پیدا ہوتے ہین لہذا اس زمانہ کے بچے کو بیس برس کی عمر تک دنیا و مافیہا کے مزون سے بیخبر رکہنا چاہیئے اور ہرگز عورتون سے صحبت نہونے دے کہ عورتون کی صحبت سے طبیعت کو مجامعت کی طرف میل ہوتا ہے اوس کے بعد تیس برس کے سن تک اختیار مجامعت حاصل ہے جہان تک کہ مزاج پر موزون طور مقتضاے وقت ہو جسکا اندازہ طبیعت کی بیقراری اور قواے جسمانی کی قوت سے ہو سکتا ہے جو ہر شخص کو مختلف طور پر حاصل ہوتی ہے یعنی جو شخص دموی مزاج صحیح الترکیب اور قوی اور تندرست اور بفکر ہو رات دن مین ایک مرتبہ مجامعت کرے اور صفراوی مزاج والا جسمین صفات مذکورہ موجود ہون دموی کے مطابق اور بلغمی جو اون اوصاف سے موصوف ہو ایک دن درمیان دے اور سوداوی مزاج والا جو وہ سب صفتین رکہتا ہو چوتہے روز یہ عمل کرے اور تیس سے چالیس تک دموی مزاج بحسب ضرورت ہفتہ مین ایک مرتبہ اور بہتر دو ہفتہ مین ایک مرتبہ ہے اور چالیس سے پچاس تک دموی ہفتہ مین ایک بار نہایت دو بار اور صفراوی دو ہفتہ مین ایکبار نہایت دو بار اور بلغمی تین ہفتہ مین ایکبار نہایت دو بار اور سوداوی چار ہفتہ مین ایک بار نہایت دو بار اور پچاس سے ساٹھ تک دموی دو ہفتہ مین ایکبار اور صفراوی تین ہفتہ مین اور بلغمی پانچ ہفتہ مین اور سوداوی چھ ہفتہ مین بلکہ پچھلے دونون فریقون کو ترک اولی ہے اور ساٹھ سے انتہاے عمر تک سب مزاجون پر قطعی ترک اس کام کا واجب ہے۔

فائدہ غریبہ

ایک قول کے بموجب تندرستون کو بیس برس کی عمر سے تیس تک ہفتہ مین ایک دو دفعہ اور سن وقوف مین

ہر مہینے مین دو تین دفعہ اور ادھیڑ پن مین اور بعد چالیس برس کی عمر کے کمزورون کو جماع مناسب نہین اور دموی مزاج والے کا شباب امر جماع مین قوی ہوتا ہے علاوہ اوس کے جو اوپر مقرر ہو گیا ہے اور مضرت بہی کم تر پاتا ہے اور صفراوی دموی سے کمتر اور بلغمی وسوداوی دونون کثرت مجامعت کے لایق نہین۔ کہ ان دونون مزاجون مین پیدایشی ضعف ہوتا ہے بہر حال کثرت اور قلت جماع کی قوت مزاج پر موقوف ہے جسقدر طبیعت کا مقتضا اور مادہ منویہ کی مقدار کا ادعا ہو اوس کے موافق کاربند ہون اتنا تکلف نکرین جس سے ہلاکت مین پڑ جائین۔

انتباہ پوشیدہ نرہے کہ اوعیہ منی کو تین چار نہایت پانچ جماع متواتر بحسب مزاج خالی کر دیتے ہین اور اس سے زیادہ کیحالت مین خون صالح جو غذاے اعضا ہونے کی صلاحیت رکہتا ہے خارج ہوتا ہے جسکی تلافی کو ایک مدت چاہیئے بہرحال عمل مرقومہ سے زیادہ کو زیادہ جانکے احتیاط رکہے ورنہ بیماریون کے علاوہ بربادی شہوت کا ثمرہ اوٹہائیگا اور جاننا چاہیئے کہ زمانہ حال کے بچون کا حال ابتر اور خراب ہے کہ پیٹ سے نکلتے ہی لذت کی لپیٹ مین آجاتے ہین اور فروج سے خروج کرتے ہی دخول اختیار کرتے ہین یعنی دس بارہ ہی برس کی عمر مین کہ ہنوز قواے طبیعیہ قوت حاصل نہین کرتے اس کام مین مشغول ہو جاتے ہین اور بیس ہی برس کے سن مین باہ سے ہاتہہ دہو بیٹہتے ہین اور امراض بدنی مین گرفتار ہو کر خراب اور رسواے خلق ہو جاتے ہین اور اولاد اول تو قواے پدر کی ابتری مین پیدا ہونے سے کمزور ہوتی ہے اور مکروہات زمانہ اور بہی ابتر کر دیتے ہین یہی سبب ہے کہ ہیئت اور اشکال اور قوا بچون کے کل یوم بتر ہوتے جاتے ہین پس دانشمندان ذی ہوش اور معاملہ فہمان خرد ہوش اپنے فرزندان کے حالات دیکہتے رہین اور غفلت کی روئی کان سے نکالکر بری صحبت سے کہ افعال خراب مین داخل ہے روک کر بیس برس کی عمر تک نکاح اور جماع زن سے بچائے رکہین اس کے بعد شادی کر دین پہر بہی جابیجا باتون کے نگران رہکر ہر کام کا نشیب و فراز سمجہاتے رہین نہ یہ کہ غفلت کی چادر اوڑہکر اوس کو زمانہ کی خرابیون مین گرفتار کرین۔

دوسرے باب کی چوتھی فصل

صاحبان فہم وطبائع سلیمہ پر پوشیدہ نرہے کہ بنی نوع انسانی کی عمرون مین سے ہر عمر کا جدا مقتضا اور لازمہ ہوتا ہے چنانچہ لڑکپن مین کہیل کود سیر تماشا ہنسی خوشی کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے جسکا سبب حرارت اور رطوبت کا غلبہ ہے اور خالی ہونا ذہن کا عقائد استوار سے اور ناتجربہ کاری لیکن جوانی مین حرارت مائل بحدت

اور مزاج مائل بہ یبوست ہوتا ہے اور یہ سن مقتضی سرور اور کثرت مجامعت و مصاحبت اہل عیش کا ہے نہ منافع عقلیہ حاصل کرنے کی غرض سے بلکہ تحصیل لذات بدنیہ کے واسطے اور اس جہت سے جوانون کو ہنسی مذاق اور دل لگی اور لہو و لعب مرغوب ہے لیکن ادہیڑون کی حرارت مین نسبت جوانون کے حدت بہت کم اور سورت بہت ضعیف ہوتی ہے (مترجم کہتا ہے اصل کتاب مین سورت لکہا ہے مین نہین کہہ سکتا کہ اس سے کیا مراد ہے لیکن قرینہ یبوست کو چاہتا ہے واللہ اعلم) لیکن بڑہاپے کی طرح نقصان کا شروع نہین ہے اس باعث سے توسط اخلاق پر شجاعت اور تہور اور صداقت محبت مین عمل کرتا ہے کل شئی من غیر تخیل کذب لیکن بوڑہے کے مزاج مین برودت اور یبوست زیادہ ہوتی اور عقل کے باعث جو سالہاے گذشتہ کے تجربون سے اور غلبہ یبوست کے سبب ہی اوس کو حاصل ہوتی ہے اوس مین قائم مزاجی آجاتی ہے اور واہی احکام کا یقین نہین کرتا اور لوازم عقلی کو ثابت کرتا ہے اور امور متیقنہ عقلی و نصائح ضروری کو صحیح اور ٹہیک قرار دیتا ہے۔

دوسرے باب کی پانچوین فصل

ارباب بصیرت اور اصحاب خبرت پر پوشیدہ نہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قوت شہوانی مین عورتون پر سرعت اور قوت کی راہ سے مردون کو ترجیح عطا فرمائی ہے جسکا ثبوت بدیہیات سے ثابت ہے دلیل کی حاجت نہین لیکن سبب سرعت انزال مرد کا باوجود قوی تر اور سریع تر ہونے شہوت کے یہ ہے کہ سرعت لذت سبب کثرت منی کا اور کثرت منی بسبب کثرت تولید کے اور کثرت تولید باعث کثرت تولید خلقی کا ہے نسبت عورتون کے اور نزول مرد کی منی کا جو کمر سے مقرر ہے اس لیے قرب مسافت کے سبب جلد تحریک مین آکر سرعت باہ کا سبب ہوجاتی ہے لیکن مرد دیر تک نہین ٹہرتا بسبب قرب مقام کے کہ یہ بات لوازمات سے ہے کہ جتنی شہوت اور لذت زیادہ ہوگی اوتنا ہی انزال زیادہ تر ہوگا۔ اور حرارت مزاج بہی سرعت انزال کا باعث ہے کہ مزاج مردون کا گرم خشک ہے لیکن عورت کی منی جو پستان سے اوترتی ہے اس لیے بعد مسافت کے سبب دیر مین شہوتناک اور تولید منی کی قلت کے سبب دیر مین منزل ہوتی ہے اور تولید منی کی قلت کا باعث مادہ منویہ کا خلقی نقصان ہے اس واسطے اوسکی شہوت دیرپا ہے اور اوسکے مزاج کی سردی اور تری بہی شہوت اور انزال کے دیر کا باعث ہے کہ مزاج عورتون کا سرد و تر ہے اور حکیمون کا یہ بہی قول ہے کہ عورت کی منی کے خروج کا مقام پستان اور مرد کی منی کے خروج کی جگہ حالب یعنی ران کی رگ ہے۔

پہلے مقالہ کا تیسرا باب

حکیم مطلق کی حکمت کا یہ تقاضا ہوا کہ مردون کے بیضے جسم سے باہر اور عورتون کے بیضے اندر دونون جانب رحم کے
پیدا کئے تا کہ طرفین ایک ساتھ یا قریب قریب منزل ہون کہ یہی امر حمل کا باعث ہے اس جہت سے کہ مرد کی
منی اپنی حدت کے سبب حرکت جماع سے جلد تحریک مین آتی ہے اگر مرد کے بیضے بدن کے اندر ہوتے تو حرارت
بدنی اوس کو اشتعال مین لاتی اور حرکت جماعی سے اوس اشتعال کو اور مدد پہونچکر بہت جلد انزال کا باعث
ہوتی اس لیے اون کا باہر رہنا مقرر ہوا تا کہ حرارت بدن سے دور رہین کہ سردی خارجی سرعت انزال کی مانع
ہے کس واسطے کہ وہ منجمد کرنے والی اور تکثیف کنندہ ہے اور عورت کی منی کا کثیر المائیۃ اور سرد تر ہونا انزال کی دیر کا
باعث ہے اور جب اوس کے بیضے باہر ہوتے تو رحم سے دوری اور حرارت بدن خصوصاً حرکت جماعی سے
گرمی نہ پہونچنا اوس دیر کو اور بھی مدد دیتا اس واسطے حکمت خالق نے اون کو جسم مین پوشیدہ رکھا تا کہ حرارت
بدن و حرکات جماعی سے اوسکی منی پگھلے اور جلد منزل ہو۔ خوب ظاہر ہے کہ اگر معاملہ برعکس ہوتا تو توافق انزالین
جو باعث حمل ہے غیر ممکن تھا اور کثرت لذت جماع اور مجامعت سے ترطیب طبائع خاص و عام کی علت غائی
حمل ہے اور حمل سبب آفرینش کا اور آفرینش سبب پیدایش دنیا کا اور دنیا محل ہے حکیم مطلق کی حکمت کا
اور گواہ اوس کے وجود پر۔

تیسرے باب کی پہلی فصل

انسان کا قضیب جو تمام چلتے پھرتے حیوانات کے برعکس سکڑ کے بھی ظاہر رہتا ہے اس کا یہ سبب ہے کہ آفریدگار
مطلق نے تمام حیوانات ماشیہ کے صُلب و ظاہر شکم کے درمیان ایک مسافت مقرر کی ہے تا کہ سکڑنے کے
وقت وہ مسافت کشادہ ہو کر قضیب اوس مین سما سکے اور سختی و درازی کے وقت باہر نکل آئے برخلاف انسان
کے کہ ایسی گنجایش مسافت نہین رکھتا جسمین قضیب پوشیدہ ہو جائے اسلیے ظاہر اور بدن سے باہر رہتا ہے۔

تیسرے باب کی دوسری فصل

زمین اور آسمان کے خالق نے قضیب انسانی کے ظہور کو دوسرے حیوانات کے برعکس علامت فارق درمیان

انسان اور حیوان کے مقرر کیا ہے بلکہ انسان کے قضیب کو بہ نسبت باقی اعضاے انسانی کے ایک عجیب خاصیت عطا فرمائی ہے کہ انتشار کے وقت یکبارگی عریض وطویل اور استرخا کے وقت صغیر ونحیف ہو جاتا ہے خالق نے ایک عضو کو دو حالتون پر پیدا کر کے مین ظہور نوعیت کی حکمت رکہی ہے ورنہ اگر پیشاب کے اخراج کی ضرورت خیال کیجائے تو اس مسافت طویلہ کی حاجت نہتی بلکہ دفع بول کے واسطے جلد بدن مین ایک سوراخ کافی تہا جیسے عورتون اور خوجون کا حال ہے خوب ظاہر ہے کہ یہ عضو طولانی شکل پر خاص فائدہ مجامعت کیواسطے پیدا کیا تاکہ منی فم رحم مین پہونچے کہ یہی توالد وتناسل کا ذریعہ ہے اور ایستادہ صورت پر پیدایش کی احتیاج نہتی کہ سختی اور استادگی ہمین مجامعت کے واسطے ضرور ہے جسکا اتفاق کبہی کبہی پڑتا ہے لیکن سستی اور نرمی کی ضرورت اخراج بول کے واسطے زیادہ تر ہے اس لیے اپنی اکثری حالت پر پیدا ہوا جسکو استرخا کہتے ہین اور دونون فعلون کی ضرورت سے ہیئت بدلتی رہنی واجب لہذا قضیب کو خدا نے جوہر لحمی سے پیدا کیا۔

تیسرے باب کی تیسری فصل

خداے قدیر نے قضیب مین تین راستے رکہی اول مجری بول جو سب سے اونچا ہے دوسرا مجری مذی جو اوس سے نیچا ہے تیسرا مجری منی جو اوس سے بہی نیچا ہے اور سر قضیب کے پاس تینون ایک ہو گئے ہین لیکن ودی کا مخرج وہی مخرج بول ہے اور وہ ایک رطوبت ہے لزجہ غریبہ یعنے چپکتی ہوئی جو مجری بول مین ارادہ بول کے وقت جاری ہوتی ہے تاکہ اوس مجری کا تغریہ کر دے کیونکہ بول اپنی مقدار زیادہ ہونے کے سبب دیر تک اوس مجری مین کو آتا ہے اور بول کے بنفسہ حاد ہونے کے سبب اوس مجری کے زخمی ہو جانے کے تصور سے اس رطوبت کی حاجت پڑی تاکہ اپنی لعابیت سے حدت بول کو توڑے اور اوس مجری کو زخمی اور مجروح ہونے سے محفوظ رکہے اور مثانہ کی گردن کے قریب جو ایک غدہ ہے اوس سے یہ رطوبت پیدا ہوتی ہے یعنی وہ غدہ حرکت بول کے دباؤ سے افشردہ ہوتا ہے اور یہ رطوبت اوس سے نچڑتی ہے اسواسطے دونون ایک مجری مین قرار پائے اور یہ ودی جسوقت کثیر المقدار ہوتی ہے گاڑہی ہو جاتی ہے اور بعد بول کے بہی بہتی ہے اور مذی ایک رطوبت ہے جو مجری منی کی نرمی اور اوس کے پہیلاؤ کی سہولت کے واسطے پیدا ہوتی ہے اور اوسکا خاصہ ہے کہ ابتداے شہوت جماع کے نزدیک جاری ہوتی ہے کہ اوس کی شدت کے وقت منی کو جاری اور خارج کرتی ہے اس راہ سے مذی کا اجرا منی سے پہلے ظہور پاتا ہے لیکن کبہی کبہی مذی اسیقدر بہتی ہے

جو مجری منی کو نرم کردے اور ظہور اوسکا خارج مین نظر نہین آتا۔ اور مذی کا مجری جو منی سے علحدہ قرار پایا اوس کا یہ
فائدہ ہے کہ منی مین ملکے منی کو خراب نکردے اور مجری کے پہیلاؤ کی سہولت کے واسطے اوسکے جاری ہونے مین
یہ حکمت ہے کہ اگر مذی مجری منی کو کشادہ نکرے تو ممکن ہے کہ منی دیر مین خارج ہو جس سے مزاج منی کا خراب اور
سرد ہو جائے۔ اور جب منی کا مزاج خراب ہوگیا تو حمل نہ ٹھہریگا حالانکہ مقصود اوس سے حمل ہے اور مجری اوسکا
مجری منی سے اونچا مقرر ہوا کہ بلندی سے نشیب کی طرف بہنا مجری کو جلد ملایم کردیتا ہے برخلاف حالت خلاف کے
اور اوس کے خروج کا سبب یہ ہے کہ ابتدائے شہوت جماع کے وقت اجزائے قضیب حرکت مین آتے ہین
اور تیاری جماع کے واسطے سختی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس سختی سے اوس غدہ کو دباؤ پہونچتا ہے جو مثانہ کی گردن
مین بنایا گیا ہے اور اوس دباؤ سے رطوبت جاری ہوتی ہے وہی مذی ہے۔ ہرچند بہت تلاش کی کہ مذی
اور ودی کے پیدا ہونے کے حالات مثل منی ظاہر ہو جائین مگر جیسا کہ چاہیے اوس کا نشان نہ ملا میرے ذہن
ناقص مین ایسا گذرتا ہے کہ شاید یہ دونون فضلے غذائے انثیین کے فضلون مین سے ہونگے جیسا کہ شیخ نے
قانون مین غذائے انثیین کے فضلے کو ثابت کیا ہے اور کسی طرف سے اوس کا دفع ہونا نہین لکھا شاید اوس کے
دفع ہونے کا یہی طریق ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ مذی مین حقیقی سفیدی بھی منی کی مانند نہین ہوتی۔ اور یہ بات شیخ کی
تحریر سے ظاہر ہے کہ جو چیز حقیقی سفیدی نہین رکھتی اور اوعیہ منی مین جاکے طبخ نہین پاتی اوس کو منی مجازی
کہتے ہین اس لیے کہ وہ منی حقیقی سے مشابہت رکھتی ہے اور یہ منی مجازی فضلہ ہے غذائے انثیین کا۔

تیسرے باب کی چوتھی فصل

جاننا چاہیے کہ افعال خصوصاً جماعی دو طرح کے ہوتے ہین ایک طبعی جو اصلی مزاج کے تقاضہ سے صادر ہوتے ہین
دوسری تکلفی جو عقل کی تادیب و درس نفس کی ریاضت کے موافق صادر ہوتے ہین لیکن قسم ثانی کے افعال خلقت باطن
کے احوال طبیعی پر دلالت نہین کرسکتے کیونکہ اصلی امور طبیعی اون کا باعث نہین بلکہ اور شئی ہے نکتہ جو کہ
ہر متحرک کے واسطے محرک کا ہونا ضرور ہے لہذا شہوت جماع کے محرک روح اور ریح و دم یعنی خون قرار پائے

پہلے مقالہ کا چوتھا باب

لیکن حدوث انتشار کی کیفیت ریح اور روح اور دم سے اس طریق پر ہے کہ جو ہر قضیب کے واسطے

ایک تجویف مقرر ہوئی تاکہ ورازی اور کشادگی اور تجویل کو شدت کے ساتھ قبول کرے پس جب داخل ہوتی ہے اوس مین ریح قوی اور دم کثیر اور روح شہوانی اور وہ روح جس سے قضیب احساس لذت کرتا ہے تو بڑہتا ہے قضیب طول اور عرض مین اور بہت پہولتا ہے برخلاف سر قضیب کے کہ وہ بہت نہین پہولتا کسواسطے کہ جو رگ پٹھے سر قضیب مین ہین وہ بہت سی کشادگی قبول نہین کرتے کہ اوسجگہہ کے مسامات تنگ ہین کیونکہ اگر کشادہ ہوتے تو ارواح اور ریاح جو انتشار کے واسطے قضیب مین جمع ہوتین فعل جماع کے تمام ہونے سے پہلے کشادگی مسامات کے سبب جلد تحلیل ہوجاتین اور جو فائدہ انتشار کا جماع سے پہلے ہوتا ہے جاتا رہتا اور حکیم مطلق نے سر قضیب پر ایک جلد بہی جسکی اونچی طرف بول وانزال کا منفذ ہے تنگ مسامون کے ساتہہ پیدا کیا تاکہ ریاح وارواح جو انتشار کے وقت اوس مین جمع ہون وہ محبوس ہوکر فعل جماع کے اتمام سے پہلے جلد تحلیل نہ ہوجائین اور جماع بخوبی ہوسکے اس لیے سر قضیب کے اعصاب سے تنگ مسامات مخصوص ہوے نہ تمام قضیب کی جلد سے کہ اگر تمام قضیب کی جلد کے مسامات تنگ ہوتے تو خاصیت پہولنے اور پہیلنے کی جو انتشار کے وقت قضیب سے مخصوص ہے بالکل باطل ہوجاتی پس جاننا چاہیئے کہ انتشار یا طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی لیکن انتشار طبعی کے واسطے روح اور ریح اور دم تینون کا ہونا شرط ہے اس وجہ سے انتشار طبعی کا حصول بغیر ان تینون کے محال ہے کیونکہ تنہا روح سے وقوع انتشار کی صورت مین البتہ خفیف انتشار بغیر انتفاخ کے جو ریح کا لازمہ ہے اور بغیر سنگینی کے جو لوازمات دم سے ہے وہ بہی لطافت روح کے سبب تہوڑی دیر مین فرط لذت کے ساتہہ حاصل ہوتا۔ اور صرف دم سے انتشار کے وقت البتہ انتشار دیر مین مع سنگینی بغیر لذت کثیر کے جو روح کا خاصہ ہے اور بغیر پورے انتفاخ کے جو کہ ریح سے مخصوص ہے حاصل ہوتا اور امتلاے دم سے مجری منی کا بند ہوجانا بہی ممکن تہا اور صرف انتشار ریحی سے پہلے دونون قسمون کی بہ نسبت انتفاخ تو جیسا چاہیئے ظہور پکڑتا لیکن استواری اور استحکام اور لذت پوری پوری حاصل نہوتی اور ان تینون مین سے دو کی حالت مین بہی انتشار طبعی حاصل نہوتا کیونکہ روح اور ریح کے اجتماع کی صورت مین خون کی معدومیت کے سبب سنگینی معدوم ہوجایگی اور ریح کی موقوفیت اور روح ودم کی ترکیب سے انتفاخ نہوگا اور اجتماع ریح ودم اور علحدگی روح کی حالت مین لذت محسوس نہ ہوگی اور قسم طبعی سے ہے انتشار جبکہ شرائین بیضتین گرم ہون کسی سبب سے منجملہ اسباب کے تو ریح اور روح اور دم اون کی طرف کہچکر انتشار قضیب وجود پاتا ہے کہ حرارت مین جذب کی خاصیت ہے اور علامت فاق

فیمابین تینوں روحوں کے جماع میں اسطرح قرار دی ہے کہ کثرت لذت کا نشان مطلق جماع ہے روح قلبی
کے ساتھ کہ روح قلبی بغیر ہمراہی خون شرائینی کے نہیں آتی کس واسطے کہ اوس کا محل ہے اور خون شرائینی کثرت
لذت جماع کا باعث ہے اور کثرت روح دماغی کی علامت کثرت لذت ہے جبکہ فرج و قضیب میں خارش
پیدا ہوتی ہے دخول و خروج کے وقت اور ہیجان کثرت روح طبعی کی کثرت انتشار ہے پس انتشار طبعی کا پورا پورا
ہونا تینوں ارواح کثیرہ اور ریاح اور خون شرائینی کی معاونت سے ثابت ہو گیا اور کبھی بڑا سبب انتشار کا روح
اور خون شرائینی ہوتا ہے جیسے عالم شباب کا انتشار اور جو انتشار افراط لذت و جماع محبوبہ کے وقت حادث
ہوتا ہے۔ لیکن انتشار غیر طبعی ایسا انتشار ہے جو طفولیت یا شیخوخیت کے بعد اور مدت تک جماع نکرنے سے
حاصل ہوتا ہے کہ نہ خواہش طبعی کی معاونت سے ہوتا ہے نہ تکلفی کی اور اس کی شناخت یہ ہے کہ انتشار خالی
ہو سنگینی اور استواری ظاہر سے اور کبھی انتشار غیر طبعی فقط ریح غلیظ سے بھی ہوتا ہے جیسے انتشار مرض
فریسیموسی کا غرضکہ بغیر تینوں یعنی روح اور ورم اور ریح کے اوس کا انتشار غیر طبعی ہوتا ہے لیکن جبکہ انتشار قرار
دیا جائے صرف اوس ریح سے جو نفس قضیبی میں پیدا ہوتی ہے بغیر آنے ریاح کے اور اعضا سے پس انتشار
حاصل نہیں ہوتا سن طفولیت میں بلوغیت کی حد تک بسبب نہ حاصل ہونے اوس حرارت کے جو رطوبات
فضلیہ کو ریاح میں مستحیل کر دیتی ہے لڑکپن میں اور اگر نفس قضیبی کی ریح سے بھی انتشار ممکن ہو تو کثرت اغذیہ
منفخہ کی زیادتی انتشار کا باعث نہیں ہوتی حالانکہ حال ایسا نہیں ہے لیکن ریح نفس قضیبی کا تولد قضیب اور عروق
بیضتین و انثیین میں اس محل کی حرارت سے جو مادہ منویہ کو پکانے والی ہے ممکن ہے لیکن روح قضیب اور بیضتین
اور انثیین میں تولد نہیں ہو سکتی کیونکہ اوس کی پیدائش کا محل تینوں اعضائے رئیسہ کے سوا بقائے شخص کے
واسطے ثابت نہیں ہوا اس کے علاوہ انثیین کی ریاست بقائے نوع کے لیے تمام طبیبوں کے نزدیک متفق علیہ
ہے نہ روح کے تولد کی جگہ اس لیے تولد اوس کا اس جگہ ممکن الوقوع نہیں اور غرض اصلی انتشار کی فعل جماع
ہے اور سبب فاعلی اوسکا طبیعت اور سبب مادی اوس کا ریح اور شریانوں کا خون ہے جو پھولاتے ہیں قضیب کو
اور روح سبب صوری ہے ایستادگی کا اور ریاح متولدہ نفس قضیب بھی اوسکے انتفاخ میں مدد دیتے
ہیں کیونکہ رطوبت فضلی کا وجود بسبب پیدائش ضروری ہے اور یہ رطوبت مذی اور ودی کے علاوہ ہے کہ جب
حرارت متصلہ قضیب اس رطوبت فضلی میں تاثیر کرتی ہے تو اوس کو ریح میں مستحیل کر دیتی ہے اور نرمی اوس
عضو کی رطوبت فضلی کے وجود کی علامت بھی ہے۔ **نکتہ** اور جاننا چاہیے کہ مجری منی کی پیدائش معتدل طور

بلکہ مائل بنرمی ہے تاکہ منی جلد خارج ہوجاے جسطرحپر کہ انزلاق اوسکا آسان ہو کیونکہ شدت لین باعث تقصیر بلکہ منی کے خارج نہ ہونیکا اور علامت نرمی اوسکے انطباق کی سہولت ہے۔

چوتھے باب کی پہلی فصل

لیکن اسباب لذت کا حصر دو جنسون پر ہے جنس اول وہ جو خلقی مزاج کو دفعۃً متغیر کردے اور جنس دوم وہ جو اتصال طبیعی کا دفعۃً ارادہ کرے کیونکہ دفعۃً واقع نہونے مین حس نہین ہوتا پس لذت نہین ملتی نہ الم پہونچتا ہے جیسا کہ مادہ منویہ کے اجتماع سے لذت حاصل نہین ہوتی بلکہ استفراغ کر تحتیت حاصل ہوتی ہے اور اسکا کوئی سبب نہین مگر یہ کہ مادہ منویہ آہستہ آہستہ جمع اور دفعۃً خارج ہوتا ہے۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ قوت حاسہ محسوسات مین سے اوس کو معلوم کرسکتی ہے جو مقدار محسوس مین سے ہوا اور نہین معلوم کرسکتی اوس کو جو لامحسوس مقدار مین ہو سبب لذت کا خروج منی کے وقت ظاہر ہے کہ مجری منی کی نرمی اوس کا سبب انفعالی ہے اور حدت منی کی اور الم شبیہ بتفرق اتصال کی نوعیت کا حصول نسبت اوس مجری کے اوس کی حدت سے اور التحام اوس تفرق کا بسبب غروبت اور لزوجیت منی کے بعد اوسکے اور واقع ہونا تفرق اور اتصال کا یکبارگی بسبب سرعت حرکت منی کے باعث لذت کا ہوتا ہے اور یہی اتصال کا حال ہے کہ باعث لذت کا ہے نسبت عورت کے یہی سبب ہے کہ سطح رحم اپنی ذات سے حساس اور پہونچنا منی زن کا اوس کے رحم کی سطح حاس مین اور وقوع تفریق دفعی کا اوسکی لذیع منی کی ریح سے اور اتصال اوسکا آن واحد مین غربت اور لزوجیت اوس کی منی کی باعث ہوئی لذت کا اور کثرت اور قلت لذیع جماع کی فریقین کے واسطے بسبب اختلاف امزجہ اور مناسب طبیعی قوت وضعف اور اسباب فاعلہ ومنفعلہ کے اعتبار سے بھی مختلف ہوتی ہے کہ قوت پر قوت اور ضعف پر ضعف اور عاملین کثرت جماع کو بھی لذت بہت حاصل ہوتی ہے اور اس اعتبار سے کثرت ارتسام لذت جماع کی متخلیہ کی دستگیری سے بسبب کثرت وقوع اوس کے مع شوق اوس کی رہبری کرتے ہین اور نیز بسبب لذت مرد کے پہونچنا منی کا اعصاب حاسہ قضیب مین معلوم کرتی ہے قوت حاسہ منی کی حدت کو اور لذت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حکہ مین۔

چوتھے باب کی دوسری فصل

اکثر طبیبون نے مولود نر و مادہ کے ظہور کے واسطے کسی ایک کی منی کے غلبہ کو دوسرے کی منی پر قرار دیا ہے
کہ ایک محیل اور دوسری مستحیل ہوتی ہے مثلاً اگر مرد کی منی غالب ہوئی لڑکا پیدا ہوا اور اگر برعکس ہوا تو برعکس
چنانچہ تولید مولود کے انقسام کا حال بخوبی اور مشروحاً لکھا جاتا ہے وقت معلوم ہونے حاجت کے متوجہ
ہون بشرطیکہ مرد اور عورت اپنے اپنے مزاج کے کمال کو پہونچے ہون اور قوائے ذکوری و اُناثی کی قوت
ہر ایک کے مزاج اور منی کو حاصل ہو گئی ہو۔ اور پہونچنا ہر ایک کا خاص اپنے اپنے مزاج کی قوت پر موافق تفاوت
مزاجون کے مختلف ہوتا ہے یعنی قوائے ذکوری حاصل ہونیکی انتہا پینتیس برس باختلاف مذہبین کہ عمر طفولیت
کی انتہا سب طبیبون نے قرار دی ہے ہوتی ہے اور اس زمانہ مین قوائے ذکوری بیس ۲۰ برس انتہا پچیس ۲۵
برس مین حاصل ہو جاتے ہین اور مزاج اُناثی کی انتہا بیس برس نہایت پچیس برس متصور ہے۔ اور اگرچہ
شناخت اس کی اور علامتون سے جو واقفان مسائل طبی پر پوشیدہ نہین ممکن ہے لیکن بحسب ظاہر
علامت اسکے پسینہ کی بو سونگھنے سے جو پہننے کے لباس مین آتی ہے ظاہر ہو جاتی ہے اور بسبب اختلاف
ان حالات کے یعنی بغیر پہونچنے ہر ایک کے اپنے اپنے مزاج پر اور پیدا ہونے مولود کے اس زمانہ مین حال
مولود کا تولید خنثی وغیرہ سے مختلف ہوتا ہے جیسا کہ تیسرے مقالہ مین اوس کا بیان کیا گیا ہے وجود پاتا ہے
اور بہی اکثر پیدایش مرد کی رحم زن کے دہنی جانب اور آفرینش عورت کی رحم کے بائین جانب اور خلاف
ان دونون کے شاذ و نادر اور بہی کلانی اور بزرگی مرد کے بیضہ راست کی وقت بلوغ یعنی نکلنے موے زہار
کے اکثر فرزند نرینہ کی تولید کا سبب اور بزرگی بیضہ چپ کی موے زہار نکلنے کے وقت اکثر پیدایش مادہ کا
باعث ہوتی ہے اور سفیدی اور نرمی چہرہ کی اور ظہور دوسری علامتون مخصوصہ بلغمیت مزاج کا تو گاڑہاپن
اور چکناپن منی کا اوسپر دال ہے اکثر تولید نرینہ کو چاہتا ہے بہ سبب برودت مزاج اور رطوبت اوسکی کے
دال ہے اسپر کہ تولید منی کی اوس مین غلظت اور لزوجت پر ہے کہ برودت کا خاصہ ہے تغلیظ او تجمید پس
دونون مین سے جسکی منی مین یہ صفتین ہونگی دال ہے اوسکی تولید پر اوسکی جہت سے خصوصاً مردون مین کہ
اون کی منی بہ نسبت منی نسوان کے غلیظ ہوتی ہے اور جو کہ اونکی مزاج کی قوت اصل پیدایش مین
مع غلظت منی و بسبب مناسبت مزاج بلغمی کے ہوتی ہے دلیل اون کے غلبہ کی ہے بخلاف عورتون
کے اور بعضون نے فریقین سے جسکی منی رحم مین پہلے پہونچے اوس کو مولود نرینہ و مادینہ کے غلبہ کو مقرر
کیا ہے کہ اگر منی مرد کی باوجود غلبہ کے اول رحم مین پہونچے اور عورت کی بعد کو تو لڑکا پیدا ہوگا نہین تو لڑکی

اور اگر منی مرد کی باوجود رحم مین پہلے داخل ہونے کے بہ نسبت منی زن کے تہوڑی ہے یا کسی سبب سے پتلی
اور ضعیف ہے اس صورت مین فرزند نرینہ کی تولید مین فرق پڑجائیگا۔ مثلاً اگر منی مرد کی باوجود قلت کے قوی ہے
اور قوت اوس کی مزاج کے واسطے کافی ہے فرزند نرینہ زنانہ جوڑبند یا اوضاع و اطوار کے ساتہہ پیدا ہوگا اور
اگر قوت اوسکی مزاج سے تجاوز کر کے اعضا تک پہونچی تو باوجود اعضاے مردانہ کے اوضاع و اطوار
زنانہ پائیگا اور اگر باوجود قلت کے پتلی اور کمزور بہی ہے تو باوصف پہلے داخل رحم ہونے کے لڑکی باوضاع
وصفات زنانہ پیدا ہوگی شاید کرکسی امر کے سبب اعضا وغیرہ سے شائبہ مردانگی کا پایا جاوے اور برعکس اسکے
برعکس جو کہ خالق بے نیاز کی مخلوق کا انحصار عقل پر کرنا باوجود اوسکے بے تعداد اور لاتحصی ہونے کے
جہالت ہے اور نادانی مگر بسبب مناسبت مقام کے چار ناچار اوسکا تہوڑا سا حال لکہا گیا اور اوس کی حقیقت
حال اور صدق و کذب کو خدا ہی خوب جانتا ہے اور یہ بہی کہا گیا ہے کہ اگر اتفاق مجامعت کا ایسے وقت ہو کہ
مرد کا سانس دہنے نتہنے سے جاری ہو اور عورت کا بائین سے تو البتہ مرد اوس عورت پر غالب رہتا ہے
اور فرزند نرینہ کے تولد کا باعث بہی ہوسکتا ہے اور اگر برعکس تو برعکس وجہ اوس کی خاص و عام کی زبانون پر
مشہور ہے اس لیے مین نے اوس کو نہ لکہا۔ اور تجربہ سے ایسا بہی ثابت ہوا ہے کہ جس جماع سے حمل ٹھہرتا ہے
اگر اوس کا وقوع طاق تاریخ اور دن مین امکان پذیر ہو یعنی پہلی تیسری یا پانچوین ساتوین نوین گیارہوین وغیرہ الخ
اور روز یکشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ بشرط موافق ہونے تاریخ اور دن کے طاقیت پر یقین واثق اسکا ہے
کہ خالق برحق کے فیضان مطلق سے فرزند نرینہ ظاہر ہو اور خلاف کی حالت مین برخلاف پس وقوع جماع
کے واسطے شرایط مذکورہ بالا کا لحاظ رکہے اور جو تاریخ اور دن موافق نہون تو تاریخ پر دن کو مقدم رکہے اور
ہر ایک اس تاریخ اور دن سے اور عروج ماہ اور اوس کا تنزل ایک تاثیر رکہتا ہے اختلاف مزاج و خلقت
مولود پر بسبب طول کے اوسکی تقسیم سے درگذر کی گئی۔

چوتہے باب کی تیسری فصل

کیا کیا قدرت کاملہ خالق قدیر کی اور مداخلت عظیمہ متخیلہ کے فعل مصورہ مین اور ظہور افعال عجیبہ کی نسبت
متصورہ کے فعل عجیب کے تولید مولود مین اچہے اور برے افعال اور صورتون پر حسب قرارداد وقت
انزال کے جو باعث تولید ہے ثابت اور گواہ اوس پر ظاہر ہونا اوس علامت عجیب کا ہے جو مین نے سنا

کہ حکایت کی امام فاضل فخر الاماثل جمال الدین ترکستانی نے کہ امام فاضل نجم الدین حصفی خوارزمی کی لڑکی کے
شکم سے ایسا مولود پیدا ہوا کہ سر اوس کا مثل آدمی کے اور باقی بدن اوس کا بدن سانپ کا تھا وہ مولود اپنی
مان کا دودھ پیکر ایک حوض مین جو وہان تھا جا بیٹھتا تھا اور بعینہ سانپ کی مانند اوس حوض سے پھر مان کے
پاس آکر پھر حوض مین چلا جاتا تھا اسی طور پر ایک مہینہ گذر گیا بعد اوس کے مفتی وقت نے اوس کے
واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا چنانچہ لوگون نے اوس کو مار ڈالا جب اوس مولود عجیبہ کی کیفیت اور
ماجرا دریافت کیا گیا تو مشار الیہ نے سوا اپنے خوف کے مشاہدہ مارسے اور وقت انزال اوس کے خیال کے
اور کچھ نہ کہا اس لیے عقلاے زمان اور کملاے دوران نے لوگون کو وصیت کی کہ مباشرت کے وقت اچھی صورت
اور بشر کی افضل سیرت کا خیال باندہین تا کہ مولود اوس صورت خوب اور سیرت نیک کے مشابہ ہو
انتباہ تحرک اوہام اخلاط کو حکمت مین اس طریق پر ثابت کیا ہے کہ توہمات نفسانیہ بالتحقیق بدن مین
حدوث احوال کا باعث ہوتے ہین کیونکہ نفس کی شان سے ہے احداث حسب توہمات جاذبہ امور بدن
مین بغیر فعل اور انفعال جسمانی کے یعنی احداث حرکات کا نہ حرارت سے اور برودت کا نہ برودت سے غایت
یہ کہ تندرست مرض کے خیال اور وہم سے مریض ہو جاتا ہے اور بالعکس کیونکہ وہم ایک دوسرا خلاق ہے پس
وقوع انفعال بدن کے امکان کا اتفاق تصورات وہمیہ سے سچ ہے لیکن وجود اوس کا بغیر حرکات روح
کے محال پس وجود تصورات وہمیہ کا بغیر ثوران امور طبعیہ کے ممکن الوقوع نہین ہوتا اسی سبب سے ہے وجود
صور مولود کا موافق تخیل اور توہم جماع کنندہ کے وقت مجامعت اور قرب رنگ مولود کا ساتھ رنگ التزام
بصر کے وقت انزال کہ مشابہت صورت کی موافق تخیل دوسری صورت کے سوائے مجامع اور قرب رنگ
مولود کا ساتھ رنگ التزام بصر کے امورات طبیعیہ سے ہے کہ امورات وہمیہ حرکات روح کے سبب قریبین
کی طبیعت مین جم گئے ہین یعنی نقش ہو جانا امور وہمیہ کا طبیعت مین اوس کے ظہور کا باعث ہوتا ہے اور شرط
انتقاش موافقت کی طبیعت پر منحصر ہے اور یہ تصورات وہمیہ کبھی حدوث حوادث کا سبب ہوتے ہین اس
جہت سے حکماے نے امکان خوارق عادات اور نبوت و معجزات کا اثبات اس قبیل سے کیا ہے موید اس
کلام کی ہے حکایت والد امام فخر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ والدین نے خیال باندھا مجامعت مین وقت
انزال کے اچھی صورت کا پس تولید پائی امام نے موافق اوس صورت حسنہ متخیلہ اپنے والد کے جب
تولید امام کی بصورت حسنہ اور اوس وقت کی صورتون سے اولیٰ ہوئی باوجود اس کے کہ والد اون کے

خوبصورت نتنے لوگ متعجب ہوے اور حیران ہوے امام کی خوبصورتی سے بسبب تخیل باپ کے وقت
انزال اور اس بات کا یقین نہ آیا کیونکہ وہ لوگ بیخبر تہے اس جہان کی موجودات کی باریکیان اور خدا کی بیچون
وچگونگی سے سبحانہ اعظم شانہ اور اسی قبیل سے ہے تبدل مزاج کا تصورشئ خائف ومفرح کے اس لیے
کہ اس مین شک نہین کہ تغیر عظیم کا وجود مزاج کے تغیر اور تبدل کا باعث ہوتا ہے کہ ظہور ان تمام تغیرات کا
بسبب تکمیل حصول صور کے واہب صور سے واسطے تکمیل ان ذہن نشین اشیاے مکملہ کے بباعث استعداد
بلکہ تمام حوادثات حدوث اس عالم کے بالتحقیق واہب الصور کی جانب سے مستحق تحقیق ہین پس فیض پہونچتا ہے
فیاض مطلق سے ہر مستعد کو جو اوس کو لایق اور اولی ہے بغیر بخل کے ع کہ باشد سزاے خداوندیش

فائدہ عجیبہ قدرت خالق بے نیاز کی کیا کیا عجائبات پر محیط ہے کہ ناطقہ انسان کا باوصف فہم وفراست
اور عقل وکیاست کے اوس کی تعریف مین گنگ ہے ازانجملہ روئیدگی دم ہاشیہ کی شاخ کی صورت مین
نسبت بعضی عورتون کے سماعت صادقہ کے ساتھ اطباے سابق کے اقوال سے ثابت اور بعضے طوائف
ترک مین بہی دم صغیر پایا گیا جو چہپا لیتا تہا مخرج کو اور ارادہ کے ساتھ حرکت کرتا تھا اور طائفہ بلاد چین مین
دم بخت جو حرکت نکرتا اور جلد ٹوٹ جاتا اور ٹوٹ جاتا اوس کا قاتل تہا لہذا اوسکی حفاظت کے واسطے ایسی کرسی
پر بیٹہنی حاجت تہی جسمین گنجائش دم کے موافق سوراخ ہوتا تا کہ ٹوٹنے سے محفوظ رہے۔ اور دمشق مین
بہی بعض ملوک شام کے نکل آتا تھا شاخ کے مشابہ جبکہ اون کی موت نزدیک آتی تہی ۔

چوتھے باب کی چوتہی فصل منافع جماع مین

جو جماع بحیثیت اعتدال اپنے اوقات قرارداده پر واقع ہوتا ہے فضول ردیہ مجتمعہ کو جو باعث حرارت
غریزی کی کمی کا ہوتے ہین خارج کرنے سے حرارت غریزی کو برانگیختہ کر کے بدن کو شبک اور کہانے اور
سونے پر مہیا کرتا ہے کہ وقت نکلجانے فضول ردیہ کے جو کہ جواہر اعضا مین قرار پکڑتے ہین بدن غذا کی
خواہش کرتا ہے تا کہ بدل ما یتحلل ہو اور قوی وحرارت غریزی برانگیختہ کرے اوسکے انضمام پر پس ظہور
فعل قواے طبیعہ بدنیہ کا واسطے تغذیہ وتنمیہ کے واقع ہوتا ہے اور تحلیل فضول ردی کے سبب روح
کو فرحت بخشتا ہے اور بسبب زوال کدورت اور گرمی روح کے جو ابخرہ دخانیہ محتقبہ سے پیدا ہوتی ہی
اور استفراغ اوس کا جماع کے وقت ہوتا ہے غضب زائل اور عقل حاصل ہوتی ہے اور لذت

جماع کے باعث روح کی فرحت اور اوسکی حرکت خارج کی طرف اور زوال فضول کثیفہ متحیرہ طبیعت کا ہوکر
دفع ہوتی ہے کیونکہ فکر روح کے انقباض اور داخل کی طرف جانے سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ ناحیۂ قلب و
دماغ سے منی کا گہرا ہوا دہواں دفع کرکے فرحت نفس کے باعث جو ابخرۂ محترقہ مظلمۂ دخانیۂ منویہ
کے دور ہونے سے حاصل ہوتی ہے وسواس سوداوی اور مالیخولیا اور اکثر امراض سوداوی کو نافع ہی
اور نیز اخراج فضول سے حرارت غریزی اور قوای طبیعی کی برانگیختگی کے سبب بلغم کو پکا کے اور دفع کرکے
کل امراض بلغمی جو علی الخصوص جس کے مزاج مین حرارت غریزی قوی ہو واقع ہوتے ہین اور اوجاع کلیۂ امتلائیہ
کو زائل اور اورام حادثہ نواحی انثیین و بضتین کے مواد کو قطع کرتا ہے اور جماع کے مدت دراز تک ترک اور
رہنے منی سے ادعیۂ منی مین ظلمت بصر اور دوار اور ثقل سر اور وجع حالبین و حقوین اور اون کے اورام عارض ہوتے
ہین اور جب اوسکا اعادہ کرتے ہین تو صحت ہوجاتی ہے اور جبکہ مزاج متقاضی جماع ہو اور اتفاقیہ ضرورت سے
اوس کو ترک کرنا پڑے تو سردی بدن اور برودت حال پیدا ہوتی ہے اور بہوک جاتی رہتی ہے اور ان حالات
غریبہ سے بغیر جماع کے گلوخلاصی ممکن نہین ہوتی - اور جن بدنون مین بخار اور دخان کثیر جمع ہو وقوع مجامعت
اون کو زینت دیتا ہے اور منی افراط کی حالت مین اپنے ظرفون کے ساتھ کثرت کے باعث مخصوص اور
انطفاے حرارت غریزی سے سرد ہوکر بدن کو سرد کرتی ہے اسلیئے کبھی وہ منی کیفیت سمیہ مین مستحیل ہوکر بخارات
ردیہ سمیہ قلب اور دماغ کو چڑہا کر غشی اور صرع پیدا کرتی ہے بہرحال جماع اوس کو زائل کرتا ہے -

چوتھے باب کی پانچوین فصل - جماع کے نقصانات مین

جماع مین نکلجانا جوہر کا غذاے اخیر کے جو کہ جزو بدن ہونے کی لیاقت رکہتا ہے ظاہر ہے اور گواہ اسکی
صداقت کا ہے ضعف پہونچانا استفراغ منی کا جس کے مانند اور استفراغون سے ضعف حاصل نہین ہوتا
اور بدیہہ حصول ضعف شدید اللذۃ کا فرط لذت جماعی کے سبب ایک دلیل ہے روشن جوہر کثیر ارواحی کے
استفراغ کی اور کثرت سے جماع کرنے والون کا بدن سرد اور لاغر اور حرکات جماعی سست اور حرکات
غریزی تحلیل اور قوت کم ہونے کے نقصانات جلد پہونچاتا ہے اور دلیل زیادتی غلبہ حرارت غریبہ کی جماع
سے بسبب تبخیر کے کثرت بدن کے بالون کی ہے مگر انجام کو بدن کو بالکل سرد کردیتا ہے اور حواس دماغی یعنی
بینائی اور سماعت وغیرہ کو اسقدر ضعیف کرتا ہے اور اوس کی پنڈلیون مین فتور اور درد اس حد کا لاحق ہوتا ہے

کر حمل بدشکل ہو کر قریب گرجانے کے پہونچتا ہے بلکہ حال اوس کا مشابہ صرع خفی کے امورات دینی و دنیوی
سے ہوتا ہے اور نقصان حرارت غریزی کا غلبہ سودا کو اور شدت حرارت غریبہ کی کثرت صفرا کو صادق ہوئی اور
اور یہی شدت حرارت غریبہ کی اخلاط کو جلا کر حمیات حادہ محترقہ حادث کر کے ہلاک کرتی ہے اور ثمرہ ضعف
دماغی کا حدوث ہے طنین اور دوار کا بلکہ اوس کے کثرت ضعف کی صورت مین اوس کے اعضا مین خصوص
سر سے آخر صلب تک چیونٹیان سی چلتی معلوم ہوتی ہین اور نہایت ضعف دماغی و اعصابی سے علت رعشہ اور
بیخوابی اور آنکھون کا چڑھجانا اور دوسرے حالات ردیہ جو نزع کے وقت ہوتے ہین حدوث پاتے ہین اور
لاحق ہونا شدت حرارت غریبہ کا اوس کی پشت مین مادہ موجعہ کا انجذاب کر کے سبب درد پشت و گردہ و مثانہ کا ہو کر
تکلیف پر تکلیف دیتا ہے اور رطوبات کا معدوم ہوجانا مرض وار التشلب مین مبتلا کرتا ہے اور قبض شکم مرض
قولنج پر رنج زیادہ کرتا ہے اور بدبوے دہن اور مسوڑون کا تعفن متکلم کی ناک کو نفرت دیتا ہے اور جمع ہونا اخلاط
ردیہ پتہ کا بدن مین جبکہ محرک حرکت جماعی کرتا ہے بعد جماع کے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے اور موجودگی
سڑے ہوے اخلاط کی بدن مین بعد جماع کے قوت شامہ کو تکلیف دیتی ہے اور ضعف ہضم والون کے
پیٹ مین بعد اوس کے قراقر حادث ہوتا ہے اور چھوڑ دینا جماع کا مبتلایان مزاج ردی کو کرب اور ثقل بدن
و سر اور بیقراری اور احتلام پر احتلام کی کثرت لاحق کرتا ہے اور اجتناب جماع سے جو لوگ کہ بعد اوس کے
ضیق النفس خفی اور خفقان اور غور عینین اور بہوک جاتے رہنے کے عادی ہون اولی اور انسب جانین
اور اسیطرح صاحب علت یا ضعف سینہ اور ضعیف المعدہ کو ترک زیادہ موافق ہے اور جن عورتون کو حمل
گرجانے کی عادت ہو اوس کے جماع سے اجتناب اولی ہے۔

چوتھے باب کی چھٹی فصل اوقات جماع مین

وقت خواہش صحیح و کامل کے جو بغیر تخیل کسی شکل اور شمائل وغیرہ لوازمات کے علی الخصوص تکلف کے جو باعث
اسپر ہو بلکہ غلبہ شہوت کا باعث مادہ منویہ کی کثرت ہو بشرطیکہ قوی اور افعال بدنیہ یعنی نفسانیہ اور حیوانیہ اور
طبیعیہ صحیح ہون اور امتلا اور خلا اور تخمہ و استفراغات قویہ تے اور اسہال اور فصد اور پچھنے اور نکسیر اور
نکلنے بہت سے خون بواسیری وغیرہ اور بہت پسینہ سے اور مبضعہ اور حرکات قویہ بدنیہ مثل تعب اور مشقت
کہ موجب ضعف قواے بدنیہ کا ہین واقع نہون اور مانند اون کے تقاضاے بول سے کہ سبب احداث

عارضۂ ناسور اور روده کے امراض اوس مجری کا اور حاجت براز کہ ایجاد مرض بواسیر وغیرہ امراض اوس
فعل کا ہے بسبب بند ہونے مواد غلیظہ کے اوسکی آنتون کے طبقون مین اور حرکات نفسانیہ مفرطہ از قسم
غم اور فرح اور غضب اور فزع اور خجالت کے جو تحلیل اور حرکت روح کا باعث ہین اور زمان اور بلدان اور ابدان
حارہ و باردہ مفرطین کے مگر حرارت نسبت برودت کے کمتر نقصان رکہتی ہے اور ایسے ہی رطوبت مزاج
کی بہ نسبت یبوست کے کہ امتلا باوجود بالغیت ہضم کے جلدتر امراض امتلائیہ پیدا کرتا ہے مثلاً امراض سُددی
اور در صورت اتفاق وقوعی کے حرکت نکرے بعد جماع کے بنابر استقرار طعام کے معدہ مین اور خواب
طویل اور سیر البنیہ اوس کے نقصانات کا تدارک کر دے اور سُدے کے خلجان مین سکنجبین کا استعمال اولیٰ
ہے اور خلا مثل امتلا کے اس لیے ہے کہ باعث سرد ہونے حرارت غریزی اور تحلیل روح کا ہے لہذا ذوبان
اور دق پیدا کرتا ہے علی الخصوص مزاج یابسہ مین اور اورون مین موافق تفاوت مزاج کے اور مراد خلا سے
اشتہاے صادق ہے مع کمال چارون ہضمون کے نہ صرف معدہ کا ہضم اور دفعیہ اوس کے ضرر کا
اغذیہ جید الغذا صالح الکیموس سے جو تولید منی کے واسطے مقرر ہین ڈہونڈہے مع مراعات تفریح و
تقویت روح و تخمہ کے کہ عبارت ہے غذا کے فساد اور اوس کے مستحیل ہونے سے ساتہہ کیفیت غیر صالحہ
کے اور وقت مجامعت کے اس وقت مین کیفیت غیر مناسبہ کے دفعیہ مین مع تقویت کے مشغول ہو
اور استفراغات قویہ کی موجودگی اور بعد اوس کے ظہور مجامعت کی حالت مین مراعات تقویت اعضاے
رئیسہ کے تقدم مین بنابر نقصان جوہر ارواح و حرارت غریزی کے اور نقصان مادۂ منویہ کے دفعیہ مین
ساتہہ غذاے جید الجوہر کے اشتغال کرے اور یہ غیبہ کہ حرکت مواد فاسدہ تخمہ غیر منضجہ کی ہے واسطے
انفصال جانب تے و اسہال بحسب اتفاق اوسکے بعد وجود مجامعت کے صورت مین مثل تدبیر تخمہ کے مشغول ہو
لیکن تقویت قوت کی جہان تک ممکن ہو اس مین مرعی رکہے اور بعد محنت و مشقت کے جو ضعف عائد ہو
مقویات کا استعمال کرے اور حاجت بول مین مجامعت کے وقت ادرار مین اور تقاضاے براز کی
صورت مین قبض کے دفعیہ مین معہ رعایت بواسیر کے مشغول ہو اور اگر بعد حرکات نفسانی کے مجامعت
کا اتفاق ہو تو جسقدر تقویت روح اور حرارت غریزی کی کہ نافع ترین اشیا ہے ممکن ہو اوس کے ضرر کے
دفعیہ مین تصور کرے اور زمان اور بلدان اور ابدان حارۂ مفرطہ کی حالت مین اوس کی حرارت کے دفعیہ مین
مشغول ہو تقویت اور برودت کو بالعکس سمجہے لیکن لحاظ تقویت کا حرارت کی نسبت زیادہ رکہے کیونکہ برودت

فنا کرتی ہے قوی اور حرارت غریزیہ کو اور رطوبت مزاج مین اگرچہ نقصان اوس کا جلد ظاہر نہین ہوتا اور جب ظاہر ہو تقویت کی طرف متوجہ ہو اور اگر مزاج یابس ہو تو تدبیر خلا مین مشغول ہو فائدہ غریبہ چارون ہضمون سے کے اوقات لوگون مین بحسب مزاج کے مختلف ہوتے ہین لیکن موافق قرارداد اطبا کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھ ساعت سے پہلے اور بارہ ساعت سے بعد نہین ہوتے پس جماع درمیان ان کے لائق ہے اور اولی یہ ہے کہ بعد نصف شب کے اوس کا عمل درآمد اختیار کرے کہ خواب طویل بعد اوس کے تدارک ضعف جماع کا کرتا ہے اور بدن کو آرام دیتا ہے اور ضعف اور اذیت جماع کو دفع کرتا ہے اور منی کا رحم مین قرار پکڑنا ممکن ہوتا ہے اور فرزند خلقت مین بہتر حاصل ہوتا ہے حاصل یہ کہ وقت جماع وہ وقت ہے کہ شہوت کثرت مادہ منویہ کے باعث اوس عضو کو حرکت مین لائے اور دفع کرنا موجب سبکی بدن اور راحت نفس اور درستی حواس کا ہوتا ہے اور حافظ صحت عاقل جماع کو چاہیئے کہ فاصلہ درمیان دو جماعون کے اوتنا قرار دے کہ بعد اوس کے ضعف اور تغیر اوسکے مزاج مین راہ نپائے۔ اور اس حد سے گذرنے کی صورت مین دست برداری اپنی تندرستی سے تصور کرے اور ناعاقبت اندیش لوگ زبان تمسخر اور طعن کی نسبت اس قول کے دراز کرتے ہین اور مادہ منویہ کے استفراغ تک اپنے زعم ناقص کو صحیح سمجھکے تھوڑے دنون عیش کرتے ہین آخر کو ایسا نقصان اوٹھاتے ہین کہ نقصان جماع کا پوشیدہ راز طشت ازبام ہو کر جہان پر ظاہر ہو جاتا ہے ناچار انصاف کے مبنی ہے اور اپنے زعم کے باطل ہونے کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

چوتھے باب کی ساتوین فصل جماع کی وضعون مین

منجملہ اوضاع جماع کے جو آسن باعث صحت اور نقصان سے امان کا ہے اور سب آسنون پر خروج منی کی سہولت کے واسطے افضل قرار دیا گیا ہے یہ ہے کہ عورت بستر نرم پر سیدھی لیٹے اور مرد اوسکے اوپر آکے اپنے دونون زانوون پر دونون پاؤن عورت کے اوٹھا کے اپنی رانون کے جوڑون پر رکھکر پیڑو پیڑو سے اور شکم شکم سے اور سینہ سینہ سے اور منھہ مونھون سے ملا کے جماع کی خفیف حرکت مین مشغول ہو اور ماسوا اس آسن کے دوسرے آسن خصوصاً یہ کہ عورت اوپر اور مرد نیچے سے محنت کے ساتھہ حرکت کرے سب آسنون سے خروج منی کی دشواری کے سبب زیادہ تر مضر تصور کیا گیا ہے کیونکہ انزال کے وقت حرکت منی کی اوپر کیجانب ہوتی ہے اور سیلان منی بمقتضی طبیعی اوس کا نیچے کی طرف ہے لہذا کماحقہ خارج نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے

کہ باقی رہجاتی ہے کچھ منی ذکر مین اور سڑ کر ذکر مین زخم ڈال دیتی ہے خصوصاً جبکہ منی مین حدت اور تیزی بہت ہو
اور یہ بھی سبب ہے کہ اکثر رطوبتین فرج کی مجری ذکر مین بسبب مقابل ہونے اور کشادگی اوس مجری کے
خصوصاً انزال کے وقت جاری ہوتی ہین اور خروج منی مرد کی دشواری کو مدد دیتی ہین جس سے اوس
مجری مین تغیر اور تعفن موافق مراتب نقصان رطوبات فرج کے آجاتا ہے اور بیشتر ضعیف الباہ شخص اس
آسن کو اختیار کرتا ہے کیونکہ اوس کو ہیئت قیامی فعل جماع پر قدرت نہین ہوتی اور جو کہ یہ آسن سب
آسنون مین بدتر ہے اس لیے لکھنا پڑا لیکن دوسرے آسن منجملہ نقصانات کے جو کوئی سا نقصان پہونچاتے
ہین اونکی شرح کو فضول طول سمجھکر ترک کیا کہ اس مختصر مین اونکی گنجایش نہین اگر احتیاج ہو تو مطالعہ مطولات سے
معلوم کرلین **انتباہ** استعمال جماع بعد ہضم سے یہ مراد ہے کہ ہضم معدہ مع دیگر ہضمون کے مرتبہ کمال
کو نہ پہونچا ہو ورنہ حکم خلا کا رکھیگا اور حالات خلا مین جماع کے نقصانات ملا اور دوسرے حالات سے
بدتر ہوتا ہے اور جماع کو گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست اور خلا اور ملا کی شرط بھی واجبات سے
ہے کیونکہ جماع اولاً حرارت غریبہ کو بنا بر ظہور حرکات بدنیہ و نفسانیہ کے ہیجان مین لاتا ہے اور حرارت بدن
اور اوس کی شدت کے وقت حرکات بدنی سے کہ مستلزم جماع ہے تحلیل قوی کا باعث ہوتا ہے اور ثانیاً
فرو ہوجانا حرارت کا کہ نتیجہ سردی بدنی کا ہے بسبب استفراغ منی کے کہ باعث تحلیل روح و حرارت غریزی کا ہوتا ہے
برودت حاصلہ کو زیادہ کرکے تمام بدن کی حرارت کے فرو ہوجانیکا سبب ہوتا ہے اور موجودگی رطوبات بدنی
کے وقت اگر جماع واقع ہو تو حرکات جماعی اون کو تپلا کرکے اور عصاب کی طرف جنکو جماع نے ضعف پہونچایا ہے
جاری کرکے امراض متعلقہ عصاب مین سے کوئی مرض مثل فالج و لقوہ وغیرہ کے پیدا کرتی ہے اور نیز عمل کے
وقت حرارت جماعی رطوبات موجودہ بدنی مین ابخرات کو دماغ کی طرف چڑہا کے تہیج طبع کا باعث ہوتی ہے
اور اکثر حرارت جماع سے رطوبات محصلہ بدنیہ زیادہ ہوکر حمیات پیدا کرتی ہین اور جماع کثرت حرکات اور
استفراغ رطوبات کے سبب خشکی پیدا کرتا ہے اور خلا بھی خشکی لانے والا ہے تو یبوست زیادہ ہوکر تمام قوائے
بدنی کو توڑ دیتی ہے اور مرض دق جیسی جسکا دفعیہ مشکل ہے احداث کرتی ہے پس بہوک مین جماع کی ابتری بہ نسبت
اور حالات کے ظاہر ہے کہ خشکی پر خشکی اور سقوط قوت پر قوت کا اور فرو ہونا حرارت غریزی پر حرارت غریزی کا
اس حد تک کہ عیاذاً باللہ دق اور ذبول تک نوبت پہونچے جو کسی طرح زائل نہو سکے دشمنون کو نصیب ہو جیسے
اور جماع امتلا مین کہ مراد ہے غذا لے فجہ تعدی سے حرکت جماعی اوسکی محرک اور باعث اوس کے کھینچنے کا

اعضا کی طرف ہوکر سدہ پیدا کرتی ہے اور معدہ بہی ضعیف ہو جاتا ہے کیونکہ طبیعت جماع کی طرف راغب
اور شائق ہوتی ہے اور روح بہی لذت کے سبب خارج کی طرف مائل اور داخل مین کمی واقع ہوتی ہے اور
طبیعت اور روح خیال بٹ جانے اور نفس کے جماع اور اوسکی لذت مین مشغول ہونے کے سبب ہضم سے
باز رہتے ہین اس لیے ضعف ہضم جماع امتلا کا لازمہ ہے لیکن اتفاق سے جماع امتلا کی عادت والون کا ہضم
قوی بہی ہو جاتا ہے بشرطیکہ مزاج قوی ہو لیکن چونکہ سقوط قوت اور انطفاے حرارت اور سردی اور خشکی جماع خلا
کو لازم ہے کہ اعظم نقصانات بدنی ہے لہذا بہوک اور سردی اور خشکی کی حالت مین بہ نسبت سیری اور حرارت اور
رطوبت بدنی فریقین کے جماع کا زیادہ مضر ہونا ثابت ہوگیا اور لائق ہے کہ جماع سچی شہوت مین واقع ہو یعنے
کثرت مادہ منویہ کی اعضاے جماع مین جو محتاج اخراج ہو تحریک پاکر لذت دیتی ہے آلات محرکہ کو اور جماع
کا اشتیاق کرتی ہے نہ یہ کہ تکلف کے ساتہ اچہی صورتون اور دوسرے امورات وہمیہ کا تصور باندہکے شہوت
حاصل کیجاے کہ تصورات وہمیہ سے کبہی حوادثات بدنیہ بہی پیدا ہو جاتے ہین اور سچی اور جہوٹی شہوت مین اتنا ہی
فرق ہے کہ شہوت صادقہ کی حالت مین علاوہ منافع مقررہ جماع کے سبکی حاصل ہوتی ہے بسبب زوال ثقل
منی کے اور ثقل منی باعث ہے بدن کے بہاری ہونیکا اور بدن کا بہاری ہونا سبب زیادتی فضول قابل دفع
کا اور زیادتی فضول کی باعث کمی قویٰ اور حرارت غریزی کا اور کمی قویٰ و حرارت غریزی کی سبب ضعف کاہل
بدن سے ہوتا ہے اور نیند بہی طبیعت کے آرام کو ثقل اور تکلیف بدنی کے زوال سے آتی ہے اور شہوت کاذبہ
اس کے برعکس ہوتی ہے۔

چوتھے باب کی آٹھوین فصل فوائد ملاعبہ مین جسکو مساس کہتے ہین

لیکن چونکہ منی عورت کی بسبب سردی اور تری مزاج کے بطی الحرکت ہے اور حرکت اوسکی جماع مین اس وجہ
سے کہ مرد بسبب حرارت مزاج کے جلد منزل ہو جاتا ہے ممکن نہین ہوتی لہذا دونون کا انزال ایک ساتہ
دشوار بلکہ غیر ممکن ہے لہذا جماع سے پہلے ملاعبہ واسطے تحریک اور پگہلنے منی زن کے ضرور پڑا پس جماع سے
پہلے دونون انزال ساتہ ہونے کے واسطے پورا ملاعبہ لازم ہے اور منجملہ ملاعبہ کے ملنا چہاتیون کا واسطے ہیجان
شہوت اور تحرک منی زن کے ہوتا ہے اور اگرچہ پستان منی زن کا ظرف نہین لیکن رحم سے مشارکت سخت رکہتی
ہے اور جلد ہیجان شہوت اور اوسکی منی کا تحرک واقع ہوتا ہے اور جو کہ عورتین اختلاف مزاج کے اعتبار سے

مختلف ہین لیکن اس سبب سے کہ مردون کی نسبت بیشتر مساس پستان کی طرف راغب ہوتی ہین کہ مرد
اکثر پستان کا مساس کرتے ہین اس سے عورتین اوسکی عادی ہو جاتی ہین کیونکہ پستان کی طرف بسبب ابہار
اور پر گوشتی کے مردون کو اکثر رغبت ہوتی ہے اور نفس بہی عورت کے جسم مین اوس کی موزونیت اور خوبصورتی
اور سختی کے سبب اوس کو چہونے کی رغبت کرتا ہے اور اس جہت سے عورتون کو اکثر علی الخصوص انزال کے
وقت اوس کے مساس کی طرف میلان ہوتا ہے اور مساس فرج کی اونچی جانب کا کیونکہ جانب اعلی ایک مقام
ہے کثیر الاعصاب قلیل اللحم مساس اس محل کا قوی تر اور لذت خارش اس جگہ کی ہیجان شہوت اور غلیان منی
زن کے واسطے بہت شدید ہوتی ہے غرضکہ جسطرف اوس کی طبیعت کا میلان اور ظہور شہوت کی شدت پاوین آہستہ
آہستہ اسقدر مساس کرین کہ اوسکی آنکھون مین سرخی آجائے کسواسطے کہ لذت روح کی شدت کے وقت
خون کی معاونت سے اوس کی شہوت ظاہر کی طرف غلبہ کرتی ہے از انجملہ آنکھین اپنے رنگ کی صفائی کے
سبب جلد سرخی قبول کرتی ہین اور کبہی شدت لذت کے وقت شدت لذت نفس کے سبب اوسکی آنکھون کی
پتلیان چڑھ جاتی ہین اور نیز خاص آنکھون کا تغیر بسبب اون کی مشارکت کے آلات تناسل خصوصاً رحم کے
ساتھہ کہ بقراط کے قول سے ثابت ہے ظاہر ہوتا ہے اور کثرت لذت کے وقت عظیم ہو جاتا ہے نفس اوسکا
بسبب گرمی قلب اور آلات تناسل کی حرکت مضطربانہ کے وقوع سے بسبب شدت لذت کے کہ یہ بات حرکت
روح اور استعمال حرارت غریزی کا باعث ہے اور استعمال حرارت غریزی کی شدت اور روح کی حرکت
ہوائے سرد کی خواہش کرتی ہے اور چاہتی ہے مرد کا لپٹ جانا اس لیے کہ شدت لذت کے وقت نزدیکی
مرد کی مدد سے رحم کی تحریک جذب منی کے واسطے شدید ہو جاتی ہے بلکہ اکثر عورتین اس حالت مین لپٹتی ہین
اپنے پاؤن کو مرد کی کمر مین اور کہینچتی ہین اپنے پاؤن سے مرد کی کمر کو اپنی طرف تاکہ قریب تر ہو جاوے
رحم قضیب سے اوس وقت مین دونون رانین عورت کی ایسی طرح اوٹہا کر اپنے جنگہاسون پر رکہے کہ قعر رحم
تک اوتر جاوے اور گردن رحم کی اونچی رہے تاکہ سر ذکر کو جلد مس کرے اور تمام تر لذت پا کے جلد منزل ہو جاوے
پس اوسوقت قضیب کو اوس کی فرج مین داخل کر کے حرکت خفیفہ مین مشغول ہو کر سر ذکر سے فم
رحم کی کثرت لذت اور انزال اوسکا ممکن نہین ہوتا پس جسوقت اوس کو بیتابی قریب انزال پہونچائے
حرکت قوی عمل مین لاکر توافق دونون انزالون کا کرے کہ توافق انزالین سبب خوشنودی مفعولہ اور اوسکی
دفعیہ شہوت اور حمل کا سبب ہوتا ہے۔

چوتھے باب کی نوین فصل انزال زن کی علامت مین

مساس کے وقت پورا اشتیاق قریب اشتیاق مرد کے جسکا ظہور چشم مفعولہ کی خمار آلودگی اور شوریدگی
اور دوسرے حالات مضطربانہ سے معلوم ہوسکتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور وقت قربت اور نزدیک انزال کے
مرد سے ملجانے کی خواہش اور اوسکی محبت کا ظہور اور شدت خواہش مین بیقرارانہ مرد کو لپٹ جانا اور طرب و نشاط
باطنی اور لحظہ بلحظہ اوسکی زیادتی اور تبسم اور ناز و کرشمہ اور دوسرے حالات عجیبہ حسب مقتضائے عادت اور بیہوشی
اور وحشت اور حیرت اور سستی چشم اور شدت بیقراری اور کمی حیا اور عظم نفس اور فتور حرکات و سکنات اور لاحق
ہونا رعشہ کا اوس کے بدن مین اور بعد انزال کے جوڑ بند بلکہ تمام اعضا کا سست اور ڈھیلا ہوجانا گویا بیجان
ہوگئے ہین اور زردی یا سفیدی مع بیرونقی چہرہ کے اور عرق پیشانی اور روگردانی اور مرد سے شرمانا اور تمام حرکات
خصوص حرکت جماعی سے نفرت کرنا اور اوسکی فرج سے رطوبت کا بہنا موافق قلت و کثرت مادہ منی کے کیونکہ
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تمام حالات انزالیہ ظاہر ہوتے ہین لیکن عدم رطوبت کے سبب مفعولہ کی خواہش برقرار رہتی ہے
لہذا رطوبت کا وجود انزال کی علامت قرار پایا بشرطیکہ مرد منزل نہو کیونکہ مرد کے انزال یعنی خروج منی سے
رطوبت اوسکی کا حصہ معلوم نہین ہوسکتی اور نیز حمل نہ ٹھہرنے کے جماع کی بہ نسبت حمل ٹھہرنے کے جماع مین
رطوبت کمتر بہتی ہے کیونکہ جس جماع سے حمل قرار پاجاتا ہے وہ اکثر کمی ظہور رطوبت کا باعث ہوتا ہے کہ منی اسکی
داخل رحم کیطرف سیلان کرجاتی ہے لیکن بغیر ان علامتون کے جو اوسکی فرج مین رطوبت ظاہر ہو اوس سے
اوس کے انزال کا احتمال نکرنا چاہیے کیونکہ پایا جانا رطوبت کا عین شدت لذت بلکہ شروع لذت مین مفعولہ کے
ضعف قوا اور رطوبت مزاج کے سبب بھی ممکن ہے مگر علامات مخصوصہ انزال کی معدومی انزال و عدم انزال
کے درمیان علامت فارق ہوتی ہے بہرحال ان حالات کا انکشاف بغیر واقفیت کے نہایت مشکل ہے اگرچہ
جو لائق قلم کے موافق اوسکی تشریح کی گئی اور جاننا چاہیے کہ عورتون کے حالات مختلف سے پوشیدہ نرہیگا
کہ اکثر عورتین انجام مباشرت پر منزل ہوتی ہین اور بعض کو کچھ دیر تک اسکا اثر رہتا ہے اور کچھ عورتین شروع
مباشرت مین انزال کرتی ہین اوس وقت مین جماہیان اور انگڑائیان آنے لگتی ہین یا آنکھون مین پانی بھر آتا ہے
یا آنکھین بند کرلیتی ہے یا روتی یا ہنستی ہے یا مرد کو اپنی طرف کھینچتی ہے یا پاؤن کمر مین لپیٹتی ہے یا آہ سرد
کھینچتی ہے یا مسرور یا منقوب یا محجوب ہوتی ہے اور جو عورت آغاز مباشرت مین منزل ہوتی ہو اوسپر

بیہوشی طاری ہوتی ہے جیساکہ اس صناعت عجیبہ کے واقفان کامل پر پوشیدہ نہیں لازم ہے کہ محبوبہ کو
لباس شرم سے برہنہ کرے اور بساط شرت کی چادر اوڑہائے اور شربت عشرت پلائے اور جہان تک ممکن ہو
کوشش کرے پوشیدہ نہ رہے کہ حقیقت مین ہر طرح کی واقفیت اور ہر مزاج کی عورتون کے اوضاع
و اطوار کا علم دشوار بلکہ غیر ممکن ہے کس واسطے کہ ایک شخص مختلف المزاج عورتون کی شہوت دفع کرنے کی
قدرت نہین رکہتا جس سے واقفکاری حاصل ہو کہ شخص واحد ایک شہوت اور ایک دل رکہتا ہے قلوب مختلفہ
اور شہوت متعددہ کے ساتھہ کیونکر برابری کر سکتا ہے حالانکہ باوجود اس کے خواص مخصوصہ نسوان مین اختلاف
ثابت ہے اور عورتون کی بد باطنی بہی ظاہر ہے کہ جب تک مرد کو اپنا خواہان نہین پاتین اور اپنا ہمراز نہین بناتین
اپنے مزاج کی کیفیت ظاہر نہین کرتین اگر مرد اس کام مین کیساہی ہوشیار ہو لیکن ہوشیاری اوسکی کچہہ کام نہین
دیتی کیونکہ مفعولہ کے کہے بغیر اوس کے مزاج کے حالات پر جلد واقفیت امکان سے باہر ہے شعر
مابدان مقصد عالی نتوانیم رسید + ہان مگر لطف شما پیش نہد گامے چند ۔ پوشیدہ نہین کہ اس زمانہ کی شہوت
کمال کے درجے سے گری ہوئی ہے بالغرض اگر ایک ہی عورت کی شہوت دفع ہو سکے تو بہی مرد کامل سمجہا جاے اور
اس صورت مین دوسری عورت کی شہوت مٹانے کو دوسری شہوت درکار ہے اور مراد عورت کی شہوت مٹانے
سے اوسکی تسلی ہے نہ یہ کہ اپنی منی خارج کر دینے کو عورت کی تسلی خیال کیا جاے بہرحال شہوت واحد سے
مختلف شہوتین فرو کرنیکا خیال بجز خلل دماغ کے اور کچہہ تصور نہین کیا جا سکتا ہان مرد ہوشیار واقف کار
کامل الشہوت اپنی عقل کی رسائی اور شہوت کاملہ خداداد سے دو تین عورتون تک کو راضی اور خوش رکہہ سکتا ہے
بشرطیکہ عورتین فاحشہ نہون فائدہ عجیبہ لیکن جو کہ امورات وہمیہ تاثیر عظیم رکہتے ہین افعال طبیعیہ خصوصاً فعل جماع
مین اس جہت سے فعل جماع اور میل نفس کا اوس کی طرف مفعولہ کے تعشق اور محبت کے ساتھہ امورات وہمیہ سے
ہے لہذا مجامعت حیوانات کی طرف نظر کرنا اور احوال باہ و اشکال جماع کی کتابین دیکہنا اور قوی الشہوت مجامعین
کی حکایتین اور خوش آواز عورتون کا گانا سننا مہیج شہوت اور معاون جماع ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ
جلق جیم کے ساتھہ باعث غم اور ضعف انتشار اور قلت تولید منی کا ہوتا ہے کہ شہوت اور منی کو فعل عبث مین
تہوڑی سی خیالی لذت کے واسطے برباد کرنا باعث ان امور اور فتور کا ہے کیونکہ اوسکی عادت نہونے کے
سبب نفس منقبض اور انقباض نفس غم کا موجب ہوتا ہے اور جبکہ طبیعت بغیر قوت انتشار کے خروج منی کی
عادی ہو جاتی ہے کہ دخول جو باعث قوت انتشار کا ہے اوس کی حاجت نہین رہتی تو باہ ضعیف ہو جاتی ہے

اور اوس کی لذت کی قلت اور عدم جذب رحم کے باعث استفراغ منی کی حاجت نہونے کے سبب
طبیعت تولید منی کے اہتمام مین کمی کرتی ہے اور سر قضیب کا بڑہجانا اور جڑ پتلی ہوجانا بہی کہ جلق کا
نتیجہ ہے شہوت کو ضعیف کر دیتا ہے اور جو لوگ اس فعل کے عادی ہوجاتے ہین ضعف شہوت کے سبب جماع
نہین کر سکتے بلکہ جو لوگ یہ فعل اختیار کر لیتے ہین جماع کے مقابلے مین جلق کو ترجیح دیتے ہین انتباہ بالون کا
مونڈنا مردون کے ہیجان شہوت مین بڑی تاثیر رکہتا ہے کہ استرہ کا پہیرو پہیرنا حرارت کو زیادہ کرتا ہے
اور کہینچتا ہے خون اور روح کو آلات تناسل کی طرف اور طبیعت اور نفس کو اوس بہولے ہوئے کام کی یاد
دلاتا ہے جماع کے واسطے اور نیز غذا بالون کی اوس جگہ فاضل اور جمع ہوکر مادہ شہوت بنجاتی ہے اور مدت
تک ہوے زہار کی نہ مونڈنے اور جماع نکرنے سے نفس جماع کو فراموش کر دیتا ہے پس طبیعت مین منی
پیدا کرنے کا اہتمام باقی نہین رہتا جیسا کہ غیر حائضہ مین تولید لبن کا اہتمام طبیعت پر نہین ہوتا نکتہ لونڈون
سے اغلام سب کے نزدیک قبیح اور شریعت مین قطعی حرام ہے کم کرتا ہے استفراغ منی کو بسبب مداوند دینے
جذب رحم کے واقعہ انیثین کو اور غیر طبعی ہونے کی جہت سے اور حرکات شہوت کی کثرت بہی بسبب دشواری
خروج منی کے سب چیزون سے زیادہ مضر ہے اور تہوڑی سی منی کے استفراغ سے تو ضرر تہوڑا ہوتا ہے
لیکن حرکات کی کثرت جو باعث تحلیل ہے اوس ضرر کو دوچند کرتی ہے پس ضرر اوس کا باوجود قلت
استفراغ منی کے مثمر ضعف باہ ہوگیا۔

چوتہے باب کی دسوین فصل اون عورتون کے بیان مین جنکا جماع مضر ہے

لیکن جن عورتون سے جماع کرنا دلائل صحیحہ سے ضعف باہ تسلیم کیا گیا ہے اور تجربہ اور قیاس اوسکو چاہتا ہے
منجملہ اون کے بوڑہی عورت ہے کہ کثرت رطوبات فضلیہ کے آلہ فرجیہ مین کہ لازمہ ہے سن شیخوخیت کا اوسکی
فرج کو کشادہ کرکے اوس کے جماع کی لذت کم کر دیتی ہے اور نیز رحم کا جاذبہ شدید ہوکر شدت سے منی کو
کہینچکر کما ینبغی نقصان پر نقصان پہونچاتا ہے اور جماع صغیرہ نابالغہ کا بسبب عدم ترغیب نفس کے
کہ اوس کا سن مقتضی اس کا ہوتا ہے خصوصاً تنفر نفس کا اوس کی بیقراری سے جماع کے وقت اور
نیز قوت جاذبہ اوس کے رحم کی منی کثیر کو جذب کرکے نقصان بالضرور پہونچاتی ہے اور جماع حائضہ کا
بسبب قذارت مکانی اور تنفر نفس کے اوس کے جماع سے ضعف اور مجری بول مین مرض پیدا کرتا ہے

اور جماع اوس عورت کا جس کو مدت سے جماع کا اتفاق نہوا ہو بسبب جمع ہو جانے بہت سے فضول
فاسدہ و متعفنہ کے اوس کی فرج مین باہ کو نقصان دیتا ہے اور جماع بیمار اور بدصورت عورت کا بسبب نفرت
نفس کے ان دونون کے جماع سے خصوصاً جبکہ بدبو اور قذارت بہی ہو تو ضعف باہ کو اور مدد ملتی ہے
اور جماع باکرہ کا اگرچہ اس زمانہ کے اکثر لوگون کو مرغوب ہے اور ناواقفی کے سبب اوس کے جماع کو سب سے
بہتر جانتے ہین لیکن جماع کے وقت کا اضطراب اور خون کا بہنا جس سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہے
مضعف باہ ہے یہ سب عورتین اور جن عورتون کا جماع خاطر خواہ لذت نہین دیتا اون کے جماع سے
بسبب حاصل نہونے فرحت جو باعث دل کی شگفتگی کا جس سے قوی و حرارت غریزی کو تقویت ہوتی ہے بہی
طبیعت کا اہتمام تولید منی مین گہٹ جانے سے ضعف باہ حاصل ہوتا ہے اس لیے جماع محبوبہ کا بسبب
انشراح خاطر اور میلان نفس اور حصول فرحت کے جو باعث تقویت قوی اور انتعاش حرارت غریزی کا
ہے باوجود خارج ہونے بہت سی منی کے طبیعت کا اہتمام تولید منی مین بخوبی ہونے کے سبب جیسا کہ
چاہیے ضعف نہین لاتا لیکن جو عورتین مجامعت کے واسطے اولی ہین اون کی اولویت اون عورتون
کے حال سے جو لکہا گیا ظاہر ہو جائیگی فائدہ غریبہ لیکن دوری رحم اور کوتاہی آلت کے وقت کہ ملنا
دونون کا ممکن نہین ہوتا البتہ کمر کے نیچے تکیہ رکہنے سے دونون جلد ملجاتے ہین اور عوام جو مطلقاً تکیہ
سُرین کے تلے رکہتے ہین اگرچہ نزدیکی رحم کی صورت مین بسبب بلندی فم رحم کے سر ذکر کے مقابلہ مین باعث
لذت ہوتا ہے لیکن جبکہ رحم دور ہو اور سر ذکر کوتاہ تو رحم اور دور ہو جاتی ہے چاہیے کہ جیسی وضع طبعی رحم کی
ہو اوسی کے موافق تکیہ باوضاع مختلف رکہا جاوے یعنی جبکہ فم رحم مستوی ہو تو تکیہ کمر یا سُرین کے تلے خواہ
عریض خواہ طویل جیسا موقع اور مقتضاے محل ہو رکہے لیکن جن کا فم رحم نیچے کو مائل ہو رکہنا تکیہ عریض کا
سُرین کے نیچے مناسب ہے کہ سُرین کے نیچے تکیہ رکہنے سے فم رحم اوپر کی جانب بلند اور ذکر کے مقابل
ہو جاتا ہے اور اگر کمر کے نیچے تکیہ رکہین گے تو فم رحم اور بہی تلے کو مائل ہو کر حصول مدعا سے محروم رکہیگا لیکن
جن عورتون کا فم رحم اوپر کی جانب مائل ہو اونکی کمر کے نیچے عریض تکیہ ایسی طرح رکہنا چاہیے کہ سُرین اونکے
تلے کو مائل ہو کر فم رحم مقابل فرج ہو جانے سے جانبین کو لذت حاصل ہو اور سُرین کے تلے تکیہ رکہنے سے
اور بہی اوپر کی طرف مائل ہو کر مقصد حاصل نہونے دیگا کیونکہ جب تک فم رحم قضیب کے مقابل نہو ہرگز
لذت اور انزال حاصل نہین ہوتا لیکن جبکہ میلان اوس کا دہنی یا بائین جانب کو ہو اوس کی درستی

دوائی سے اور تدبیر اوسکی دوا اون سے ہوسکتی ہے یا اگر مرد عاقل اور ہوشیار اور واقف کار ہو کار برآری کرسکتا ہے۔

چوتھے باب کی گیارہوین فصل اندری بجری کے بیان مین

اندری بجری اگرچہ ایک عجیب علم ہے جس سے واقفیت عیاشون کو ضرور ہے لیکن چونکہ نشست اوسکی جسکو مدار العلم کہہ سکین کسیطرح صادق نہین آتی اور کوئی جاننے والا اوس کا سننے مین نہین آیا اور جو لوگ خود اس علم کو جاننا مشہور کرتے ہین نشست کے حال سے واقفیت نہین رکھتے اور اس علم کا کچھ ثمرہ بھی اون سے صادر نہین ہوتا فقط زبانی جمع خرچ رکھتے ہین اس لیے اون کا جھوٹ بولنا الصادق آتا ہے ہان اتنی بات تو بیشک ہے کہ اوس کے ورد کرنے والے معمولی دیر سے زیادہ تر دیر تک منی کو روک سکتے ہین بشرطیکہ سرعت انزال اور ضعف اور خفقانیت مین مبتلا نہون گو مثل اُس کے اگر تندرست آدمی بغیر مراتب اوس کے استعمال کے حبس منی کا خیال کرے تو کرسکتا ہے پس استعمال اوسکا جیساکہ چاہیے مفید مدعا نہ ٹھہرا اس کے علاوہ اندری بجری کے ورد کرنے والے انجام کار بسبب اجتماع حرارت مختلفہ فروج عورتون کے احتراق اخلاط سے عیاذًا باللہ کوڑہی ہوجاتے ہین کہ یہ مرض کسیطرح رفع نہین ہوسکتا اور یہ علم اکثر جوگیون نے اختیار کیا ہے کہ بغرض حبس منی جو فن کے قبیل سے ہے اس فرقہ نے اختیار کرلیا ہے چونکہ فائدہ اس کا تھوڑا اور نقصانات بہت ہین اس لیے اس کا بیان ترک کیا گیا۔

دوسرا مقالہ

چونکہ خالق قدیر کی حکمت کا مقتضا ودیعت لذت جماع مین بقاے نوع ہے اس لیے آفریدگار تبارک و تعالی نے جماع کا شوق مالا کلام انسان کی طبیعت مین خمیر کردیا ہے اور خاص و عام کی طبیعتون کو بہ نسبت اور خواہشون اور ضروری حاجتون کے لذت مجامعت کی طرف زیادہ تر مائل کردیا اور جزو اعظم شرافت عقلی کو جو بدن کی مایحتاج مین سب سے افضل ہے قواے شہوانی کی شدت سے ایسا مغلوب کردیا ہے کہ وجود اوس کا کالعدم ہوجاتا ہے اور حیا و شرم اور اپنے بیگانے کا لحاظ اور اندیشہ پس و پیش اور تحصیل معاش زن و فرزند وغیرہ لوازمات دنیوی اکل و شرب کی قسم سے بقاے حیات مستعار تک اور اسکے بغیر

چارہ نہین اور لازمہ ہی انسانیت کا یہی ہے اوس کے دل سے ایسے محو ہوتے ہین کہ خواہش نفسی جماع کے سوا کسی بات کا مطلق خیال نہین رہتا اور کس حد تک حکمت بالغہ صانع قدیم کی تمام امور دینی و دنیوی پر خواہش جماع کے غلبہ کی گواہ ہے کہ عیاذاً باللہ اوس کی شدت کے وقت معبود حقیقی کو بھولکر اور امر و نہی خداوند جل و علیٰ کا خیال نہ کرکے ایسی ایسی حرکات لایعنی و بےمعنی خلاف عقل عمل آتی ہین کہ وہم و خیال کا طائر بہی وہان تک نہین پہونچتا اور جبکہ علت غائی جماع کی بقاے توالد و تناسل ہے پس شہوت کو رائگان اور تخم کو برباد کرنا بسبب حرمت کے صاحبان دانش و بینش اختیار نہین کرتے لیکن شرافت انسان کی باعتبار نوع ظاہر اور بقاے نوع انسانی توالد و تناسل پر موقوف پس حفظ صحت اعضاے تناسل اور ازالہ اوس کے مرضون کا بقاے نوع کے مطالب مین سب سے بڑا اور ضروری ہے لہذا وہ علم جسپر وسیلہ صحت اعضاے تناسل کا منوط ہے علم شریف طب مقرر ہوا بسبب شرافت اوس کے موضوع کے۔

دوسرے مقالہ کا پہلا باب

لیکن ارباب فطانت اور اصحاب بصیرت پر پوشیدہ نرہے کہ شہوت کا اصلی منشا رجماع قلب ہے اسلیے بغیر سلامتی قلب کے وساوس دنیوی وغیرہ مکروہات سے ہرگز مجامعت کا وقوع ممکن نہین اور کیون نہو کہ رئیس مطلق قرار دیا گیا ہے لیکن قلب روح شوقیہ دماغی کے واسطے سے اوس کو بخوبی انجام دیتا ہے کہ تجربہ سے ثابت ہے کہ اکثر قلب کا قصد مجامعت کا داعی ہوتا ہے اور بغیر رہبری شوقیہ کے کما ینبغی جماع نہین ہوتا اور ایسے ہی عزم شوقیہ سے بغیر خواہش قلب کے وجود اوس کا غیر ممکن ہے جیسا کہ اس کام کے واقف کارون پر پوشیدہ نہین پس مجامعت کماحقہ موقوف ہے عزم قلبی کے تقدم کی شرط اور شوقیہ کی معاونت پر اور حس یعنی معلوم کرنا لذت جماع کا دخول اور اخراج اور انزال مین دماغ اور نخاع سے اور دم معتدل کبد سے اور بعض کے نزدیک شہوت طبعی جماع کی کبد سے گردہ کی مشارکت کے ساتھ مقرر ہے خوب ظاہر ہے کہ جب عارض ہوتا ہے ارادہ رفع شہوانی کے وقت ساتھ ہمراہی ریح قوی اور دم کثیر اور روح غلیظ کے امتلا تجاویف عصبہ مجوفہ اور دوسرے اعضاے قضیب مین ریح سے اور شرائین روح سے اور آنتین خون سے کہ یہ امر سبب اوس کے عریض اور طویل ہونے کا ہے تو حاصل ہوتا ہے اوس سے انتشار اور جو طبعی قرار دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ حرکت جماع طبعی ہے مع شراکت ارادی یعنی قلبی کے

اس دلیل سے کہ اگر فقط ارادی تصور کیا جاے پس وجود شہوت اور حصول جماع اوس وقت صورت پکڑے جبکہ جامع موجود ہو نہین تو نہین حالانکہ ایسا نہین کیونکہ مجامع کی موجودگی مین بہی اگر وہ بیان کسی مہم کی طرف بٹا ہوا ہو تو جماع کا خیال فراموش ہوجاتا ہے اور جب اوس مہم سے فراغت ہوجاتی ہے تو جماع کیجانب طبیعت میل کرتی ہے بلکہ اکثر کثرت نعوظ جماع کی خواہان ہوتی ہے اس جہت سے حرکت جماعی امر طبیعی کی طرح ثابت ہوئی اور شراکت اختیار کی بہی ضروری ہے یعنی امر اختیاری معین ہوتا ہے طبعی کا یعنی اصل مین حرکت طبعی ور فعل جماع کا باعث ارادہ و انتیاز اور روح و ریح بہی جو ارادہ جماع کے وقت قضیب مین پہونچتی ہین اونکو طبعی اور عضلات محرکہ کو ارادی مقرر کیا ہے اور مجامع کو حرکت نفسانیہ و بدنیہ بہی لازم ہے کہ حرکت نفسانی تو انبساط نفس اور فرح اور حصول لذت کے سبب خصوص انزال کے وقت اور حرکت بدنی حرکت ہے تمام بدن کی جماع مین خاصکر انزال کے وقت لہذا تابع ہوا نفسانی و بدنی کا اور نیز حرکت بدنیہ سے حرارت کا احداث رطوبات و ریاح کو تحلیل کرتا ہے اور انزال کے سبب جوہر اخیر غذائی جو قابلیت جزو بدن ہونے کی رکھتا ہے خارج ہوتا ہے اس جہت سے نفع اور نقصان جماع کے جو لکھے گئے کچھ اون مین سے حرکت بدنی کے اور کچھ حرکات نفسانیہ و حیوانیہ و طبعیہ کے تابع ہوتے ہین اور جاننا چاہیئے کہ اطبا منسوب کرتے ہین تمام افعال بدن کو طبیعت مدبر البدن سے اور وہ ایک قوت ہے بے شعور کہ بدن کی تدبیر کرے تسخیر کے ساتھ اور منسوب کرتے ہین اوس کو فلاسفہ نفس سے اور طبیعت کو قوت جسمانیہ سے جو کمالات بدن کی حفاظت کرتی ہے اور طبیعت کا خاصہ ہے کہ جب کسی غرض دینی و دنیوی کے حاصل کرنے کا قصد ہوتا ہے تو مشغول ہوتی ہے مع تمام حرارت بدن اور استعانت قوی کے اوس کی تحصیل مین کہ جب تک مستغرق رہتی ہے مثلاً بازی شطرنج وغیرہ اشغال دنیوی مین اپنے بدن اور نفس کی ضروریات یعنی کہانے پینے پیشاب پاخانے وغیرہ امورات سے باز رہتی ہے کیونکہ حریف پر غالب آنے کے واسطے اوسمین بالکل مستغرق ہوتی ہے اور یہ بہی اوسکی شان سے ہے کہ کسی حاجت یا غرض کے وقت تمام قواے بدنیہ و نفسانیہ سمیت پوری توجہ کے ساتھ اوس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اوس کے سوا باقی سب کام چہوڑ دیتی ہے مثلاً کوئی مشکل مہم پیش آئے تو اوس کی فکر اور تدبیر مین ایسی ڈوب جاتی ہے کہ باقی ضروریات کا خیال نہین کرتی اور اسی قبیل سے ہے تعشق مین مستغرق ہوجانا خواہ عشق حقیقی ہو خواہ مجازی۔

دوسرے مقالہ کے پہلے باب کی پہلی فصل

صاحبان فہم پر پوشیدہ نہ ہے کہ ریاست انثیین کی باعتبار نوعیت کے ظاہر ہے کہ پیدا ہوتی ہے
اون مین منی جو باعث پیدائش نوع کا اور بیضہ راست قریب قریب تمام انسانون مین بیضہ چپ سے قوی تر
اور بزرگتر ہوتا ہے اور خلاف اوس کے شاذ و نادر اور بعضے مردون کے بڑے ہوتے ہین برخلاف عورتون
کے کہ بعضے عورتون کے چھوٹے اور چوڑے اور مردون کے بعضے قضیب کی جڑ مین اور عورتون کے ادن جسم
کی جڑ مین اور بعضیتین در انثیین کی بزرگی کا اوسط ہونا باعث ہے کثرت تولید منی کا کہ یہ سبب ہے مردون کی
کثرت قوت باہ کا لیکن کبھی رطوبت کے سبب حد سے زیادہ بڑے ہو جاتے ہین اور اکثر یہ مرض مرطوب
ملک کے رہنے والون مین بسبب کثرت مرطوبیت آب و ہوا کے پھیل جاتا ہے بلکہ بسبب کثرت مرطوبیت
کے کہ سبب کمی بلکہ سرد ہو جانے حرارت غریزی کا ہے یہ امر مولود کے مزاج مین دمبدم برودت کی ترقی کا باعث
ہوتا ہے اس وجہ سے وہان کے باشندون مین کلانی بیضہ اس حد کو پہونچ جاتی ہے کہ عیاذاً باللہ اون کو
اوٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے اکثر یہ مرض قریب دریاے شور کے ملکون مین پیدا ہوتا ہے بسبب غلبۂ برودت
اور رطوبت کے اون کے مزاجون مین جیسا کہ کلکتہ وغیرہ مین کثرت سے پھیلا ہوا ہے اور یہ امر باعث کمی بلکہ باہ کے
جاتے رہنے کا موجب ہوتا ہے اور حد سے زیادہ چھوٹا ہونا بالعکس ہوتا ہے چنانچہ بابون اور ضعیف الباہ اور مخنث
وغیرہ یہ صفت رکھتے ہین اور نیز انثیین سے بسبب ضعف بنیہ کے جسکی پیدائش کثرت شعب و اوردہ و شرائین
و اعصاب و ارواح کثیرہ سے ہے چوٹ کا تحمل نہین ہوتا بلکہ خفیف ضرب سے اون مین ضعف طاری ہو جاتا ہے
اور قوی چوٹ کی صورت مین ہلاکت کی نوبت پہونچتی ہے اور منی نشہ والون اور لڑکون اور بڈھون اور کثیر الجماعون
کی قابل تولید نہین ہوتی اور ماؤف الاعضا کی منی تولید تسلیم نہین کرتی اور اگرچہ تقاضاے مقامی تو یہ تھا کہ انثیین
کی تشریح لکھی جاے لیکن باوجود کوشش بلیغ اوس کا کما ینبغی نشان نہ ملنے کے سبب تشریح سے باز رہا
لیکن مجمل طور پر جو حالات مجری اور اوعیہ منی کے ثابت ہوے حوالہ قلم کئے گئے۔

دوسرے مقالہ کے پہلے باب کی دوسری فصل

شیخ بوعلی نے جماع کے استعمال کو تقوی عضو جانا ہے اور ترک کو ذبول کہا ہے اور یہ قول بقراط سے لیا گیا ہے

کہ اوس نے اپنی فصول مین لکھا ہے کہ جو فعل جس عضو کے واسطے مخصوص ہو اوس کا کرتے رہنا منشط اور مقوی اوس عضو کا ہے اور معطل رہنا اوس فعل سے باعث ہے ذبول کا اور بعضون نے گمان اس قول کی اہلیت کا افلاطون پر کیا ہے جو پہلے تھا بقراط سے اور جالینوس نے زنان بالغ سے جماع کرتے رہنے کو قوت شہوت جماع کا باعث بیان کیا ہے اس لیے کہ اوس کا استعمال ابتدا مین بسبب کشادگی رگون کے کہ یہ موجب اوس محل سے زیادہ خون نکلنے کا ہے ہوتا ہے اور یہ بھی افلاطون نے کہا ہے کہ قوی کا سکون موجب ضعف ہوتا ہے اور ریاضت قوائے مخصوصۂ عضو کی زیادہ کرتی ہے صحت قوائے مذکور کو اور باعث ہوتی ہے اوس کی تقویت کا اور جبکہ ذکر طویل ہو اور فرج قصیر اور وسیع بسبب نہ پہونچنے منی کی قوت اور تیزی کے ساتھ رحم مین کیونکہ اول منی اطراف رحم سے ملاقی ہوتی ہے پس رحم تک پہونچتے پہونچتے اوس کی حرارت غریزی ٹوٹ جاتی ہے لہذا اوس مین تولید کی قابلیت نہین ہوتی اور پیشاب عائل جماع کا محبوس ہوتا ہے بشرط عدم استنجا و بول اور سرد مقامات اور ہوائے خنک اور فصول و اوقات باردہ مین بسبب اجتماع قوی و حرارت کے باطن مین سردی خارجی سے مردون کی شہوت قوی ہوتی ہے اور عورتون کی برعکس اور بعضون کے نزدیک عورتون کی شہوت ازمنۂ باردہ مین زیادہ ہوتی ہے اور مردون کی برعکس ظاہرا پہلا قول ٹھیک ہے کیونکہ جب مزاج مردون کا حار ہے اور برودت خارجی اون کی حرارت کی مقہوریت کا باعث ہوئی اون کا جمع ہونا باطن مین موجب زیادتی باہ کا ہوتا ہے اور برودت خارجی سے حصول فرح و انبساط نفس بھی طبائع کو جماع کی طرف مائل کرتا ہے لیکن دوسرا قول سرد مزاج مردون پر صادق ہو سکتا ہے۔ کثرت شہوت اگر کسی کو اتفاق سے نصیب ہو جائے تو اگرچہ فی الحقیقت داخل مرض نہین بلکہ عیاشی تماش بینون کا تو اوسکی نسبت یہ قول ہے کہ اللہم ارزقنا لیکن غیر طبیعی جہت سے ہے اور بعض اوقات داخل مرض بھی ہو جاتی ہے جیسے ودی کہ بعد بول کے عارض ہوتی ہے چنانچہ اوس کے دفعیہ کے نسخے لکھے جائینگے وقت حاجت اون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

دوسرے مقالہ کا دوسرا باب منی کے سبب اور حالات مین

منی کا مادہ فضلہ ہے ہضم چہارم عضوی کا یعنی رطوبت منجذبہ امشاج بدنی کہ مراد ہے رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد سے بعد ہضم چہارم کے عروق انثیین مین مجتمع ہو کر منی ہو جاتی ہے اور عروق انثیین مین اوس کے وجود

پذیر ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ محصلہ عروق انثیین کا لطیف اور نضیج ہے مجاری بیضتین مین متحرک ہو کر
احداث ہوائیہ لطیفہ کرتا ہے اور یہان سے مجاری اوعیہ منی مین کہ ایک رگ گرہ دار ہے اور ایک مقام سے
انثیین مین آکر اور کثیر التعاریج ہو کر مجری طبخ اور اوعیہ منی قرار پایا ہے ہنگام پکتا ہے اور سرخی جو طبخ سے
پہلے رکھتا تھا دور کر کے معتدل القوام اور سفید ہو کر منی ہو جاتا ہے جو اس جگہ سے حرکت یعنی انزال
کے وقت قضیب کی جڑ مین پہونچکر مجری قضیب کے ذریعہ سے کہ خروج منی کے واسطے مقرر ہے رحم
زن کی طرف پہسل کر فم رحم سے ملاقی ہوتی ہے اور رحم بسبب اپنے جذب طبعی کے اپنا منہ کہولکر اوس
منی کو اپنے اندر لے لیتی ہے جبکہ دونون انزال برابر ہون اور اس کو جماع طبعی قرار دیا گیا ہے لیکن اگرچہ
مادہ منی کو اعضا کی غذا سے جو ما یحتاج الیہ بدن ہے بچنے کے اعتبار سے بدن کے فضلون مین کا ایک
فضلہ تصور کیا گیا ہے لیکن منی کی افضلیت سے جس سے حیات مراد ہے اور کیونکر نہو کہ اعضای رئیسہ
بلکہ تمام بدن کی تقویت کا مدار اوسی پر ہے حکماء نے یہ کہا ہے کہ منی باعث روشنی چشم و استواری بازو وغیرہ
ساق و قوت پا و دست ہے بلکہ شمار اوس کا اخلاط صالحہ مین روا ہے لیکن اگر منی کو بہی اوس کے مادہ کے
اعتبار سے فضلہ خیال کیا جائے تو نقص وارد ہوتا ہے کہ اگر قابل رد و دفع فضلہ منفصلہ ہو جیسے کہ مثانہ پاخانہ
پسینا اور میل تو ہرگز اوس کی فضیلت صادق نہین آتی کیونکہ یہ فضلے بدن کے ما یحتاج بہا نہین بخلاف
منی کے کہ فائدہ اوس کا اس قول سے کہ منی باعث روشنی چشم الخ ثبوت کو پہونچ گیا پس فضیلت اس کی
بمقابلہ بول و براز ثابت ہوئی اور اگر فضلہ بالفضل من غذاء الاعضا سمجہا جائے تو یہ بہی قابل تسلیم نہین کیونکہ
اوس سے انثیین کو غذا کو پہونچتی ہے چنانچہ شیخ نے قانون مین تصریح کی ہے اور عدم تغذیہ کے اعتبار
سے روح بہی فضلہ قرار پائیگی حالانکہ بدن کی پرورش اور زندگی کا مدار اوسی پر ہے باوجودیکہ بدن کے قوام مین
اوس کا کچھ دخل نہین برخلاف منی کے اور یہ بہی ظاہر ہے کہ اگر منی کو اطبا فضلہ جانتے تو یہ قول اون کا کیونکر
درست ہوتا کہ اگر اوس سے دونا خون صالح نکال دیا جائے تو اوسکی برابر ضعف نہین ہوتا اور ظاہر ہے کہ
اگر منی فضلہ ہوتی اوسکا خارج ہونا ضعیف نکرتا کیونکہ فضلہ کے دفع ہو جانے سے طبیعت آسودہ ہوتی ہے
نہ کہ ضعیف لیکن بہ نسبت اور استفراغون کے منی کے استفراغ سے شدت ضعف کا یہ سبب ہے کہ مادہ منی
خون صالح کا پکا ہوا حصہ و لطیف تر حاصل ہے استحالات کثیرہ بعد ہضوم اربعہ کا جس کا نام ہے رطوبت
قریبۃ العہد بالانعقاد یعنی وقوع ہضم چہارم عضوی کے وقت بدل ما یتحلل اعضا کے بعد ما بقی جو فاضل ہے

وہ اوعیہ منی مین مجتمع اور غذاے انثیین ہوکر اور دوسری مرتبہ نضج یعنی پختگی حاصل کر کے منی کے نام سے موسوم
ہوتا ہے اور یہ مادہ مجتمعہ مدد کے طور پر اعضا سے پہونچتا ہے نہ یہ کہ اون مین مخزون ہوتا ہے پس استفراغ اوسکا
جماع کے وقت یا آدہا ہوتا ہے یا زیادہ یا کم بہرحال اوس کی مقدار تہوڑی ہونے سے ضعف اوس کا زیادہ ہوگا
چنانچہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ تین چار جماعون مین اوس کا ظرف خالی ہوجاتا ہے اور اسی وجہسے بکثرت جماع
کرنے والون کو اکثر اخیر مرتبہ انزال منی کے عوض خون آتا ہے برخلاف استفراغ دم اور دوسرے اخلاط
کے جو بہ نسبت اپنی مقدار موجودہ بدن کے بہت ہی کم خارج ہوتے ہین پس اون کا ضعف جیسا کہ چاہیے
ظاہر نہین ہوتا اور نیز خون کا استفراغ اکثر ضرورت کے وقت کیا جاتا ہے جو اوس کے فاسد ہوجانے سے
پیش آتی ہے پس جب خلط فاسد خارج ہوتا ہے تو طبیعت آسودگی پاتی ہے ضعیف نہین ہوتی برخلاف
استفراغ منی کے کہ ضرورت بے ضرورت واسطے التذاذ اور مانوسیت طبیعت کے اس فعل سے باوجود اسکے
صالح ہونے کے ضروری ہوتا ہے پس استفراغ اوسکا علی الدوام باوجود قلت اوس کی مقدار کے اور
استفراغ خون قلیل کا وہ بہی اتفاقی باوجود کثرت مقدار کے کیونکر یکسان ہوسکتا ہے خوب ظاہر ہے کہ حال
وقت وصول منی کا بسبب واقع ہونے استحالات کثیرہ اور اتنی کچہ اخراج کی کثرت کے اور حال کثرت خون کا
مع اور اخلاط کے باوجود تہوڑے سے اتفاقیہ اخراج کے کسیطرح برابری نہین کرتا علاوہ اس کے کثرت
اخراج ہر مادہ کی جو بہی ہو باعث ضعف اور خرابی بدن کا ہے خواہ منی ہو خواہ اور کچہ مگر مادہ مرضہ چنانچہ اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ جب کسی وجہسے اخلاط بدن مین کمی اور خروج اوس کا جس طریق پر بہی ہوتا ہے لیکن کثرت کے
ساتہہ تو ضعف بدن اور غشی اور سردی اطراف اور دوسرے حالات ردیہ حادث کرتا ہے جو منی کے بہی
بکثرت نکلنے سے عارض نہین ہوتے اور نیز کسی نے رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد کو فضلہ شمار نہین کیا
اسیطرح حصول لذت کو جو مجامعت کے وقت تحلیل روح سے حاصل ہوتی ہے ہمراہ فضلہ کسی نے
نہین کہا اور نیز تعلق روح کثیر کا بسبب روایت فضلا کے ہمراہ فضلہ نہین ہوتا بہرحال افضلیت منی کی رطوبت
قریبۃ العہد بالانعقاد ہونے اور کثرت استحالات اور کثرت تعلق روح نسبت خون کے اور تمام بدن کی
اصلیت ہونے کے اعتبار سے فضیلت بالاے فضیلت ہے پس منی ایک رطب اور سیال جسم
ہے تحلیل امشاج بدن سے ساتہہ اوس استعداد کے جو صلاحیت رکہتا ہے اس بات کی کہ پیدا ہو اوس سے
دوسرا شخص نوع منفصل عنہ یا قریب اوس نوع سے جیسے گدہے اور گہوڑی کی منی سے خچر پیدا ہوتا ہے مراد

جسم سے اس جگھہ جسم طبیعی ہے اور رطب یہ ہے کہ سہولت انغماز اور انتشار اور جملہ تغیرات ہیئات کے قابل ہونا اور انفعالات
کو باسانی قبول کرے کہ تمام ہو پیدائش ساتھ اوس کے اور سیال سے پھیلنا اوس کے اجزا کا اسفل
کی طرف جبکہ رکھی جاوے دوسرے جسم مین تا کہ آسان ہو پہونچنا منی کا قعر رحم مین کہ یہ باعث ہے تولید کا
اور استحالہ سے اشاج بدنی کے تکون اوس کا انثیین مین اور عروق مین جو قریب ان کے ہون اور قید اخیر سے
خارج ہونا باقی اقسام رطوبات کا ساتھ اس کے اور ایسے ہی خلط مستحیلہ خلط سے اور رطوبت قرینۃ العہد بالانعقاد
سے رطوبت ثانیہ ہے جیسا کہ حکیم علی شارح قانون نے تحریر کیا ہے اور مادہ منی فضلہ چوتھے ہضم کا ہے
کہ بعد تمام ہونے ہضم عروقی کے جو رطوبت کہ افواہ عروق سے اعضا مین مترشح ہو کر اعضا کو غذا پہونچاتی ہے
اور ہضم اعضا کا تمام اور غذاے اعضا ہو کر باقی پاس اعضا کی جمع رہتی ہے تا کہ غذا نہ ملنے کے وقت غذا کا فائدہ دے
کہ جب غذا نہیں ہوتی تو وہ بقیہ مذکور تخفیف تغیر کے بعد اون اعضا کی غذا ہوتا ہے پس اور جو کچھہ اس سے
بچتا ہے وہ منی ہو جاتا ہے اور اطلاق فضلہ کا مادہ منی پر بالفضل عن غذاء الاعضا کے اعتبار سے ہے
کس واسطے کہ جب شیخ نے منی کو رطوبات قرینۃ العہد بالانعقاد مین سے قرار دیا پھر کس طرح دوسرے فضلہاے
بدنی کے مانند تصور کی جاے جیسا کہ صاحب بحر الجواہر نے فضل بالضم بمعنی افزون از چیزے کہا ہے نہ یہ کہ
قابل رد و دفع ہو مثل بول و براز اور پسینے اور سیل کے اور طریق پہونچنے اس مادہ کا اشاج بدن سے انثیین
مین بعضوں نے یون قرار دیا ہے کہ بعد کھانے کے غذاے معتدل بہتر ۷۲ ساعت مین قابل استحالہ منویت
کے ہوتی ہے اور تمام اعضا سے اون عروق کے راستہ جو غذا کو تقسیم کرتے ہین کبد مین آتی ہے اور
کبد سے بواسطہ اجوف گردون مین اور گردون سے بھی بواسطہ شعبہ اجوفی جو کہ انثیین مین آکر منتسج ہوے
ہین انثیین مین پہونچکر نضج ثانی پا کر منی ہو جاتی ہے اور وہان سے اوعیہ منی مین پہونچتی ہے لیکن حکماے قدیم کے
قول سے وصول اس مادہ کا اس طرح ثابت ہے کہ یہ رطوبت بعد ہضم رابع کے تمام اعضا سے بامر پروردگار
عالم حرارت غریزی کے واسطے سے دماغ کیطرف تبخیر کرتی ہے اور دماغ مین پہونچکر اس جگھہ کی سردی
کے سبب حرارت متصاعدہ اوس سے زائل اور ٹھنڈی ہو کر متکاثف ہوتی ہے اور اصلی قوام کی
طرف جو صعود سے پہلے رکھتی تھی میل کرتی ہے اور دماغ سے عروق پس گوشی کے راستہ نخاع مین
پہونچتی ہے اور فائدہ نخاع مین پہونچنے کا تقویت ہے استفادہ قوت متصلہ دماغی کی تعدیل سے تا کہ
مکرر استحالہ منی سے پہلے قابل تبخیر نہ ہے پس وہ مادہ نخاع سے صلب کے راستہ کلیتین مین یان

کہ پہونچتا ہے موضع قریب بانثیین میں یعنی کلیتین میں پہونچکر اون عروق میں جو کلیتین سے انثیین میں آئی ہین نزدیک انثیین کے پہونچتا ہے اور یہ عروق اوس خون سے بہری ہوئی ہین جو کلیتین سے مستفید حرارت ہوا ہے جسوقت وہ مادہ نازلۂ دماغی ان عروق مین پہونچتا ہے تعدیل پاتا ہے اور مشابہ اوس کے ہوجاتا ہے ساتھہ استحالۂ خفیفت کے یعنی رنگ نازلۂ دماغی کا سفیدی مائل ہوجاتا ہے اور یہان سے انثیین مین پہونچکر تعدیل مزاج اور سفیدی رنگ اور نضج کا اتمام ہوجاتا ہے پس آتا ہے اوعیہ منی مین اور وہان کماینبغی نضج پاکے منی ہوجاتا ہے لیکن جو حد کمال کو پہونچ جاتا ہے تعدیل مزاج اور نضج اور سفیدی رنگ سے انثیین مین اور نہین پہونچتا اس کے بعد اوعیہ منی مین اوس کو منی مجازی کہتے ہین بسبب مشابہت منی حقیقی کے کیونکہ یہ فضلہ ہے غذاے انثیین کا اور نہین مختلف الاجزا کہ منی کی شرط قرار پایا ہے بلکہ ہے متشابہۃ الاجزا اور غذاے انثیین کا فضلہ ہونے کے سبب مستحیل بمنی حقیقی نہین ہوتا جیساکہ حکماے قدیم نے کہا ہے۔

دوسرے مقالہ کے دوسرے باب کی پہلی فصل

لیکن بقراط نے جمہور مادہ منی کو دماغ سے مقرر کیا ہے اور دماغ سے اوترتے وقت کان کے پیچھے کی دو رگون کے راستہ نخاع مین اور نخاع سے صلب کی طرف ہوتا ہوا گردہ مین اور گردہ سے بذریعہ اوس رگ کے جو گردہ سے انثیین مین آئی ہے انثیین مین آتا ہے لہذا رگ پس گوش کی فصد کو باعث عقر اور قاطع نسل جانا ہے اور دماغ سے اوترنے اور نخاع مین پہونچنے کے بعد کو اوس کے کمال کا باعث تصور کیا ہے اور نیز تا کہ بعد مسافت منی کا مزاج متغیر ہونے دے اور جالینوس مخالف ہے بقراط کا لیکن شیخ نے قانون مین ظاہر کیا ہے کہ جالینوس کے کلام سے ان دو رگون کا کٹنا موجب عقر ثابت نہین ہوا اور اعتقاد شیخ کا کان کے پیچھے کی رگ قطع ہونے کی نسبت نسل کے باب مین موید بقراط یعنی عقر کا قائل ہے لیکن تنہا دماغ سے جمہور مادہ منی مین اوس کا معاون نہین ہوا اگرچہ اوس کے خمیر اور اصل کا دماغ سے مقر ہے بلکہ ترشح اجتماع مادہ منی کا تمام اعضاے بدن سے تینون اعضاے رئیسہ مین اور ان تینون چشمون سے انثیین مین جاری ہونا بیان کیا ہے اور مولود کے مشابہ والدین اور بمقابلہ عضو ناقص پدر و مادر کے عضو ناقص مولود کی تولید کو اپنا مدعا ثابت کرنیکی دلیل لایا ہے اور علامہ نے جالینوس کا مذہب اختیار کر کے رگ پس گوش کی فصد سے نسل قطع نہونے کی حجتین بیان کی ہین کہ جب تسلیم کر لی تولید منی کی دماغ مین بعد قطع عرقین کے باوجود اس کے کہ انقطاع

منی بالکلیہ یا قطع نسل کا سبب ہو اس مراد سے کہ جبتک انحدار مادۂ منی کا عرقین مین اور اون سے انثیین
مین اور پھر قضیب مین اوس کے بعد رحم مین نہین ہوتا قوت عاقدیت کا استفادہ نہین کرتا یا اس مراد سے
کہ جب تک کچھہ خون عرقین مذکورین کا مادہ منی مین نہ ملے موجب نسل نہین ہوتا اول کا باطل ہونا ظاہر ہے
کیونکہ دونون رگون کے انقطاع سے منی کا بالکلیہ انقطاع نہ ہوا اور اسی طرح ثانی کا کیونکہ انقطاع انثیین کا
اور بحال رہنا عرقین کا باعث نسل نہین ہوتا اور حق وہ ہے جو شیخ نے کہا ہے فان عرقین خلف الاذنین
سبب لحصول المادۃ المنی من الدماغ الی الانثیین وعند القطع وانکان لم یمکن انقطاع المنی بالکلیۃ لانقطع
نصیب المادۃ المنی من الدماغ والظاہر ان انعدام المادۃ المنویۃ من الدماغ لم یحصل لاستعداوفی المنی فی
تولید الدماغ ومن البداہۃ ان نقص عضو الابوین لامحالۃ یوجب نقص العضو المولود دون اعضاء الرئیسۃ فان
نقصانہا سبب لنقصان خلقۃ المولود حتی ان الامامۃ والدامۃ وجراحۃ وغیرہا فی الاکثر مہلک فعند انقطاع احد
منہا کیف یوجد الخلقۃ ویبقی النسل اور مراد خون سے تولید منی مین مجموع اخلاط ہین نہ تنہا خون کیونکہ تولید منی
کی مجموع اخلاط سے ہے من حیث ہو مجموع اور اطلاق خون کا باشتراک لفظی محاورہ مین مجموع پر صادق
آتا ہے کیونکہ تنہا خون کا وجود بغیر دوسرے اخلاط کے عروق مین کسی نے ثابت نہین کیا لیکن ساتھہ قلت اور
کثرت کے بہ نسبت دوسرے اخلاط کے اور نیز مجموع اخلاط کے غلبہ کے وقت فصد مستعمل ہوتی ہے چنانچہ
درد قولنج کے شدت کے وقت کہ اکثر بلغمی ہوتا ہے امالہ کے واسطے فصد لیتے ہین اور ذات الجنب مین بھی
کہ وہ بھی اکثر ترکیب مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتا ہے فصد اور مسہل کا استعمال مقرر ہے۔ **جاننا چاہیئے**
کہ رنگ منی کا محل کی مناسبت سے کہ پیدایش مین لحم غدتین سے حاصل ہوا ہے سفید ہوتا ہے علاوہ ارواح
کثیرہ اوس جگہہ کی بسبب احداث زبدیت کے اوس کی سفیدی کی زیادتی کا باعث ہوتی ہین کیونکہ باہر
نکلنے کے وقت بسبب زوال زبدیت کے جو غلیان کے سبب ہوتی ہے سفیدی اوس کی کمتر ہو جاتی ہے
اور ظاہراً منی خون سے زیادہ گاڑھی معلوم ہوتی ہے سبب اوس کا غلیان اور دوسری مرتبہ کا نضج ہے
فی الحقیقت حقیقی غلظت نہین ہے کیونکہ خروج کے وقت زوال زبدیت و غلیان کے سبب پتلی ہو جاتی ہے
برخلاف خون کی غلظت کے کہ جب سرد ہوتا ہے بستہ اور منجمد ہو جاتا ہے اور مرد کی منی بہ نسبت عورت
کے زیادہ سفید اور زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک کالے آدمی کی منی کالی ہوتی ہے لیکن یہ ٹھیک
نہین کیونکہ مادہ منی کا حقیقت مین خون ہے اور خون حبشی کا بھی کالا نہین ہوتا چنانچہ فصد مین اوسکا مشاہدہ شاہد ہے

اور نیز پیدائش گوشت کی اصل خلقت کے اعتبار سے سفیدی پر ہے علی الخصوص گوشت پستان اور انثیین کا اور اسی وجہ سے سفیدی محلی کی بنا پر استحالہ خون کا دودھ کے ساتھ پستان مین اور استحالہ مادہ منی کا کہ وہ بھی خون سے ہے انثیین مین سفیدی کے ساتھ ہوتا ہے اور شاہد اس کا مشاہدہ ہے کہ کالی عورت بلکہ زن حبشی کا بھی دودھ سیاہ نہین ہوتا اور مرد حبشی کی منی بھی کالی نہین ہوتی۔

دوسرے مقالہ کے دوسرے باب کی دوسری فصل

زن و مرد کی منی مین قوت عاقدہ و منعقدہ کے وجود کا مسئلہ جو حکما اور اطبا کے درمیان مختلف فیہ ہے اوس مین حکما اپنی دلیل موثقہ کے ساتھ مظہر ہین کہ اگر منی مین دونون قوتین خیال کیجائین تو بیشک مولود کا وجود منی واحد سے ممکن ہے حالانکہ تجربہ کی شہادت سے ایسا نہین ہوتا لیکن اطبا مثل جالینوس نے وجود دونون قوتون کا منی واحد مین بیان کیا ہے اور اپنی اپنی حجتین قرار دی ہین لیکن عاقدیت کو مرد کی منی مین اور منعقدیت کو عورت کی منی مین غالب ٹھہرایا ہے لا اثبات احد القولین اور نیز اوس کے حالات کی چگونگی پر قدرت نہونے کے سبب اوسکی اصل حقیقت حال معلوم نہین ہو سکتی لیکن اس قدر سمجھ مین آتا ہے کہ چونکہ منی مرد کی گرم اور خشک اور منی عورت کی سرد و تر ہوتی ہے جب تک دونون منیان مجتمع ہو کر اعتدال فاعلیتین اور منفعلیتین کا ظہور نہ کردین تولید کے قابل نہین ہوتین لیکن شرط یہ ہے کہ دونون اپنے اصلی مزاج پر ہون اور تغیر نے اون مین راہ نپائی ہو پس منی مرد کی فاعل اور منی عورت کی منفعل ہوئی آئندہ واللہ اعلم بالصواب۔

دوسرے مقالہ کے دوسرے باب کی تیسری فصل

اور نیز حکما متفق ہین اسپر کہ منی تمام اعضا سے کھنچتی ہے کیونکہ مادہ منی کا ہضم چہارم عضوی کا فضلہ ہے اور اسمین بھی اتفاق رکھتے ہین کہ منی متشابہ الاجزا ہے جس مین اور اختلاف فیما بین کہ آیا منی مختلف الاجزا حقیقی ہے یا نہین بعض کا مذہب شق اول کے موافق قرار پایا ہے اس دلیل سے کہ پیدائش ہر عضو جنین کی موافق انجذاب جزو کے جو اعضا سے مشبہ بوالدین وجود مین آتی ہے چنانچہ آنکھین والدین کی آنکھون سے کھنچے ہوے جزو سے اور ناک ناک سے اسیطرح تمام اعضا جنین کے جمیع اعضاے والدین کے اجزا سے ظہور مین آتے ہین اس جہت سے مشابہت مولود کی ساتھ والدین کے اسپر دال ہے کس واسطے کہ مثلاً آنکھون سے

کچے ہوے جز سے ناک اور ناک سے کچے ہوے جز سے آنکھین مخلوق نہین ہوسکتین کیونکہ قرینہ ذہنی مستدعی ہے کہ ہر عضو اپنے ہم شکل عضو سے وجود پذیر ہو **فائدہ** اور نیز بعضے قدما کے درمیان اختلاف ہے کہ منی متشابہ الاجزا ہے یا متشابہۃ الامتزاج پس ارسطو اور اتباع اوس کے مقر ہین کہ منی متشابہۃ الاجزا ہے کیونکہ منفصل ہوتی ہے فقط انثیین سے اور نیز کل جز مشارک ہین اسم اور حد مین اور بقراط اور اوسکے گروہ نے کہا ہے کہ منی متشابہۃ الامتزاج ہے کیونکہ خارج ہوتی ہے کل بدن سے ہڈی سے ہڈی کے مشابہ اور گوشت سے گوشت کے مشابہ اور علیٰ ہذا القیاس حقیقت کل جز منفصلہ کی مغائر ہے دوسرے جز کی حقیقت سے بنابر اختلاف اعضا کہ یہ جز اون سے نکلتا ہے اوس وقت نہین ہوتا متشابہۃ الاجزا بلکہ ہوتا ہے متشابہۃ الامتزاج کیونکہ حس تمیز نہین کرتا درمیان ان اجزا کے باوجود اس کے کہ نفس الامر مین متمیز ہین بعض ان اجزا کے بعض سے اور ان سب مذاہب سے ہر مذہب تخمین رکھتا ہے کہ اس مختصر مین نہین سما سکتین **انتباہ** لیکن اختلاف اطبا کا جزئیت منی مرد مین نسبت جنین کے ظاہر ہے چنانچہ جالینوس ناقل ہے معلم اول سے کہ مرد کی منی شکون مین مختلط اور اوس کا جز نہین ہوتی اور شیخ نے شفا مین ظاہر کیا ہے کہ معلم اول کی یہ راے نہین ہے بلکہ بیان معلم کا یہ ہے کہ اختلاط منی مرد اور منی زن کا فاعلیت کے اعتبار سے ہے نہ مادیت کے اور نیز عدم دخول ہی اوس کا قوام اعضا مین ظاہر ہے کیونکہ دخولیت قوام شے مین روح کے خواص سے ہے یا یہ کہ اوس کی شان سے ہے بعد افادہ قوت تحلیل کے لیکن شیخ اپنی ذات سے اس مسئلہ مین مضطرب ہوا ہے اگرچہ قانون مین ہر جگہ اس کی تصریح کی ہے کہ ہر ایک منی دونون منیون سے جوہر ہے جنین کا۔

دوسرے مقالہ کے دوسرے باب کی چوتھی فصل

یہ مسئلہ اطبا کے درمیان مختلف فیہ ہے ارسطاطالیس ظاہر مین وجود منی زن کا جو معلم اول سے مشہور ہے اوس کے وجود کا منکر ہے لیکن قرار دیتا ہے جنس خون حیض سے اور شیخ الرئیس نے بعد طول کلام کے اس مقام مین خلاصہ معلم سے یہ استنباط کیا ہے کہ پائی گئی ہے رطوبت عورت کی شبیہ بہ منی جو کہ منی ہے شکون مین ورنہ بے شک اوس کے انثیین کی پیدائش بیکار ہوتی اور تغائر منی کو ساتھ دم طمث کے اس طرح بیان کیا ہے کہ لذت باقی ہے عورت منی کے جانب رحم بہنے سے اور متالم ہوتی ہے دم طمث کے

جریان سے اور شیخ نے بطور اظہار حق کے منی زن کے وجود کا اقرار کیا ہے بلکہ قوت عاقدہ مرد کی منی مین اور
منعقدہ عورت کی منی مین بیان کیا ہے لیکن جالینوس دونون کی منی کا مقر اور دونون منیون مین قوت عاقدہ
و منعقدہ کا مظہر ہے البتہ عاقدہ کو منی مرد اور منعقدہ کو منی زن مین غالب قرار دیتا ہے لیکن علما رحکما ئمنی مرد مین عاقدہ
اور منی زن مین منعقدہ کے مقر ہین اور دونون فریق اپنے اپنے دعوی کو بڑی بڑی دلیلون اور حجتون سے
طولانی بحثون کے ساتھ ثابت کرتے ہین جنکے اظہار کو دفاتر درکار ہین اس لیے تحتاهمین کے خلاصہ مطلب کی
طرف اشارہ کیا گیا اگرچہ اون کے دلائل کی نقل سے اثبات مذاہب اچھی طرح ممکن ہے لیکن اس مختصر مین اونکی
گنجائش نہین اس واسطے اون کو ترک کیا گیا پس جب دونون منیون کا امتزاج ہوتا ہے اوس وقت مرد کی
منی موافق تقاضے اپنے نوعیت کے یا قریب نوع کے منعقد کرتی ہے مگر یہ کہ کوئی امر مانع ہو یعنی نقص منین اور
مثل اوسکے اور عورت کی منی تشریع سے قبول صورت مین موافق نوع منفصل عنہ کے لیکن حکما متفق ہین کہ اختلاط
منیین کے وقت مرد کی منی عورت کی منی مین قوت عاقدیت کے ساتھ کام کرتی ہے اور عورت کی منی اور دم طمث
کو بدن مولود کی جزیت مین دخل عظیم ہے اور اکثر دخل منی مرد کا روح بدن مولود ہے جیسے مایہ دودھ مین لیکن
منی زن کے اثبات مین جالینوس کی دلیلین اور حجتین ارسطاطالیس کے مقابلہ مین صحت کے اعتبار سے
طبیعت کو پسند آئین اس لیے اوس کا تھوڑا سا ذکر بنا بر استفادہ حوالۂ قلم کرتا ہون تا کہ اہل انصاف انصاف
کی نظر سے دیکھین اور حق پر باطل کو ترجیح نہ دین پس جاننا چاہیے کہ ارسطاطالیس عورت کی منی کو معدوم بلکہ
خون حیض کی جنس سے جانتا ہے اور جالینوس نے اوس کے وجود کی حجتین بیان کی ہین اول یہ کہ تشریح
سے معلوم ہوا کہ عورتون کے اوعیہ منی مین سفید رطوبت چیکتی ہوئی موجود ہے جیسے کہ مردون کے اوعیہ
منی مین دوسرے عارض ہوتا ہے عورتون کو عارضہ اختناق رحم کا مدت تک جماع نکرنے سے پس
منزل ہوتی ہین اور لذت پاتی ہین اوس کے نکلنے سے جسطرح حاصل ہوتی ہے لذت جماع سے اور
یہ امر اوس مرض سے اون کے چھوٹ جانیکا موجب ہو جاتا ہے تیسرے اگر عورتون کے منی نہ ہوتی
تو ان کے انثیین کی پیدائش لغو ہو جاتی چوتھے تولد اعضاے اصلیہ مثل استخوان و عروق وغیرہ کا
رطوبت لزج سے کہ مراد اون کی منی سے ہے بے شک آسان تر ہوتا ہہ نسبت تولید کے خون سے
پانچوین مولود کبھی باپ کے مشابہ اور کبھی مان کے مشابہ باپ کی منی کے سبب باپ سے اور مان کی منی کے
سبب مان سے ملتا ہوا ہوتا ہے چھٹے اگر تمام اعضا کی تولید خون سے ہو تو البتہ ممکن ہے عود ایک ایک

عضو کا بعد معدوم ہو جانے اونکے اور نیز ممکن ہے ملجانا اعضاے رئیسہ کا بعد قطع ہو جانے اونکے بسبب موجود
ہونے مادہ اور فاعل کے اور شیخ نے ارسطاطالیس کی طرف سے جالینوس کی حجتون کو دلائل غیر صحیحہ سے
شفا مین رد کیا ہے جس کی نسبت شیخ کی طرف دینے سے شرم آتی ہے اس لیے اوس کے لکھنے سے
درگذر کی گئی اور نیز عدم ثبوت منی زن کی صورت مین حکما کا خلاف لازم آتا ہے کیونکہ قوت عاقدیت کو منی مرد
مین اور منعقدیت کو منی زن مین مکمل حجتون سے اونہون نے ثابت کر دیا ہے اور نیز اگر عورت کی منی معدوم
ہوتی کیونکر توافق انزالین کی شرط جملہ اطبا حمل کے واسطے اختیار کرتے کیونکہ رطوبت اور منی اور دم طمث مین
یہی فرق قرار پایا ہے کہ رطوبت بدون لذت اور بغیر دوسرے حالات انزال کے جو اپنے مقام پر لکھے گئے
جاری ہوتی ہے اور منی لذت کے ساتھ مع علامات مختصہ اپنی کے جن کا بیان انزال کے ضمن مین ہو گا خارج
ہوتی ہے اور جریان دم طمث ایام مخصوص باعث ایلام ہوتا ہے اور اگرچہ منی کو رطوبات بدنیہ سے تصور کیا جا
باشتراک اسم مشترک لکھہ سکتے ہین مگر اسم منی جب تک رطوبات بدنی نضج ثانی محل خاص خصیتین اور اوعیہ
منی مین نپایئن منی کے نام سے موسوم نہین ہوتین۔

تیسرا مقالہ

خالق ارض و سما جلت خلقتہ نے مخلوقات مین سے اجناس اور انواع اور اصناف نامتناہیہ پیدا کیئے
ہین جنکا شمار بندون کی ہمت اور وہم و خیال سے باہر ہے لیکن جو کچھہ اون مین سے تحقیق ہو سکا اوسکو
لکھتا ہون از انجملہ پیدائش خواجہ سراؤن کی تین طرح پر ہے باوامی اور سپتی اور صندلی قضیب باوامی کا
باوام کے مثل اور سپتی کا پستہ کی برابر اور صندلی سوائے سوراخ مخرج بول کے کوئی عضو نہین رکھتے
جز ذکوریت کے غلبہ کے سبب سحق کرتے ہین اور اناثیت کے سبب کہ لازمہ عدم ظہور ذکو وغیرہ کا ہے
ابونیت اختیار کرتے ہین غرضکہ جونسا جز بحسب ترکیب جس کے مزاج مین غلبہ پاتا ہے وہ ویسا ہی کا
فعل عمل مین لاتا ہے اور ڈاڑہی مونچھین جو علامت فارق ہین فریقین مین خواجہ سراؤن مین لائق ہے کہ
باوامی سے مخصوص ہون اور غیر باوامی مین اتفاقی امر ہے اور سحق ان کا عورتون کے سحق مین داخل ہے بلکہ
یہ بات بصداقت مشہور ہے کہ جن عورتون کو عورتون اور خواجہ سراؤن کے ساتھہ سحق کا مزہ پڑ جاتا ہے
وہ مرد کے کام کی نہین رہتین اور دفعیہ اس کا عورتون کے سحق مین لکہا جائیگا وقت ضرورت عمل مین لائین

اور ایک قسم بنام خنثیٰ ہے جو بسبب قلت جز و ذکوری و اناثی کے مخرج بول کے سوا عضو جا نبین نہین
رکہتا پس قسم صندلی خواجہ سراؤن کی خنثیٰ کی قسم مین داخل ہوئی اور بعض مین اعضاے فریقین ہوتے ہین
بسبب مساوی ہونے دونون مادون کے لیکن اون مین سے ایک کی قوت کو ترجیح ہے بسبب غلبہ اوسکے
مزاج کے اور علامت قوت اور اصلیت ہر ایک کی خروج بول ہے اوس مخرج سے اور ظہور حیض اور
ٹھہرنا حمل کا بر سبیل ندرت اناث مین اور خروج منی کا اور فاعلیت حمل کی اتفاقاً ذکور مین اوسکی شدت
کے مصداق ہین لہذا عضو ضعیف کو قطع کر کے تدبیر اوسکی مرہمون سے عمل مین آتی ہے کیونکہ وہ عضو نکما اور
فضول ہوتا ہے اور کبہی دونون کی قوت مساوی ہوتی ہے اس جہت سے اہل فقہ نے اوس کو خنثیٰ مشکل
سے موسوم کیا ہے اور حکایت جناب جدی قبلہ و کعبہ مرحوم و مغفور کی اسپر شاہد ہے اور ایک قوم ہے
ہند مین مخنث جو ہیجڑے کے نام سے مشہور ہے جو غلبہ مزاج اناثی اور عورتون کی سرشت پر مخلوقیت
کے سبب عضو تناسل کو کاٹکر او تدارک اوس کا مرہمون سے کر کے پیشہ ما بونیت کا اختیار کرتے ہین اور
اون مین سے ہم پیشہ لوگ جمع ہو کر ایک کو گرو قرار دیتے ہین جو اون کے آپس کے جھگڑے فیصل کرتا ہے
اور کثرت کے ساتہہ سماعت سے یہ بات صداقت کو پہونچ گئی ہے کہ قضیہ اتفاقیہ کہنے کی بہی گنجائش
نہین رہی بلکہ ضروری قرار پایا ہے کہ نئے شخص کی شراکت کے وقت بچڑی کی کڑاہی بطور نیاز کے تیار
کرتے ہین جو کوئی دلیر اور مرد اوس صحبت مین بیٹھتا ہے بالتخصیص اوسکی ساری مردانگی یکبارد ماغ سے
نکلجاتی ہے اور اون کے حالات کا شریک ہو جاتا ہے یہ امر جادو کے سوا اور کچہہ قیاس مین نہین آتا
اور ایک نئی قوم از قبیل مخنث ہے جو بلفظ زنانہ نامزد ہے اس گروہ مین اتنا غلبہ مزاج اناثی کا نہین کہ
عضو تناسل کو قطع کر کے ہیجڑون کے شریک ہو جائین ما بونیت اور رقص کا پیشہ اختیار کرتے ہین ناز اور
کرشمہ کسبیون سے زیادہ رکہتے ہین اور اکثر بسبب غلبہ مزاج ذکوری کے فاعل ہو کر صاحب توالد و تناسل
ہو جاتے ہین پس بہر حال ہر ایک کے سبب ولادت کا اظہار ضرور ہوا یہ امر دلائل طبیہ سے خوب ثابت
ہو گیا ہے کہ مزاج مرد کا گرم و خشک اور مزاج عورت کا سرد و تر ہے تو بالضرور ہر ایک کی منی شاکل
مزاج ہر ایک کے ہوتی ہے تو وقت انزالین کے وقت خالق بے نیاز کے حکم سے اگر اجتماع منیین کا بسبیل
توالد و تناسل ظہور پاتا ہے تو حرارت اور یبوست منی مرد کی منی زن کی برودت اور رطوبت کے ساتہہ ملکر
اعتدال فاعلتین و منفعلتین ظہور پکڑ کے فرزند معتدل المزاج وجود پذیر ہوتا ہے اور کمی و بیشی فاعلتین و منفعلتین

کی صورت مین مزاج مولود کا سیلان اوسی سمت ہوتا ہے مثلاً مزاج مرد کا تیس درجہ حرارت اور
بیس درجہ برودت اور پندرہ درجہ یبوست اور دس درجہ رطوبت پر اور مزاج عورت کا تیس درجہ
برودت اور بیس درجہ حرارت اور پندرہ درجہ رطوبت اور دس درجہ یبوست پر قرار دیا جاوے
اگر امتزاج منیین کے وقت مرد کی منی نے غلبہ پایا یعنی حرارت اور یبوست تو مرد پے
اصلی مزاج پر پیدا ہوگا جو تمام صفات اور خواص مردانہ رکھتا ہوگا اور اوسکی کمی بیشی کی صورت مین فرق
پڑ جاتا ہے چنانچہ اگر اس مزاج ذکوری پر مزاج اناثی کا فیضان کما ینبغی صورت باندھے تو مرد اعضائے
مردانہ اور بعض اوصاف زنانہ کے ساتھ وجود مین آئیگا لیکن ابونیت کی طرف راغب بالفرض جوانی
کے وقت حسب اتفاق اگر رغبت کرے اور فاعل ہو تو لواطہ پر نہ عورتون پر قواے جسمانی اوسکے ضعیف
ہو جائینگے کیونکہ یہ لازمہ ہے مزاج اناثی کا بعد رفع ہو جانے حرارت جوانی کے ہمیشہ ابون رہیگا اور
زمرہ مردان ابون مین نامرد ہو کر شریک زنانون اور مخنثون کا ہوگا اور نقصان فیضان مزاج اناثی کی صورت
مین طفولیت مین باوجود صحبت اس فریق کے ابونیت اختیار کریگا اور ظہور قواے حیوانی کے وقت اکثر فاعلیت
مین اور کبھی مفعولیت مین مشغول ہوگا لیکن آخر عمر مین زوال قواے بہیمی کے وقت مفعولیت کے سوا دوسرا
کام نکریگا موافق عادت کے جو اوس کی ذات مین قرار پکڑ لیے ہوے ہو لیکن قسم اول کی نسبت اکثر
شریک حالات مردانہ کا ہوگا قوی المزاج اس قسم کا کہ لازمہ قوی اشتق و قوت حرارت غریزی کا ہے
حالت طفولیت مین گرفتار مفعولیت رہکر وقت ظہور حرارت غریزی اور قواے شبابی کے فاعلیت بجز
سوا دوسرا کام نکریگا کیونکہ قوت مزاج ذکوری کی اور ظہور حرارت غریزی کا رفع کرتا ہے مزاج اناثی کو بسبب
ضعیف ہونے اوس کے اصل پیدایش مین اور اگر فیضان مزاج اناثی کا باعث نقص مزاج ذکوری کا ہو
لیکن قلیل نسبت اصل خلقت کے قسم زنانہ سے تولد ہوگا اور کثرت نقص کی صورت مین مخنث پیدا ہوگا اور
عضو تناسل کا مگر مخنثون مین شریک ہو جائیگا اور اگر باوجود عدم فیضان مزاج اناثی کے اصل خلقت مین
مزاج ذکوری مین کمی واقع ہوگی لیکن تھوڑی تو خواجہ سرا اوصاف مردانہ کے ساتھ قسم بادای یا پیشتی سے
پیدایش پائیگا بسبب قلت اور کثرت مادہ عضو ذکوری کے اور شائبہ ابونیت کا نرکھیگا بلکہ بسبب کوتاہی و نقصان
کے اگر جماع زن پر قادر نہ ہوگا ساحقہ نسوان مین گرفتار ہوگا اور اگر باوصف کمی مزاج ذکوری و نقص
مادہ ذکوری کے شائبہ مزاج اناثی کا رکھتا ہوگا تو خواجہ سرا قسم صندلی پیدا ہوگا اور اگر قسم صندلی خواجہ سرا

مین اعضا اور اوصاف مردانہ ہونگے تو خواجہ سراؤن اور اگر زنانہ تو زمرۂ خنثی مین شمار ہوگا کیونکہ
اطلاق لفظ خنثی کا اصل مین اون پر کیا گیا ہے جو نہ علامت عورتون کی رکھتے ہین نہ مردون کی بلکہ
جسقدر کمی فیضان مزاج انوثی کی ہوگی باعث کمی مفعولیت کا ہوگا اور قوت مزاج اور قوی اور
افعال کی لازمہ ہے ذکوری کا اور خلاف اس کے لازمہ مزاج اناثی کا اور کبھی قوای جسمانی قوی
ہوتے ہین لیکن بسبب ضعیفی مزاج خلقی کے کبھی مفعولیت کی طرف بھی راغب ہوتا ہے حاصل یہ کہ
جو شخص مزاج مردانہ بر اصل خلقت مین پیدائش پاتا ہے قوی القلب ہوتا ہے اور افعال مردانہ رکھتا
ہے کیونکہ حرارت اوس کے قلب مین بکثرت ہوتی ہے مانند شیر کے بخلاف عورتون کے کہ برودت
اون کے مزاج مین قوی ہوتی ہے مثل خرگوش کے اور سختی اعضا نشان غلبہ مزاج ذکوری کا ہے
لیکن قرار یافتگی مزاج اناثی کی سردی و تری پر ظاہر ہے اگر اناثی اپنے مزاج خلقی پر پیدائش
پاوے تو عورت باوصاف زنان پیدا ہوگی اور غلبۂ مزاج ذکوری کی صورت مین دختر باوضاع
زنان لیکن صفات مردانہ اعضا وغیرہ سے رکھیگی اکثر سحق کی طرف راغب ہوگی لیکن
اس کے خلاف کی صورت مین باوجود کمی مادتین کے بر سبیل تساوی مع تساوی مزاجین غلبہ
مادۂ اناثی یا مادۂ ذکوری کا یا تساوی مادتین اور غلبہ مزاج اناثی یا ذکوری کا ہو تو پہلی صورت مین خنثی کہ
مخرج بول کے سوا عضو جانبین نہین ہوتا اور دوسری صورت مین خنثی کہ عضو انوثیت باقوت رکھتا ہو اور
تیسری صورت مین خنثی باقوت عضو ذکوری اور چوتھی صورت مین خنثی مائل بمزاج اناث اور پانچوین صورت
مین خنثی مائل بمزاج ذکور اور چوتھی اور پانچوین قسم مین اگر باوجود تساوی کے کثرت مادتین کی ہو تو عضو جانبین تنہین
کا رکھین گے اور اگر نہین تو نہین اور کثرت مادۂ اناثی کے وقت لائق ہے کہ تولید رحم اور پستان کا بھی ظہور
ہو موافق قلت اور کثرت مادہ کے شدت غلبہ مزاج اناثی کے وقت مابونیت اور غلبہ مزاج ذکوری کی
حالت مین سحق کی طرف راغب ہوگا عدم عضو فریقین اور نرمی البشرہ کی علامت انوثیت کی ہے
فائدہ جلیلہ بعید نہین کہ جب قطع عضو تناسل کا پہلے بلوغ اور فیضان مزاج ذکوری سے جسکی
علامت ڈاڑھی مونچھین اور استحالہ آواز کا ساتھہ آواز مردون کے ہے عمل مین آئے تو مانع فیضان مزاج
ذکوری کا ہو بلکہ مزاج مشابہ بہ اناثیت ہو جاوے اسی وجہ سے قطع عضو قبل بلوغ سبب نہ نکلنے
ڈاڑھی وغیرہ اور عدم استحالہ صدائے ذکوری کا ہوتا ہے لیکن بعد بلوغ اور اعضا مین مزاج ذکوری

کے فیضان اور ظہور اوس کی علامتون کے ان تمام باتون کا مانع نہین ہوتا یہ حاصل ہے شیخ کے قول کا جو اوسنے کتاب حیوان الشفا مین ڈاڑہی مونچہین نہ نکلنے کے باب مین کہا ہے۔

تیسرے مقالہ کا پہلا باب

عورتون کے مزاج سرد ہونے کی علت غائی حکیمون نے کئی قسم کی قرار دی ہے اول جنین کا محتاج ہونا بجہت تکون و تغذیہ واسطے تکمیل اور بالیدگی کے بعد ولادت بسبب شیر خواری کے اور موقوف ہونا اسکا مادہ غریزیہ کے تدفن پر بدن مادرین کہ حصول اوس کا اوس کے مزاج کی سردی پر موقوف ہے کیونکہ حرارت باعث تحلیل ہے دوسرے تولید اون کے بدن کی ترقی اور سستی پر واسطے استعداد تمدید کی بنا بر قبول اس مادہ اور مخزونیت اوس کے وقت احتیاج تک ہوتی ہے تیسرے یہ کہ حصول کسل کہ لازمہ اوسکی سرد مزاجی کا ہے غلبہ پاکر اوسکو صلاحیت پرورش بچون اور لزوم مسکن اور قیام بامر اولاد اور مصالح خانہ داری کے قابل بناتا ہے۔

تیسرے مقالہ کے پہلے باب کی پہلی فصل

یاد رکہنا چاہیے کہ اس وقت کی عورتون کا اعتبار بارہ برس کی عمر سے کیا جاتا ہے پندرہ برس تک قابل موزونیت کے بحیثیت جسم اور ظہور پستان وغیرہ لوازمات سے لیکن حیا کے سبب حلاوت جماع بیخبر ہوتی ہین اور بیس برس کی عمر زمانہ عین شباب کا اور سبب حلاوت جانبین کا اور تیس برس کی عمر مین بکمال خوبی اور غنج و دلال اور کرشمہ و عشوہ و ناز مین بہری ہوئی اور لذت جماع کی طرف راغب اور شائق رہکر اپنا بناو سنگار رہاتی ہین اور کوئی محبت مرد کی بہتر جماع سے نہین جانتیو اور جلد حاملہ ہوتی ہین اور چالیس برس کی عجوزہ کے بدن کا گوشت سستی ڈہیلا ہوکر رونق اور صفائی کم ہوجاتی ہے اور اپنی آرایش کرتی ہین اور اپنے خواہان کو ڈہونڈہتی ہین اور خضوع اور فروتنی اور تملق مردون کے ساتھہ بہت کرتی ہین اور اس جہت سے شوہر کی مراعات چاہتی ہین کہ اون کو اپنے دل مین جگہہ دین اور جب اس سن سے بہی گذر جاتی ہین تو گنجایش مردون کی توجہ کی اور اون کی ہمصحبتی کی نہین رکہتین اون کی مجامعت سے ضرر کے سوا کچہہ لذت حاصل نہین ہوتی چنانچہ

پنجاہ سالہ کی مجامعت گویا قاتل مرد ہے البتہ پرورش اور اولاد اور دوسرے انتظامات دنیاوی خوب
کرتی ہین اور شصت سالگی سے انتہاے عمر تک کی عورت کے ساتھ مجامعت کے عازم پر لعنۃ اللہ
علیہ والملائکۃ والناس اجمعین بخوب ظاہر ہے کہ جسقدر اوس کا سن زیادہ ہوتا جاتا ہے شہوت اوسکی
بڑہتی جاتی ہے۔

تیسرے مقالہ کے پہلے باب کی دوسری فصل

خالق ارض وسماء نے مخلوقات مین سے ہر ایک کو خاص مزاج پر پیدا کر کے باطن مین طبیعی اور عادتی اور
نامتناہی کیفیتین عطا فرمائی ہین لیکن انسان مین طبع اور جبلی کے سوا کچہ علامتین بیرونی اعضا سے ظاہر کی
ہین جو علم قیافہ سے نامزد ہین پس حکماے سلف اور خلفاے خلف نے بجد انتہ تمام و بیل مالا کلام کوشش
اور سعی کر کے پردہ خفا کا آئینہ مدعاے چہرہ سے حتی الامکان اوٹھادیا لیکن بیشتر اکثر قیافہ مرد و زن کا اکثر
حالات مین ظاہر ہے لیکن چونکہ شاہد مدعاے مجلی خاص عورتون کے قیافہ کا اظہار چاہتا ہے اسلیئے
اس بے بضاعت نے عقل کی رہبری کے سبب تجربہ اور قیاس کی رو سے قلم کو منعطف کیا واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال کلانی تمام اعضا کی باوصف پر گوشت اور پر قوت ہونے کے سبب زیادتی جمیع قواے جسمانی
کا ہے اور جس عضو مین نسبت موزونیت جسم کے کچہ نقصان ہو اوس کے ضعف پر حکم کیا جاے اور
خلاف اس کے خلاف پیرو از بالا سبزہ رنگ لاغر اندام سریع الانزال عکس اس کا برعکس کثرت سر کے
بالون کی قوت مزاج پر اور خلاف اوس کا ضعف پر دال ہے اور صلابت چہرہ کی علاوہ آثار پواجیت کے
شہوتناک بیباک مدوری اور فربہی چہرہ کی دلیل تنگی اور فربہی اور عمیت فرج کی اور عکس اوس کا برعکس
سفیدی اور نرمی بشرہ کے کمی شہوت پر اور سرخی اوس کی کثرت شہوت پر اور سمرت زیادتی شہوت پر
نسبت سرخ کے اور تیرہ اوس کی زیادتی پر نسبت سمرت کے بلندی پیشانی کی فربہی و وسعتی پر اور گربہ چشمی شہوتناکی
پر اور سیاہ برعکس اور بزرگی مع خمار آلودگی اوس کی وسعت فرج اور خواہشناکی اور اکثر مردونکی مرغوبی
پر دال ہے اور شوخی چشم ساتھ حرکت سریعہ کے خصوصا مرد کی طرف جس قدر پائین دلیل اوس کے
بدکار ہونے کی جانین اور طول اور فربہی ناک کی طول اور فربہی رحم کی علامت ہے خلاف اس کے
خلاف کی اور نیز بلندی بینی تنگی فرج پر برعکس اس کے برعکس تنگی دہن تنگی فرج پر اور فراخی اوسکی فراخی پر

دہانہ کی خوبصورتی اوس کی خوبصورتی پر اور بدصورتی اوس کی بدصورتی پر غلظت لب کی کنار فرج کی موٹائی پر اور باریکی اوس کی باریکی پر اور اوپر کے ہونٹھ پر بالون کا ظہور باعث کثرت موے زہار کا طولانی ٹھڈی عمق فرج پر اور کوچکی اوس کی تنگی پر موٹی گردن بزرگی فرج پر دوش بزرگ پر گوشت چوڑی ہڈی کے قوای بدنی کی قوت پر پستان سخت پر گوشت اور بھری ہوئی مع باریکی کمر کے پر شہوتی اور جماع کی طرف زیادہ میل پر اور اکثر مردون کو مرغوب ہو بزرگی شکم خواہش جماع کی کثرت پر اور خلاف اس کے خلاف پر بلندی استخوان عانہ کی معہ غلظت لحم و شحم و سمین سریع الانزال اور مساحقہ نسوان کی طرف جلد رغبت کا باعث اور عکس اسکے برعکس کلانی عانہ باعتبار فربہی اور استخوان عانہ سے ناف تک مسافت جو بدن پر نسبت ہو سے زیادہ ہو عمق فرج پر نہین تو نہین سرین بلند اور فربہ بھی عمق فرج پر اور اگر برعکس ہون تو برعکس رانین اور پنڈلیان سخت اور فربہ کثیر الشبق اور برعکس اس کے برعکس پس اکثر اسو جس طرف پائین اوسی کا حکم مقدم رکھین **فائدہ** اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر دہن زن وسیع ہوگا تو فرج بھی وسیع ہوگی اور عکس بالعکس اور نیچے کا ہونٹھ چھوٹا ہو تو تنگی فرج پر اور سرخی زبان کی شدت خشکی فرج پر اور زبان مدور گویا مقطوع الراس کثرت رطوبت پر اور بزرگ چہرہ مع موٹی گردن کے باوجود صغر عجن سے بزرگی فرج پر باوصف تنگی کے اور کثرت لحم پستان و ساق و قدمین فرج کے عظیم ہونے پر بلکہ اکثر رنج جانب شوہری بلکہ بے شوہری پر دال ہے اور حمرت فم حارہ ساتھہ لمس سخت پستان کے مع طولانی مائل بزیر اور سختی عجن کے از روے نکاح خطر نہین رکھتی اور اسیطرح سرخ رنگ گربہ چشم شہوتناک اور بزرگی چشم مثل گوسالہ علمیت زن پر حکم کرتی ہے اور بزرگ دوش خورد عجن کی فرج بڑی اور بلندی چشم جانب پیشانی وسعت فرج کی دلیل اور فرج شحمی یعنے چربی سے بھری ہوئی [illegible] کی لذت نہین پاتی مگر ذکر طویل دوازدہ انگشتی سے اور فرج طویلہ چپیدہ سریعۃ الانزال اور صغیرہ کم عمق بطی الانزال ہوتی ہے۔

تیسرے مقالہ کا دوسرا باب

لیکن بسبب اختلاف موضع پستان کا تو قرینہ عقلی یہ چاہتا تھا کہ موضع اوس کا قریب رحم کے قرار پاتا تاکہ مادہ رحم حالت حمل میں بسہولت پستان تک بآسانی پہونچتا لیکن چونکہ مولود انسانی بعد ولادت کے [illegible]

قعود اور حرکت پر قادر نہین ہوتا بلکہ مستلقی رہتا ہے اور مدت کے بعد یہ حالت بہم پہونچتی ہے اسلیے
موضع پستان کا اونچا رحم سے واسطے شیر خواری کے بسبب داخل ہونے سر پستان کے وہان طفل
مین بصورت مولود مستلقی کے قرار پایا اور جسمانی موزونیت بھی بلندی پستان کے سینہ کے مقام پر
مستدعی ہوئی اور اکثر مولود غیر انسانی چوپایون کی قسم سے صعودیت اور قیامیت اور مولود انسانی کی
بہ نسبت تحرک بسرعت کے سبب اپنی مان کے تھنون سے رضاعت پر قادر ہوتے ہین لہذا مواشی کے
تھن خدا نے رحم کے قریب پیدا کیے **فائدہ عجیبہ** قادر حکیم اور عالم علیم نے پستان کو تین طرح پر
پیدا کیا ہے ایک خرد اور غلیظ الاصل جنہین ابھار کم ہوتا ہے اور اون کو چکلی پستان کہتے ہین شیر دہی کی
حالت یا مرض یا بوڑھاپے کے سبب لاغری کی حالت مین معدوم ہو کر سینہ صاف ہو جاتا ہے دوسرے
کلان جو عورت کے بدن پر موزون نہین ہوتین اور گھیا پستان کہلاتی ہین بوڑھاپے اور دودھ پلانے وغیرہ
سے نرمی کے باعث لٹک کر مردون کی نفرت کا باعث ہوتی ہین پنجاب کی عورتین اکثر اسی صفت کی ہین
تیسرے کلانی اور خوردی مین متوسط کہ باوجود غلاظت اصل ارتفاع کے غلاظت بالا بھی رکھتی ہین اونکو
انارے کہتے ہین اور بہترین اقسام مین گنی جاتی ہین بالفرض کسی سبب سے اگر اون مین کچھ خلل بھی پڑتا ہے تو بھی
اپنی اصلی حیثیت نہین چھوڑتین اور معدوم نہین ہوتین اور اکثر عورتین بسبب عدم رواج کے محرم نہین
پہنتین تو اگرچہ پستان اچھی ہون تو بھی تھوڑے دنون مین خراب ہو کر بدصورت ہو جاتی ہین اور جاننا
چاہیے کہ ہٹنی بھی چھوٹی بڑی ہوا کرتی ہے بڑی ہٹنی کو بڑی پستان سے مخصوص کیا ہے اور کبھی تیسری
قسم مین بھی پائی جاتی ہے اور چھوٹی ہٹنی خاص ہے چھوٹی پستان کو اور اکثر تیسری قسم مین اگرچہ شیر دہی
سے بڑی بھی ہو جاتی ہے اور بڑی ہٹنی زیادہ تر لائق مساس ہے بہ نسبت چھوٹی کی انتشار اگر پستان
مین چھونے کے وقت تحقق پائین علامت ہے عورت کی مستی اور اجتماع منی کی شکل نوعمر عورتون کے
مردون کے دال ہے اسپر کہ بہت دنون سے مرد کی آشنا نہین ہوئی اور اگر ہوئی تو خواہش اوس کی
رفع نہین ہوئی اور جاننا چاہیے جو تعقد کہ بلوغ کے وقت شروع جوانی مین ہوتا ہے اوس کا سبب ہے
مادہ منویہ اور طمثیہ کے کثرت کہ طبیعت اوس کو اوعیہ منی سے پستان کی طرف بر سبیل تبخیر چڑھاتی ہے
کیونکہ اون دونون کے اور اوعیہ منی کے درمیان عروق واصلہ کے ذریعے سے مشارکت ثابت ہے پس
ابخرہ متصاعدہ کا لطیف حصہ بسبب نخافت جرم پستان کے تحلیل ہو کر باقی بسبب اوس جگہ کی

برودت کے کثیف اور غلیظ اور سخت ہو کر بند ہوجاتے ہیں اور کثرت مادہ طمثی و ضعف و حرارت ندمین باعث پستانون کے عظم اور ظہور کا ہوتی ہے اور نیز ظہو اور عظم اون کا صریح دلیل ہے بحکمت حکیم مطلق کی کہ عضو حاجت کے وقت دودہ پیدا کرنے پر مستعد رہے کہ فعل الحکیم لایخلو عن الحکمتہ۔

تیسرے مقالہ کے دوسرے باب کی پہلی فصل

اور نا تجربہ کار آدمی عورت کی منی کو معدوم جانتے ہین حق یہ ہے کہ منی زنان کا وجود ضرور ہے اور کیونکہ یہ ہو کر مشاہدہ اوس کا صریح شاہد ہے کہ خروج پتلی رطوبت کا کہ مراد اوس کی منی سے ہے اور منی مرد کی بہ نسبت قلیل عین شدت لذت کے وقت اوس کے رحم سے انزال کے وقت پایا جاتا ہے اور بعد اوس کے مجامعت سے نفرت کہ انزال مرد کی ہی ہی شرط ہے ظاہر ہوتی ہے علاوہ اس کے اوس کا شاذونادر احتلام بسبب قلت منی کے اور ظہور حیوان اوس کا معاون ہے کیونکہ قوت منعقدہ اوسکی منی مین خوب ظاہر ہے اور بعض عورتون کے وعا منی مین رطوبت سفید لزج مشاہدہ کرنا جالینوس کا موئید ہے اس کا۔

تیسرے مقالہ کے دوسرے باب کی دوسری فصل باکرہ کی کیفیت مین

بکریت کی حالت مین رحم کا منہ شاخون کے احداث سے بسختی بند ہو جاتا ہے اور شاخون پر رحم کی رگون کی بناوٹ ہوتی ہے حالت مجامعت مین کہ ازالہ بکارت مراد اوس سے ہے وہ رگین اور شاخین ٹوٹ جاتی ہین اور خون جاری ہوتا ہے اور ظہور حیض کی حالت مین بسبب انفتاح مجری فم رحم کے وہ شاخین سست ہو جاتی ہین لیکن بکارت رفع نہین ہوتی اور مجری بول فم رحم سے اونچا ہے فائدہ جلیلہ خدا نے رحم کی پیدایش تین طرح پر کی ہے اول نرم اور باریک اندام اور لطیف یعنی چرٹیا د ہرن جسکو ضربات شدیدہ سے ضرر پہونچتا ہے دوسرے سخت اور کثیف اور غلیظ یعنے بھیسیا د ہرن جو بغیر ضربات قویہ کے لذت نہین پاتی۔ تیسری متوسط کثافت و لطافت وغیرہ مین یعنی بسواد ہرن لیکن انزال کے وقت ضربات قویہ کی خواہان ہوتی ہے اور اکثر رحم اصل خلقت مین قوی اور غلیظ اور کثیف ہوتی ہے لیکن کثرت مجامعت یا تولید وغیرہ سے کچھ ضعیف ہو جاتی ہے وہ بھی بسبب ضعف کے ضربات قویہ کی متحمل نہین ہوتی

اعتبار اس کا بحسب خلقت مخالف مقصود نہین کیونکہ وہ داخل مرض ہے اور نیز صلابت اور تلذذ بدن اکثر وال
ہے رحم کی صلابت اور غلظت پر اور اگر عکس ہو تو برعکس شدید الحرص اور دیر تک جماع چاہنے والی عورت
کی رحم صلب ہوتی ہے انتباہ قلیل الحرص اور دیر خواہش اور بطی الانزال مزاج کی بلغمیت پر دلالت کرتی
ہے اور صفراوی زود انزال اور شدید الحرص اور زود خواہش امر جماع مین اور دموی کمتر صفراوی سے
اور سوداوی کمتر بلغمی سے لیکن خواہش جماع مین اور وقت ترکیب دونون مادون کے جس مادہ کا غلبہ پایئن
اوسی کا حکم مقدم رکھین۔

تیسرے مقالہ کا تیسرا باب حدوث حیض اور حاملہ عورتون کے بیان مین

صاحبان بینش پر پوشیدہ نہ رہے کہ ابتدا حیض کی نو یا دس برس کی عمر سے اور اکثر عورتون کا حیض
اڑتالیس انتہا پچاس سال کی عمر مین منقطع ہو جاتا ہے اور حاملہ ہوتی ہین قیام حیض تک اور بعد پچاس
سال کی عمر سے حمل کمتر رہتا ہے اور کم سے کم مدت حمل کی چھ مہینے ہین چنانچہ مشاہدہ شیخ کا شاہد ہے
اوس کی زندگی پر اور زیادہ سے زیادہ چار سال اور حکایت شیخ کی گواہ ہے اس پر کہ ایک عورت نے
چار برس مین بچہ جنا جس کے دانت نکل آئے تھے لیکن چونکہ اول وقت حیض کا سن دہ سالگی پایہ ثبات
قرار پایا پس اس سے پہلے خروج خون کا نزف ہوا اسیطرح کم سے کم مدت اوس کے دورہ کی دو روز
اور زیادہ سے زیادہ سات روز مقرر ہوے اس سے زائد نزف ہوگا اور نیز دورہ دورہ مین سے کے درمیان یعنے جو
ایام عدم جریان کا سبب ہین اور بیس روز نسبت ماہ آئندہ سے مقرر ہوے اگر عود کرے تو نزف ہوگا اور
قلت اسپر مثلاً بعد پندرہوین دن کے بھی داخل نزف ہے اسیطرح سن پچپن کے بعد نزف مین گننا چاہیئے۔

تیسرے مقالہ کے تیسرے باب کی پہلی فصل

قول مسیحی کے موافق عورتون کے حیض کا اجرا اکثر چہاردہ سالگی سے کم اور بیست سالگی سے زیادہ ممکن نہین ہوتا
یعنی انتہا شروع جریان حیض کی بیس برس کی عمر ہے اور وقت انقطاع کا چھتیس سال اور انقطاع
کے بعد حمل منقطع ہو جاتا ہے اس سے یہ خیال نہ ہونا چاہیئے کہ یہ مادہ طمثیہ رحم مین جنین کی غذا ہوتا ہے
کیونکہ محال ہے کہ فضلہ ردیہ قابل دفع کہ طبیعت بدنیہ اوس سے کراہت کرتی ہے اور بہ سبب

ردی ہونے کے دفع کرتی ہے عورت کے بدن سے کیونکہ جنین کی غذا خیال کیا جاوے اور باوجود اسکے کہ جنین کا بدن اور مزاج لطیف ہے اور ترکیب اوس کی ضعیف اور قوی اوس کے سست اور رطوبتین اوس کی بہت ہین پس ادنی سبب اوس کی خرابی کا باعث ہوتا ہے پس کہان یہ فضلہ ردیہ موذیہ اور کہان جنین کی غذا اور یہ فضلہ مذکورہ ایام حمل مین بنابر اشتمال رحم کے نطفہ پر بعدہ جنین پر جبکہ وہ اوعیہ رحم مین ہر رگ ہو بند ہوجاتا ہے اور اوس کے احتباس مین یہ بھی فائدہ ہے کہ فضلہ مذکور اعانت کرتا ہے جنین کی نکلنے کے وقت ساتھ پہسلنے کے اور یہ بہی ظاہر ہے کہ اگر جنین اوس سے غذا حاصل کرتا تو ولادت کے وقت کثیر المقدار خون کہان سے نکلتا پس جنین کو غذا ملتی ہے بدن مادر کے افضل اور عمدہ خون سے اور ناقابل تغذیہ باقی رہجاتا ہے مع فضلہ مذکورہ کے واسطے خروج کے خارج مین ولادت کے وقت تک علامہ نے کہا ہے کہ یہ درست نہین کیونکہ مشہور ہے کہ خون حیض تین قسم پر منقسم ہوتا ہے قسم منصرف غذاے جنین کے کام آتا ہے اور قسم صالح اللبن دودہ بننے کے واسطے پستان زنان کی طرف صعود کرتا ہے اور قسم فضلہ وقت نفاس تک بند رہتا ہے بعدہ نفاس مین دفع ہوتا ہے اور میرے نزدیک علامہ کا قول بے شک ہے وقت تسلیم قول مسیحی کے کہ احتباس طمث ایام ارضاع مین جائز نہین اور ظاہر ہے کہ اکثر امر مین عورت خاص نہین کی گئی ایام ارضاع مین مگر نادر یعنی شباب اور کثرت مادہ حیض کے وقت بخلاف دوسرے اوقات کے اور یہ ہی بدیہی بات ہے کہ بند رہنا خون حیض کا مہینہ دو مہینے ایام غیر حمل مین پیدا کرتا ہے کوئی مرض امراض مین سے اور تعجب ہے کہ بند رہے خون حیض ایام حمل مین بشرطیکہ جنین کی غذا نہ ہو نو مہینے تک باوجود اس کے کہ ردی اور قابل دفع ہے اور ردی کی شان سے ہے احداث مرض اور کوئی مرض پیدا نہ کرے۔

تیسرے مقالہ کے تیسرے باب کی دوسری فصل

حکمت بالغہ الہیہ عورتون کے بدن کی حرارت کم کرنے کی مقتضی ہوئی کہ باعث ہو مادہ طمثیہ کی فنا کا تاکہ باقی رہے کل غذا سے بقیہ کہ ضرورت کے وقت جنین کی غذا ہو اوس کی پیدایش کے وقت اور وہ بقیہ جمع ہوکر مہینے مین اتنی مقدار پیدا کرتا ہے کہ دفعیہ حیض کا باعث ہوجاتا ہے چنانچہ بعض عورتون مین بسبب نقص حرارت پیدایشی کے کہ لازمہ ضعف کا ہے اور یہ سبب ہے فضلون کے تحلیل نہ ہونے کا

کا حقہ غذا پیدا ہوتی ہے پس حسب قرارداد مزاج اون کے بروقت جمع ہونے اوس کے بسبیل اجزائے
خون بواسیری وغیرہ کے امر عادی ہو جاتا ہے خوب ظاہر ہے کہ اون کی حرارت کی قلت سبب
ہوتی ہے رطوبتون کے جمع ہونے کا زیادہ تر اوس سے جسکی حاجت اون کے بدن کو واسطے تغذیہ
کے ہو اور نیز وہ بقیہ حمل کے وقت جنین کی غذا ہوتا ہے اور ولادت کے بعد خالق ارض و سما کی بڑی انتہا
حکمت سے پستان مین دودھ کے ساتھ مستحیل ہو کر ایام صغر سن مین رضاعت کے واسطے
مولود کی پرورش کا سبب ہوتا ہے علاوہ اس کے دوسرے اوقات مین اپنی زیادتی کے وقت
رگون کے راستے رحم کی طرف مائل ہو کر حیض خارج ہو جاتا ہے اور ثبوت مشارکت رحم کی شدت
کا پستان کے ساتھ پھول جانا پستان کا پہلی مرتبہ کے حیض سے سمجھا گیا ہے۔

تیسرے مقالہ کے تیسرے باب کی تیسری فصل

پیدائش توام بچونکی تعداد کا واحد بنی نوع انسانی کی نسبت الاکثریت کے اعتبار سے دو مقرر ہے اسی
بنا پر دو چھاتیان قرار پائی ہین یہی باعث ہے کہ بلیون کی ولادت آٹھہ عدد پر قرار دی گئی ہے تو کتیا کے
تھن بھی آٹھہ ہی مقرر ہوے پس جبکہ خالق بے نیاز نے انسان کی پیدائش کو ابتداے تکوین مین دو پستانون
پر قرار دیا ہے تو عقل و تقیہ سنج اسپر قائم ہوئی کہ فرزند کی تولید اپنی بقاے نوعیت کے واسطے خلقت
نوعی کے موافق ہونی چاہیے کیونکہ خلاف اوس کا نوعیت سے نکلجانے کا باعث ہے اور نیز دلائل طبیہ سے
ثابت ہے کہ جب چارون ہضم بکمال کو پہونچتے ہین تو بدن کے ہر جزو سے غذا کا جز جدا ہو کر انثیین مین آتا ہے
اور دوسرا نضج پا کر منی ہو جاتا ہے اور تولد فرزند کا دونون خصیون سے تحقیق اسی لیے نقصان عضو والدین
سے عضو مولود مین خلل آجاتا ہے اس جہت سے پیدائش اوس کی مثل خلقت والدین کے ہوتی ہے
بشرطیکہ والدین مین خلقی نقصان ہو کیونکہ معدومیت عضو کی باعتبار اصل خلقت کے اکثر مجوز ہوتی ہے
نہ عارضی خاندہ عجیبہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے خالق قدیر جل جلالہ کے حکم سے ایک حمل مین کئی بچے
پیدا ہوتے ہین جیسا کہ شیخ الرئیس نے شفا مین لکھا ہے کہ ایک عورت کے حمل واحد سے پانچ
مولود پیدا ہوے اور زندہ رہے اور دوسری عورت کی حکایت لکھی ہو کہ چار مرتبہ مین بیس لڑکے جنی اور دوسری
نے پندرہ صورتین گرائین اور ایک معتبر سے مقام جرجانیہ مین سنا گیا کہ اسقاط کیا ایک عورت نے

ایک کیسہ جسمین چھوٹی چھوٹی ستر صورتین موجود تھین اور ہمارے وطن یعنے شہر دہلی مین ایک دست
کے گھر مین تین لڑکے ایک پیٹ سے پیدا ہوے اور دوسری مرتبہ ساقط ہوا ایک کیسہ جسمین کئی صورتین
چھوٹی چھوٹی تھین۔

تیسرے مقالہ کا چوتھا باب

لاحول ولا قوۃ الا باللہ مساحقہ عورتون کا جو ہندوستان مین چپٹی کے نام سے مشہور ہے اوس کی تہ
کیفیت یہ ہے کہ جب مرد میسر نہین آتا اور نان و نفقہ سے بیفکری ہوتی ہے اور دنیاوی دہندے ہارج نہین
ہوتے اور طبیعت شہوتناک اور مزاج بیباک ہوتا ہے اور سرشتی بیحیائی کے سبب جا و بیجا امور کا
خیال اور کوئی ناصح مشفق سر پر نہین ہوتا یا شوہر نہین رکھتین یا شوہر اون کے خبر گیر نہین ہوتے بری صحبت
مین بیٹھنے کے سبب یہ امر شنیع اور فعل قبیح اختیار کرکے اور کامل مہارت حاصل کرتی ہین جسطرح مرد
عورتین نہ ملنے کے سبب یکسی اور وجہ سے لونڈے بازی اختیار کرتے ہین کیونکہ صحبت کی تاثیر ایک
بدیہی بات ہے اور جب عادت ہوجاتی ہے پھر زندگی بھر نہین چھوٹتی کیونکہ عادت نہین جاتی لیکن مرنے
کے بعد اکثر بیحیا اور بے غیرت عورتین اس صفت کے ساتھ موصوف ہوتی ہین جیسے مرد بابون بیحیا اور
بے غیرت ہوتا ہے عیب اس فعل کا رواج دنیا کے موافق ظاہر ہے کہ عورت مرد سب حرف رکھتے ہین
اور ہر ایک اوس کو انگشت نما کرتا ہے اور عورتین ایسی عورت کی صحبت مین بیٹھنے کو سخت معیوب جانتی
ہین بلکہ اپنے گھرون مین آنے جانے سے اوس کو منع کرتی ہین اور برائی اس کام کی عنداللہ بھی لواطت
سے کم نہین پس اس مین دونون جہان کی روسیاہی متصور ہے از انجملہ بعض عورتین جن کی طبیعت
کو اصل خلقت مین اس فعل کی طرف رغبت نہین ہوتی جبرًا او قہرًا اس کی جانب توجہ کرتی ہین اور جب
شوہر اون کی خبرگیری کرتی ہین اور اون کو سفارقت سے نجات ملتی ہے جسطرح ہی نے اس فعل کو چھوڑ دیتی
ہین اور جنکو اس کا مزہ پڑجاتا ہے وہ باوجود موجودگی مرد کے تسکین نہین پاتین یا بسبب کم ہوجانے
شہوت مرد کے کہ دوسری جگہ مجامعت اور بوڑھاپے کا لازمہ ہے یا پیدائشی ضعف ہو اور عورت جبلی
شہوت سے بھری ہوئی ہو یا توالد و تناسل جو باعث کی شہوت کا ہے اوس کا اتفاق نہ ہوا ہو غلبہ شہوت
اور ایسی عورتون کی صحبت میسر ہونے کے وقت یہ کام کرنے لگتی ہین غرضکہ دونون فعل یعنے

جس کام کا جب موقع پاتی ہین عمل مین لاتی ہین اور جنکی طبیعت مین اس کی رغبت گھر کر لیتی ہے وہ عمر بھر اس کو نہین چھوڑتین اور زندگی بھر کسی مرد کی صورت دیکھنا گوارا نہین کرتین اور نہ مرد کو خاطر مین لاتی ہین اور کیونکر نہ ہو کہ ایک مرد کی مردی سے اس کام کا سرانجام کسیطرح ممکن نہین جو عورتین سحق کی طرف راغب ہوتی ہین اون کی پہچان یہ ہے کہ بدن دبلا پتلا ہوتا ہے گوشت چربی وغیرہ اون کے جسم مین کم علی الخصوص فرج پر اور پیڑو اور ران کا اورون کی بہ نسبت زیادہ زیادہ ابھرا ہوا اور جوش حد کی رکھتی ہین اور جلد عورتون پر فریفتہ ہو جاتی ہین اور تا زیست مردون کو نہین چاہتین اور اس فعل کی دو قسمین مقرر کی ہین پہلی قسم یہ ہے کہ ایک آلہ بناتی ہین یعنے پیسے خصوصًا انگریزی یعنی ڈبل جو بہت صفا اور اس فعل کے لایق ہوتے ہین تھیلی مین بھر کر موافق گنجایش فرج کے تیار کرتی ہین اور اوس پر مخمل کا غلاف جو دبیز اور نہایت نرم کپڑا ہوتا ہے چڑھاتی ہین اور اوس کی جڑ مین ایک موٹی ستلی قایم کر کے سحق کے وقت جو مرد کے قایم مقام بنتی ہے اوس آلہ کو اپنے استخوان عانہ پر رکھکے اپنی کمر اور سرین پر مضبوط باندھتی ہے اور بہدانہ اور اسپغول وغیرہ کے لعاب سے آلودہ اور نرم کر کے دخول کرتی ہے اور مرد کی طرح حرکت مین آکر عورت کو منزل کراتی ہے اور اکثر اوپر والی عورت مرد کا بھیس بدلتی ہے تاکہ نیچے کی عورت کو اس فعل کی رغبت ہو کیونکہ وہ مردون کی اشکال و اوضاع سے مانوس ہے چنانچہ بعض پگڑی باندھتی ہین اور بعض مصنوعی ڈاڑھی لگا لیتی ہین ابتدا مین اور جب عورت کے دل مین اس فعل کی لذت جگہہ پکڑ لیتی ہے تو اس ہیئت کو ترک کر دیتی ہے دوسری قسم یہ ہے کہ بغیر آلہ مذکور کے عورت عورت کے اوپر آ کر اوس کے استخوان عانہ کو اپنے استخوان عانہ سے آہستہ آہستہ رگڑتی ہے جب تک طبیعت چاہتی ہے علی الخصوص عصبہ پیشابگاہ کو اور فرط لذت سے بیتاب ہو کر منزل ہو جاتی ہین اور مشہور ہے کہ فرط لذت سے دونون کی رحم باہر نکل آتی ہین اور باہم گھسے کھاتی ہین اور انزال کرتی ہین لیکن یہ بات قیاس سے بعید ہے اگر ہو بھی تو ایک امر اتفاقی ہے کیونکہ رحم پیشابگاہ نزدیک ناف کے رباطات اور پردون سے مربوط ہے اور نکل آنا اوسکا اتنے فاصلہ سے بغیر اصل سے جدا ہوے ممکن نہین پس یہ امر کسی طرح صورت پذیر نہین ہو سکتا بلکہ اور کثرت مجامعت و توالد و تناسل کے سبب جو ضعف عارض ہو جاتا ہے اوس کے سبب جو لٹک کر بیٹھنے کے وقت محسوس ہوتی ہے قادح مقصود نہین کیونکہ احشا وغیرہ کے بوجھ سے مزاحمت

پاکر نیچے کیجانب جھکجاتی ہے یا فقط فراحت جبکہ اسباب استرخا نہون اور اگر اتفاق سے کوئی
عورت ایسی ہی ہو کہ اصل خلقت مین اوسکے رباطات اور پردے مسترخی اور نہر وسریع الحرکت
پیدا ہوے ہون اور کثرت ضعف اور توالد وتناسل وغیرہ اوسکی معاون تو البتہ ممکن ہے
کہ باہر کیجانب میل کرے لیکن دوسری عورت بھی ایسی ملنی دشوار اور وہ بھی ایسی کہ ایسے
تو ہرگز دونون مین عمر بھر جدائی ممکن نہین اور اونکی نسبت جو کچھ بھی کہا جاے بجاہے کیونکہ
مرد سے یہ بات کسی طرح انجام نہین پاسکتی بلکہ ایسی عورت کے دل سے مرد کی خواہش بالکل
نکلجاتی ہے اور کبھی اوسکی صورت نہین دیکھتی مجامعت کا تو ذکر ہی کیا ہے اور بالفرض کوئی
اتفاقی وجہ مجامعت کی ہو بھی جاے تو نہایت متنفر ہوتی ہے اور آئندہ اوسکی مجامعت پر راضی
نہین ہوتی کیونکہ مرد کو یہ طاقت کہان کہ بہت دیر تک عورت کی طرح ٹھہار ہے اور وہ سلیقہ کہان
کہ اوسکے مانند واقف کار ہو غرضکہ تیسری قسم کی عورتین باوجود کوشش اور سلیقہ شعاری مرد کی
مشکل ہے کہ اس فعل کو ترک کرین اگر ایسی عورتین حسب اتفاق کسی مرد کے جال مین پھنس جائین
اور مرد اونکو مانوس کرنا اور یہ فعل اون سے چھوڑانا چاہے تو اول چاہئے کہ چکنی چپڑی باتین اور
دروغ گوئی سے کہ اصل ہے اس کام کی اون کو اس فعل پر راضی کرے جیسے بھی ممکن ہو کیونکہ عورتین
ناقص العقل ہونے کے سبب چرب زبانی اور دروغ گوئی سے جلد فریفتہ ہو جاتی ہین بلکہ لوگون کا بیان
ہے کہ ساتھہ عورت اول سے عورت کی سحق کی خوبیان ظاہر اور اسکی لذت مرد کے جماع مین ظاہر کرکے
طرح طرح کی چرب زبانیون سے سحق پر راضی کرکے دام بلا مین گرفتار کرتی ہے اور پیشانگاہ وغیرہ
کے نمائش سے جو عورت کو مرغوب ہوتا ہے اوسکو شہوتناک کرکے اس فعل کی رغبت دلاتی ہے بعد کو
حرکات عمل مین لاتی ہے پس واقف کارون نے جو تدبیر اوسکے دفعیہ کی مقرر کی ہے اوس مین سے
دو آسن لکھتا ہون اور قیاس اوسپر شاہد ہے پہلا آسن یہ ہے کہ عورت کو اوسکے مرغوب مسامون سے
شہوتناک کرکے بالاے زمین بستر نرم پر پورا لٹاکے دونون پاؤن اوسکے ملاوے اور مرد اوسپر مرد
اسپ کے سوار ہو پھر قضیب کو فرج مین داخل کرکے اور اپنے پاؤن کو عورت کے پاؤن کی برابر پھیلا کر
اس طرح حرکت کرے کہ پیڑو کی ہڈی عورت کی پیڑو کی ہڈی سے رگڑتی جاے اور نیز سرور کرے
رحم کو معلوم کرنا ہے لیکن یہ بات ذکر طویل بغیر نہین ہو سکتی اور سرین کے تلے تکیہ رکھنے سے مطلب حاصل

ہوسکتا ہے اور باقی مراتب جماع کے جو تفصیل بیان کئے جائینگے اون سب کا لحاظ رکھے دوسرا آسن یہ ہے
کہ عورت کو شہوتناک کرنے کے بعد زمین پر نرم گدیلے بچھا کے عورت کو لٹائے اور سرین زن کے نیچے نرم تکیہ
رکھے تاکہ اوسکا استخوان عانہ بلند ہو جاے اسی طرح پھر دونون پاؤن اوسکے اوٹھا کے اپنے زانون پر رکھ کے دخول
کرے اور سر حشفہ سے رحم زن کو ٹٹول کر خیال مین رکھے اور اپنے استخوان عانہ کو عورت کے استخوان عانہ کے
نیچے یعنی پیشابگاہ پر رکھکر اس طور سے حرکت کرے کہ فرج زن کا لحم و شحم وغیرہ استخوان عانہ کی جانب رگڑ کہاکے
مائل ہو پھر اوسکے استخوان عانہ کو نرمی کے ساتھہ سہلاے اور غور کرے کہ کس قدر بیتاب ہوتی ہے غرضکہ قضیب
قائن فرج زن سے اور دونون استخوان عانہ باہم سودہ ہون جسقدر اسمین دیر ہوگی اوسیقدر معشوقہ کا تعشق
بڑہیگا اور اگر مرد ایسا کر سکیگا تو معشوقہ بہی مساحقہ کی نسبت زیادہ دیر تک نہ ٹھیر سکیگی اور مرد سریع الانزال جو
دوائین اس باب مین لکھی گئی ہین اونکا استعمال کرکے اس فعل کا عامل ہو تاکہ سرعت انزال سے بیخوف ہو کر
اس کام کو خوبی اور دلجمعی کے ساتھہ انجام دے اور بیہ بسینہ اور شکم بشکم ہونے مین درستی اس کام کی دشوار ہے
لیکن اگر ایک موٹا تکیہ عورت کے سرین کے تلے ایسی طرح رکھے کہ پشت مین خم پڑجاے نہ اتنا بلند کہ عورت
کو ایذا پہونچے اور اپنے بدن کا بوجہ عورت کے استخوان عانہ پر آہستہ رکھکر رگڑے البتہ اس صورت مین سینہ بسینہ
شکم بشکم خاطرخواہ طور پر مع حصول لذت کے ممکن ہے اور حرکت شدید جاہلانہ موجب سرعت انزال مرد
اور عورت کی تکلیف اور اوسکے استخوان عانہ کے درد کا ہے جو اوسکے تنفر اور بیمزگی کا باعث ہے سخت حرکت
سے مدعا حاصل نہین ہوتا اور عورت بہی ناراض ہوتی ہے غرضکہ ہر حال مین اپنی لذت کا خیال بالاے
طاق رکھکر بہمہ جہت عورت کی افزونی لذت و انزال کا لحاظ رکھے اور دیکھتا رہے اوسکے حال کو یعنی جس
جس حرکت سے اوسکی ناخوشی پائی جاوے اور چین بجبین ہو اوس سے باز رہے بلکہ جس طرح اوسکی
خوشی ہو عمل کرے حاصل یہہ ہے کہ جسقدر کوشش اور سعی ہوشیاری کے ساتھہ کریگا اچھا نتیجہ نکلیگا اور اس
لاعلاج مرض کا جسکو ابتدا سے اب تک سب لاعلاج کہتے آئے مین علاج کر سکیگا اور ہم چشمون مین
سرخرو ہوگا اور عورتین اوسکی مداح ہونگی کہ یہی عیاشی کا عمدہ ثمرہ ہے اس جہت سے مین نے
اوقات عزیز کو ان بعضی ہزلیات مین ضایع اور رائگان کرکے کی ہے تحقیقت ظاہر کی تاکہ شایقین
اس کام مین عاری اور عورتین مورد طعن نہون اور مردی پر حرف نہ آئے کیونکہ جہت
مردانگی اسکی مقتضی ہے کہ اشکال کو چہوڑ عورتون کی زبان درازی اور طعنے اپنے حق مین گوارا کرے

اور جو بات اون سے نہ کہی ہو اوسکو اپنے سر دہرے بقول کسی شاعر کے ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود۔ خوب ظاہر ہے کہ یہ امر بوجہ احسن انجام پائیگا تو طرف ثانی کو بھی مساحقہ
کی طرف رغبت ہوگی لیکن مرد کا سلیقہ شرط ہے۔

تیسرے مقالہ کے چوتھے باب کی پہلی فصل

مجامعت کے چار طریقے ہیں پہلا طریقہ بعض تجربہ کاروں کا قول ہے کہ فرج زن کی رطوبت
کا وجود بغیر لذت کے ممکن نہیں اگر محبوبہ کو اسکا مرض لاحق نہو اور بعض اسکے برخلاف ہیں پہلے قول
کا یہ ثبوت دیا گیا ہے کہ جب تک عورت کو مساس بغلان شہوت انگیز وغیرہ سے جو عورت کو مرغوب
ہون لذت حاصل نہو اوسکی فرج میں رطوبت ظاہر نہیں ہوتی پس رطوبت کا مدار لذت
پر ہوا اور لذت عورت کی موقوف ہے اوسکی رغبت پر یعنی اگر عورت اوس مرد کی طرف
راغب نہو تو اوسکے جماع میں اور اوسکی فرج میں رطوبت ظاہر نہیں ہوتی اور جماع میں تندہی نکرنے
کی حالت میں آسن گرا کر لیتی ہے جس سے قضیب پورا دخول نہیں پاتا اور مرد کو ذوق اور مزہ جیسا چاہیئے
حاصل نہیں ہوتا بلکہ تنفر ہوتا ہے اور انزال عورت کا ایک امر اہم ہے بلکہ باوجود اپنی خواہش کے بھی کبھی کبھی
منزل ہوتی ہے مرد کی کوشش تو کچھ شمار میں نہیں پس اگر عورت پر شہوت اور اوس مرد سے مانوس یعنی
مدت دراز سے اوسکی آشنا ہے اور مرد بھی ہوشیار اور اوسکے حالت مزاج سے خبردار رہے
باوجود ان سب باتون کے اول مرغوب مساسون سے عورت کو شہوتناک کرے پھر جماع میں مشغول ہو
اوس میں بھی اوسکی ہیات جماعیہ ملحوظ رکھکر اپنا درمیان اور طرف بنائے بہتر یہ ہے کہ رحم کو ٹٹولے
اور معلوم ہو جائے کہ بوقت حشفہ سے اوسکے دہان کو رگڑنے میں مشغول رہے غرضکہ اپنی طبیعت کو امور
مذکورۂ بالا کے خیال میں اپنی لذت سے بیکسو رکھکر عورت کے مزہ کی خواہش میں مشغول رہے جب
جانے کہ عورت کا انزال قریب ہے اوسوقت اوسکے ساتھ منزل ہو اور اکثر لوگون کو اگرچہ جماع پلنگ
پر مرغوب ہے لیکن میری دانست میں زمین پر روئی کے گدیلے بچھا کر بہت مناسب ہے کیونکہ
منی ذکر کے دہن رحم سے جلد ملجاتا ہے علاوہ اسکے اور بہت سے فائدے ہیں جو اس کام کے شائقین پر پوشیدہ
نہیں اور لذت غیر عورت کے جماع میں حاصل نہیں ہوتی پس اگر لذت کا شوق اور معشوقہ کے رام کرنے کا

خیال ہو جو نتیجہ ہے اس کام کا تو دو تین مہینے کی صحبت بغیر جس سے اوسکے مزاج اور جماع اور باقی اوضاع
واطوار پر واقفیت حاصل ہوجائے کسی طرح مدعا حاصل نہین ہوسکتا اور عورت کا بھی شوق اور خواہش
اس کام کی ہو البتہ اوسوقت پوری حلاوت حاصل ہوتی ہے اور اگرچہ اس فعل کے شایقین نے مرد و
زن کی لذت بامور مختلف سمجھہ رکھی ہے لیکن یہ درست معلوم نہین ہوتا میری عقل ناقص مین لذت
طرفین فقط طول ذکر اور عمق فرج کی مساوات پر منحصر ہے مثلا طول ذکر تو انگل کا اور عمق فرج بھی اوسیقدر
ہو تو مانوسیت اور دوستی اور اشتیاق فریقین مین جیسا کہ چاہئے ممکن نہوگا اور خواہش جمع مین بھی دونون
برابر ہون بلکہ مرد بہ نسبت عورت کے زیادہ پر شہوت ہو تا کہ خواہش معشوقہ کیوقت دیر اور تامل نہو اور نیز بسبب
کثرت خواہش کے معشوقہ کو خمار شہوت آمیز اور سا سماے مرغوب کے عورت کی طبیعت کو ہمیشہ اپنی طرف
راغب رکھیگا دوسری طرف طبیعت اوسکی مائل نہوگی کیونکہ لذت محبوب کی طبیعت کے میلان کا باعث
دونون کے اشتیاق کا سبب ہوتی ہے اور پورا یقین ہے کہ جو شخص مشاق اور اس فعل کا فاعل بلحاظ امور مذکور
ہوگا تو جو عورت اوسکی دام مین پھنسیگی زندگی بھر علٰحدہ گی اور جدائی دونون مین ممکن نہوگی خوبی اور مردانگی
مرد کی یہی ہے اور عاشقون کے تعشق سے یہی مراد ہے لیکن اس بات کا لحاظ رہے کہ انزال کو عورت کے
انزال پر موقوف رکھے ورنہ اگر فاعل مفعولہ کی جھوٹی باتین یا دوسرے امور کے یقین یا پیروی سے طرف ثانی
کو منزل کئے بغیر منزل ہوجانا اختیار کریگا تو ظاہر ہے کہ تھوڑے دنون مین بسبب کثرت مجامعت کے کہ وہ
سبب اوسکی منی کی قلت کا ہے اور قلت منی سبب شہوت کمی کا باعث تنفر معشوقہ کا تو اس صورت مین کچھہ
دنون تو دونون کی بسر ہوجائیگی لیکن انجام کار جدائی اور ہمیشہ پشیمون مین ندامت ہوگی کیونکہ ہوشیار تجربہ کارون
پر مخفی نہین کہ اگر عورت مرد کے ساتھہ منزل نہین ہوتی اوسکے تن کی آگ نہین بجھتی اور اوس مرد کی عورت
سے نفرت کرتی ہے اور مرد بعد انزال کے احاطہ مردی سے خارج ہوکر کسی کام کا نہین رہتا خلاصہ یہ کہ ان
مزخرفات سے ثابت ہوا کہ جب تک عورت منزل نہین ہوتی اوسکا دل خوش نہین ہوتا اور مرد عاقل
کو جو اس فعل کا فاعل ہو لازم ہے کہ جہان تک ممکن ہو مشاقی خواہ تملق اور خوشامد سے کوشش اور
بالا کلام کرکے اوسکو منزل کرے تیما مین فاعل و مفعول کے مردکی کارآزمودگی عورت پر غالب چاہیئے
کیونکہ جب تک مرد اس کام مین ہوشیار اور مشاق نہوگا ہرگز کام نہ بنیگا اور اس کام کے بعض ناآزمودہ
لوگ جو اس کی لیاقت اور فہم سے بے بہرہ مین اور جماع مین بہر وزرہ انزال زن پر متفق اور مسیرین اونکے

قول کو لغو جاننا چاہئیے کیونکہ اگر عورت ہر ور منزل ہو تو زندہ نر ہے لیکن ہفتہ مین دو تین مرتبہ مرد کامل اور عیار
اور واقف کار سے البتہ ممکن ہے اگر یہ بات مین دو تین مہینے متواتر واقع ہو تو نورانیت اور اشرافیت
اور حوصلہ و ارادہ عورت کا کہ زندگی عورت کی اوسی سے مراد ہے سب برباد ہو جاے اور اکثر اہل تجربہ
کے نزدیک رحم عورت کی مطلقا بائین جانب کو مائل ہوتی ہے اور بعضے اسکے مخالف ہین لیکن حق یہ ہے
کہ رحم مقابل سوراخ فرج زن کے ہوتی ہے خلقۃً اور اگر کثرت مجامعت سے منہ اوسکا شست ہو کر کسی طرف
کو جھک جاے اوسکا اعتبار نہین اصل خلقت کے اعتبار سے مرض ہے بشرطیکہ آفرینش اوسکی مقابل
فرج کے ہوئی ہو اور اسی جہت سے اکثر شائقات جماع کو بسبب ضعف اور کسی جانب اوسکے میلان کے
حمل نہین رہتا کیونکہ اگر دہن اوسکا مقابل ہو تو ممکن ہے کہ منی فم رحم مین داخل ہو اور توالد و تناسل ہو بعض عورت
بگڑے اور کبھی دہنی یا بائین جانب کو پیدائشی میل ہوتا ہے اس صورت مین عورت پیدائشی مرض کی مریض
ہے عارضی نہین اور جماع کے وقت مرد کے دہنی تتنے کا چلنا اور عورت کا بالعکس باعث مرد کے غلبہ
کا ہوتا ہے عورت پر اور اگر عکس ہو تو برعکس دوسرا طریقہ جاننا چاہیے کہ جب تک عورت بہت
شہوتناک نہو جماع مین تندہی نہین کرتی ایسے وقت مین اوس سے مجامعت کرنا اوسکو ستانا اور ناراض
کرنا اور اپنی منی کو مفت کھونا اور ضعیف کرنا ہے پھر لذت کمان اور مستی عورت مین مساسون پر منحصر ہے
ایک یہ کہ اوس کے سر پستان یعنی بھٹنی کو دو انگلیون سے پکڑ کر آہستہ آہستہ ملے تا کہ سخت ہو جا
کیونکہ اوسکی نرمی عورت کے عدم شہوت پر دال ہے دوسرے یہ کہ نیچے کا ہونٹھ اور زبان چوسے تیسرے
یہ کہ عورت کے پیشابگاہ سے اوپر ایک عصبہ ہے اوسکے مساس سے جلد مست ہو جاتی ہے کہ وہ
کثیر الاعصاب قلیل اللحم ہے لیکن چاہیے کہ مساس کے وقت عورت کی بیقراری کا نگران رہے
جسقدر بیقراری ہوگی مست ہو کر جلد منزل ہو جائیگی اور جماع سے پہلے عورت سے کہے کہ پیشاب
کر کے آبدست لیکے آئے کیونکہ آبدست سے فرج کی رطوبتین جو باعث استرخا اور لذت مین دیر کا موجب
ہین دور ہو کر فرج تنگ ہو جاتی ہے اور پیشاب کرنے سے عورت لذت بہی بہت پاتی ہے اور جلد
منزل ہو جاتی ہے برخلاف مردون کے کہ بول سے اون کی شہوت زیادہ ہوتی ہے اور زیادتی
شہوت سے انزال جائد حال نہین ہوتا کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جسقدر شہوت کم ہوتی ہے انزال
جلد ہوتا ہے اور مرد ت عورت کے جماع سے تین چار گھڑے کے بعد اپنے بول سے اپنا اندام دھوئے

تاکہ آتشک یا اسکے مثل کوئی اور خلل پیدا نہو اور جماع کے بعد فوراً پیشاب کرنا کمی شہوت اور زردی رنگ
کا باعث ہے اور اگر عورت جلد پیشاب کرے تو سبب عدم حمل اور اوسکے ضعف اور زردی رنگ کا ہے
پس فاعل و مفعول کو لازم ہے کہ تین چار گھڑی کے بعد پیشاب کرین اور ظاہر ہے کہ مفعولہ ہتھنی کے مساس
اور زبان و لب چوسنے سے جلد خواہان جماع ہوتی ہے پس اس فعل کے فاعل کو لازم بلکہ واجب ہے
کہ جماع سے پہلے ان حرکتون کا لحاظ رکھکر جماع کے وقت حشفہ سے رحم معشوقہ کو تلاش کرکے
آہستہ آہستہ رگڑے اور حرکت کرے غرضکہ سر ذکر کو طرف ثانی کی خواہش کے بقدر داخل رحم کرتا رہے
اور اوسکی پیشابگاہ کا مساس بلحوظ خاطر رکھکر ہوشیاری اور ہوشیاری کے ساتھہ منزل کرائے اور اگر اس باب
مین ہوشیاری اور خبرداری سے کام نہ لیگا رحم کے پانے اور پیشابگاہ کے مساس سے بھی اوسکا منزل ہونا
غیر ممکن ہے ہان لذت سے بیتاب کر سکتا ہے اور نادان مرد جب فرط لذت سے عورت کی رطوبت ظاہر
ہوتی ہے تو جانتا ہے کہ مین نے منزل کرا دیا یہ محض غلط فہمی ہے کیونکہ عورت کو مرد ہوشیار ہی نہایت
محنت سے منزل کراتا ہے اور رحم کا پانا بھی ہر ایک کا کام نہین ہوشیار مرد پہچان سکتا ہے کیونکہ وضع
طبعی اوسکے محاذی فرج کے ہے غایت یہ ہے کہ اوپر یا نیچے کی جانب مائل ہوگی اور اگر کسی سبب سے
بائین جانب پائی جاتی ہے اور کبھی دہنی جانب پس جو شخص اوسکے پانے کا سلیقہ نرکھتا ہو چاہئے کہ پہلے
فرج کے محاذی ڈہونڈے اگر وہان نہ پائے تو بائین طرف تلاش کرے اس طور سے کہ حرکت کے وقت
اپنے جسم کو عورت کے دہنی طرف کرکے حرکت کرے اس حالت مین سر ذکر کو عورت کے بائین جانب
ہو جاتا ہے اور اگر وہان بھی نہ ملے تو دہنی جانب تجسس کرے غرض کہ اس ترکیب سے رحم کا پایا جانا
ممکن ہے اور اگر پہلے انگلی سے معلوم کرلے تو ان تکلفات کی بھی حاجت نہو لیکن جبتک عورت
ہمراز اور بے تکلف نہو جاے اس حرکت پر راضی نہین ہوتی اور کبھی کوتاہی ذکر کے سبب رحم کا پایا جانا
ممکن نہین ہوتا اوسکے واسطے تدبیر اور دوائین لکھی جائینگی حاصل کلام یہ کہ دریافت رحم اور دیگر مراتب
مذکورۂ بالا بہی مگر عورت نچاہے تو کسی طرح کوئی مرد اوسکو منزل نہین کرا سکتا پس جس طرح ممکن ہو
دلدہی اور دلجوئی سے اوسکا دل ہاتھہ مین لے تاکہ لذت اور عشرت کا باعث ہو اور اکثر ہوتا ہے کہ عین
مجامعت مین بیتابی کے وقت خود کہتی ہے کہ ذرا ٹھہر جاؤ مرد اوسکے کہنے سے دہوکا کہاکے حرکت
سے ٹہر جاتا ہے اور عورت منزل نہین ہوتی کیونکہ جب اوسکا انزال نزدیک ہوتا ہے تو دم لینے کو کہتی ہے

او سوقت لازم ہے کہ اوسکے کہنے پر عمل نکرے اپنا کام کیئے جاے اور ہمہ تن عورت کے انزال مین مصروف رہے
تیسرا طریقہ جب مرد چاہے کہ عورت سے نزدیکی کرے اوّل سر آلت کو آہستہ آہستہ اندام نہانی عورت
پر پہیرے تاکہ نعوظ یعنی سختی کامل حاصل ہو اور عورت بیقرار ہو جاے پہر سر آلت کو ایک دو انگل آہستہ آہستہ
داخل کرے اور نکالے تاکہ زیادہ بیقرار ہو بعد اسکے پورا دخول کرکے جنبش مین مشغول ہو تاکہ اوسکی بیقراری
اور زیادہ ہو یہ عمل بہی آدہی اندری مجری ہے جب جانے کہ ابکی حرکت مین انزال ہو جائیگا تو حرکت
سے باز رہے اور چار مرتبہ سانس زور سے اوپر کیجانب کہینچے اور عورت سے علیحدہ ہو کر اپنے عضو کو رومال
سے پونچہے اور نیچے کا ہونٹہ اور زبان چوسے اور پستان کا مساس کرے پہر مکرر دخول کرکے حرکت مین مشغول
ہو جب جانے کہ پہر انزال کا وقت قریب آگیا فوراً عورت سے جدا ہو کر رومال سے بدن پاک کرے
اور سانس اوپر کو کہینچے اور مساس سر پستان اور ہونٹہ اور زبان چوسنے مین مشغول ہو تاکہ خیال انزال
جاتا رہے اور عورت کی لذت برقرار رہے اس تدبیر سے جب تک چاہے ٹہہر سکتا ہے اور ظاہر مین
مجامعت نہایت شوق اور رغبت سے کرے لیکن باطن مین خیال اور طرف ہٹائے رہے اور اپنے
جسم کو کرخت نکرے یعنی ہاتہہ پاؤن وغیرہ تمام بدن کو ملائم رکہے تاکہ جلد انزال نہو اور اگرچہ علمائے یونان
نے کئی طرحکے آسن لکہے ہین لیکن سب مین تکلف اور تکلف مین آسایش اور مزہ کہان پس جو آسن
جہان مین مروج ہے وہی بہتر ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ عورت نرم بستر پر لیٹے اور پاؤن اپنے مرد
کے زانون پر رکہدے اور مرد اوکڑون بیٹہکر جماع مین مشغول ہو اور بعض صاحبان تجربہ کا اسپر عمل ہے
کہ مرد نرم بستر پر پاؤن پہیلا کے لیٹے اور عورت بالائے مرد آکر جماع مین مشغول ہو اور اس مین یہ خوبی بیان کی ہے
کہ اکثر اختیارات جماع کی عورت کے ہاتہہ مین رہتی ہین جسقدر آلت چاہتی ہے داخل کرلیتی ہے اور حرکت اپنی
خاطر خواہ کرتی ہے لیکن یہ ترکیب بغیر مشتاق اور پرشہوت عورت کے نہین ہو سکتی اور یونانیون نے اس طریقے
کو خراب جانا ہے اور کہتے ہین کہ اس صورت مین رحم کی رطوبت مرد کے سوراخ بول مین داخل ہو کر مرض
ہے جو مرض سوزاک وغیرہ باعث ہے چوتہا طریقہ جسدن جماع کا ارادہ ہو چاہیئے کہ غذا کم کہاوے
اور جماع مین مشغول ہو کر ایک سے سو تک شمار کرے ٹہہر جاے تاکہ منی اپنی جگہہ قرار پکڑے اور مرد آسودہ
ہو اور پہر شمار کرے اور پہر ٹہہر جاے اسی طرح جب تک عورت انزال پونہچے عمل کیے جاے پہر جب دیکہے
کہ منزل ہوتی ہے تو خود بہی ساتہہ انزال کرے لیکن عورت کے دم مین نہ آئے کہ اکثر عورتین مرد کو دہوکا

دیتی ہین جب فارغ ہو تو فوراً اٹھائی کہائے تاکہ نقصان اور ضعف انزال سے محفوظ رہے اور جلد جماع پر قادر ہو اور پہر جماع کرے اور رومال لیکر بے انزال علیحدہ ہو جائے اور اس مرتبہ ہرگز منزل نہو پہر ہو رہے ان دونون جماعون کے درمیان ہرگز نہ سوے کہ امساک کو باطل کرتا ہے دس روز تک یہی عمل کئے جائے یہ ایک عجیب عمل امساک کا ہے جب عادت ہو جائیگی تو دو دو تین تین روز تک منزل نہوگا اگرچہ عورت انزال کرنا چاہے۔ **فائدہ**۔ حکماے ہند نے مقرر کیا ہے کہ جماع کیوقت دخول و خروج انزال کے وقت تک شمار کرے دوسرے دن بقدر نصف کے دخول خروج کرکے بغیر انزال کے اوٹھ کہڑا ہو اور تیسرے دن نصف سے ایک زیادہ کرکے بے انزال علیحدہ ہو جائے اسی طرح ایک ایک نوبت بڑہاتا جائے چالیس روز مین کامل ہوتا ہے۔

چوتھا مقالہ

جانو اور آگاہ رہو کہ اس زمانہ مین اکثر ضعف باہ اس طرح لاحق ہوتا ہے کہ کثرت مجامعت کے وقت خلاف مقتضاے مزاج اور اس کام کی اجازت اور ممانعت کا خیال نہ کرنے کے سبب سستی باہ مین پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سستی باہ کے ضرورت وقت کے سبب اور بغیر خواہش بہیمی کے اسکا استعمال ضرور ہوتا ہے اس جہت سے تکلیف مساس کو قدرت فعل جماع کا وسیلہ سمجھکر انسان اس کارروائی کا عادی ہو جاتا ہے جب تہوڑے دنون مین مانوسیت طبیعت اور ایک عادی امر ہو جانے کے سبب اس سے بھی حاجت برآری نہین ہوتی تو اور باتین بیحیائی کی اختیار کرکے اور کچھ دنون کام چلاتا ہے آخرکار رفتہ رفتہ ضعف کی ترقی کے سبب خصوصاً ہوس کے مارے بغیر خواہش اور شدت قواے شہوانی طبیعی کے مساس وغیرہ امورات کے تکلف سے طبیعت پر جبر کے باعث بمصداق اس قول کے کہ مصرع ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد تمام خواہشین نفسی و طبعی جو بعین باہ مین طے کرکے بالکل مجامعت کے کام کا نہین رہتا ناچار مقوی باہ دواؤنکی تلاش اور اطباے وقت کی طرف رجوع کرتا ہے جو بسبب بے علمی یا اوسکی تدبیر پر قادر نہونے کے جسکا باعث ناواقفی اس فن سے ہے ضعف باہ کا سبب واقعی تحقیق کئے بغیر بہت سے اچھے برے نسخے استعمال کراتے ہین جنمین سے ہر ایک کسی خاص سبب سے خصوصیت رکہتا ہے

فی الحقیقت اگرچہ نسخہ مجرب ہو لیکن موقع اور محل کی مناسبت کے بغیر مریض کو فائدہ نہین دیتا اس لئے
فن طب مقوی باہ نسخے نہونے کے ساتھہ بدنام ہے ورنہ خداے کریم کارساز کے فضل سے فن طب
ایسے امور کی تدبیر مین اگر تقدیر معاون ہو تو تمام امورات بدنی و نفسی و طبعی سے عاری نہین ہے یہی باعث
ہے کہ جن امراض کا دفعیہ غیر ممکن ہے تدبیر صائب اور معاونت تقدیر سے ایسے ناقص ہو گئے ہین کہ جنکا نشان
تک نہین رہا لیکن موت حیات خدا کے ہاتھہ ہے کسی کو دم مارنے کی جگہہ نہین مگر اس زمانہ مین ضعف باہ
کا باعث مجامعت کی کثرت قرار پائی ہے اس لئے ہین اوسکے معالجہ کی تدبیر مین مشغول ہوا اور باقی اسباب
ضعف باہ کی جنکو طبیبان شائق نے شرح قلمبند کیا ہے چھوڑ دئے کہ لاطائل طول کا باعث ہے

چوتھے مقالہ کا پہلا باب

پس جاننا چاہیئے کہ ضعف باہ کے اسباب کثرت جماع یا قلت ریح یا دم یا ریح کی صورت مین واقع
ہوتے ہین لیکن قلت ریح کے اختلاف اماکن کے اعتبار سے تین قسم پر منقسم ہوتی ہے یا ریح
قلبی مین قلت ہوجاتی ہے یا دماغی مین یا طبعی مین اور ضعف ان تینون روحون کا بتغیر ضعف نفس
ان اعضا کے جو اوسکا محل اور مولد ہین ہرگز ممکن نہین لیکن قلت دم کی اکثر سردی اور تری وغیرہ
اسباب واقع جگر سے وقوع مین آتی ہے لیکن قلت ریح کی اکثر حرارت جگر سے ظہور پاتی ہے اور
ریح نفس تضیبی کی بہی قلت اوس وضع کی رطوبت نفسلی کے انعدام سے ظاہر ہوتی ہے لیکن
ضعف معدہ یا گردہ یا مثانہ کا خلل اور عینی کا یا سستی اعصاب نفس تضیبی کی کہ باعث ضعف
باہ کا ہے اوسکے دفعیہ کو ان سب اعضا کے مقوی نسخے تحریر کئے جاتے ہین ضرورت کے وقت
متوجہ ہون تجربہ کارون سے پوشیدہ نہین کہ جو لوگ کثرت مجامعت کے باعث کہ اس وقت کے
لوگون کا دستور ہے ضعیف الباہ ہو جاتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جماع سے باز رہین جب تک
کہ قوت ہمیشہ استراحت کے سبب اپنی اصلی قوت پر عود نکرے اور علامت اوسکی خواہش ہے
جماع کی شدت شہوت کے سبب نہ مجامع کی موجودگی اور تخیل وغیرہ کے تکلف سے اور استعمال
اغذیہ لطیفہ مقویہ کا یا اغذیہ و ادویہ مقویہ کا کیونکہ غذائین بہ نسبت دواؤن کے باہ کے بارہ مین
تاثیر عظیم رکہتی ہین کہ وہ منی پیدا کرتی ہین اور بدیہی بات ہے کہ منی مادہ ہے باہ کا اور اگر جماع

سے باز رہین گے تو کوئی تدبیر اور معالجہ فائدہ نہ دیگا اگرچہ ابتدا مین کچھہ دنون معاجین اور اطلیہ وغیرہ
کے استعمال سے حاجت براری ممکن ہے لیکن آخر کار ضعف کی ترقی اور سبب کے قوت کے
باعث قابل استفادہ اغذیہ وادویہ وغیرہ کے نہین رہتا۔

چوتھے مقالہ کے پہلے باب کی پہلی فصل

لیکن علامت ضعف اور قلت روح قلبی کی سرعت انفعال ہے علی الخصوص جماع کے خیال مین
اور قلت لذت کے سبب مطلقیت جماع اور نہونے قوت کے جماع غیر مرغوبہ ومانوسہ پر مگر وقت کے
ساتھہ بلکہ اکثر قادر نہونا اور منقبض رہنا طبیعت کا پریشانی سے اور لاحق ہونا خفقانیت کا شدت
حرارت کے وقت اور عائد ہونا جبن یعنی نامردی کا وقت کثرت برودت کے اور متردد رہنا دل کا
اوقات تردد مین اور ضعف حرکات بدنی اور عزم قلبیہ کا اور انفعال ادنی سبب منفعل سے اور خوف
امر مخوف سے اور زیادہ خوش ہونا ذرا سے سبب خوشی سے اور نہونا قدرت کا امورات متعلقہ قلبیہ
کی جرائت پر اور رنگ زرد ہو جانا تھوڑے تغیر سے مثل غصہ وغیرہ کے لیکن ضعیف کہ حرارت کی شدت
سے عارض ہو اوسکی تدبیر مقویات باردہ قلبیہ سے کیجاتی ہے جیسے خمیرہ مروارید اور خمیرہ صندل
اور مفرح بارد اور دواء المسک بارد اور سونگھنا ٹھنڈی گھاسون کا جیسے خس وغیرہ اور روائح
طیبہ مفرحہ صندل اور مانند اوسکے اور کیوڑہ اور خس اور موتیا کا عطر اور انکے پھول اور میٹھی ٹھنڈی
غذائین خرفہ وغیرہ بغیر گوشت کے کھانا اور اشربۂ باردہ مسکنۂ مفرحہ پینا جیسے شربت سیب وگوڑہل
وعرق کیوڑہ اور ٹھنڈے مکانون مین رہنا اور وسعت اور سکون جسمین دھوپ کا گذر نہو اور قرب آب روان کا
اور ترک حرکت قویہ کا علی الخصوص دھوپ مین اور گل نیلوفر کا سونگھنا اور کھانا اگرچہ مقوی قلب
حار ہے لیکن مضعف باہ قرار پایا ہے اور سیب کا بھی سونگھنا اور کھانا مقوی قلب ہے اور کیوڑہ کا
شربت اور عرق اوسکا باوجودیکہ حرارت کی طرف میلان رکھتے ہین لیکن نہایت مفرح ہین اور کمی
حرارت اور زیادتی تفریح کے باعث عمدہ مفرح ہین حتی کہ قلب حار کو بھی اور ماء الخیار او ماء الجبن
بھی مفید ہے اور پانی یا گلاب مین گھسے ہوئے سفید صندل مین کپڑا بھگو کر مقام قلب پر رکھنا
بھی خوب مسکن ہے خمیرہ مروارید مروارید ناسفتہ ایک تولہ شب سفید سودہ کہربائے شمعی صندل

سفید سودہ طباشیر سفید ہر ایک چھ ماشہ نبات سفید پاؤ بھر عسل کشمیری مصفی پانچ تولہ پاؤ پاؤ بھر
گلاب اور بید مشک میں قوام کرلیں مقدار شربت ایک دام سے ایک مثقال تک خمیرہ
صندل برادہ صندل سفید بیس ۲۰ مثقال آدہ سیر گلاب میں بھگو کر ایک رات دن رہنے دیں
اسکے بعد اوٹا کر اوسکا شیرہ نکالیں پھر ایک سن صندل سفید اور عرق کیوڑہ اور بید مشک پاؤ پاؤ
بھر ملا کر خمیرہ کا قوام کرکے چھ ماشہ ورق نقرہ اضافہ کرکے تیار کریں اور ایک تولہ کھاتے ہیں
مفرح بارد مروارید ناسفتہ کہربائے شمعی ایک ایک مثقال گل گاوزبان طباشیر غنچہ گل سرخ
صندل سفید مغز تخم کدو شیرین تخم خرفہ مقشر دو دو ۲ ۲ مثقال عنبر اشہب خوشبو ورق طلا محلول
دو دو دانگ رب سیب شیرین رب بہ شیرین بیس بیس ۲۰ مثقال نبات سفید ایک سو بیس مثقال
گلاب نیروی عرق بید مشک کشمیری پچیس پچیس مثقال حسب معمول معجون تیار کریں خوراک
ایک درم سے ایک مثقال تک دواء المسک بارد مروارید ناسفتہ کہربائے شمعی ایک
ایک مثقال ابریشم خام مقرض طباشیر سفید صندل سفید غنچہ گل سرخ منتر ۲ الاتحاح کشنیز
خشک مقشر تخم کدو شیرین گل گاوزبان مسک خالص عنبر اشہب نصف نصف مثقال
رب سیب شیرین پچیس پچیس مثقال قند سفید پچاس مثقال بدستور معمول معجون بنائیں مقدار
شربت ایک مثقال لیکن جاننا چاہیئے کہ برودت سے وقوع ضعف کی صورت میں
وضعیہ اوسکا دواء المسک حار اور مفرح حار اور سونگھنے ریاحین حار گل سیوتی اور عطر مجموعہ اور
کھانے اغذیہ حارہ یعنی لحوم اور پینے شربت گاوزبان اور شربت کیوڑہ اور شربت بید مشک اور
اسکے عرقیات اور دوسری تدابیر حارہ مفرحہ سے کریں اور کبھی ضعف قلب کے ساتھ ضعف
دماغ بھی لاحق ہوتا ہے بسبب اوسکی شدت مناسبت اور محاذات کے دواء المسک
حار زرنباد درونج مروارید ناسفتہ کہربا نیسہ دس دس درم ابریشم مقرض چھ چھ درم بہمن سرخ بہمن
سفید سنبل الطیب سازج ہندی قاقلہ قرنفل پانچ پانچ درم اشنہ دارفلفل زنجبیل چار چار درم
مشک تین درم عسل الہمین ابریشم مثل غبار کے مقرض کریں پھر جواہر کو سنگ سماق پر خوب
پیسیں اور باقی دواؤں کو کوٹ چھانکر عسل مصفی میں مخلوط کریں شربت نیم مثقال مفرح حار
سعد زرورد قرنفل سنبل الطیب مصطگی اسارون زرنب زعفران تین تین مثقال بسباسہ قاقلہ

صغار و کبار جوز بوا ڈیڑھ مثقال عود خام ساڑھے چار مثقال عسل مصفی ستر مثقال حسب دستور
سرشتہ کریں خوراک آدہا مثقال ہمراہ عرق گاوزبان اور شربت سیب کے۔

چوتہے مقالہ کے پہلے باب کی دوسری فصل

لیکن نشان ضعف اور قلت روح دماغی کا قلت لذت کی ہے احتکاک فرجین کے وقت اور
نہونا شوق اور رغبت اور تخیل کا فعل جماع کی طرف اور تعشق کی طرف طبیعت کا میلان نہونا
اور ہمیشہ نزلہ اور زکام مین مبتلا رہنا اوس سبب سے جو اوسکا محرک ہو اور ناگوار ہونا سخت آواز کا اور
قواے دماغی کے بات کا نتیجہ نکالنے اور مطالب و مضامین دقیقہ کے سمجہنے سے جلد عاری ہوجانا اور
تطویل کلام اور سہو دامنگیر حال رہنا اور ناگہانی خبرون سے پریشان ہونا اور ذرا سی فکر سے مشوش
ہونا اور حیران رہنا پس اگر ضعف لحوق حرارت کے باعث ہو جسکی علامت انفعال دماغی کی تشویش
ہے اوسکا دفعیہ کرین خمیرہ گاوزبان اور خمیرۂ ابریشم سے جو مائل برودت اور مفرح ہون اور
مفرح بارد سے جسکا نسخہ قلب کی بحث مین لکہا گیا ہے اور ادہان باردہ مثل روغن
کدو وغیرہ کا سعوط کرین اور پاکیزہ ٹہنڈی خوشبوئین نارنگی وغیرہ سونگہین جو بحث قلب
مین تحریر ہوئی ہین کہ اکثر ادویہ قلبیہ اور دماغیہ خصوصاً سونگہنے کے اعتبار سے مشترک النفع
ہین کہ ایک کی تفریح دوسرے کی تقویت کا باعث ہوتی ہے لہذا دوسری تدبیرین کہ
کہ قلت حرارت کے صورت مین اغذیہ واشربہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہین اون کی طرف
متوجہ ہون اور حرارت داخلی وخارجی کی آفت سے سر کو محفوظ رکہین خمیرہ گاوزبان
کافور دو دانگ مشک نیم درم زعفران ایک درم گل سرخ برادہ صندل سنبل الطیب
اشنہ تین تین مثقال پہلے تین اجزا کے سوا سبکو دو رطل پانی اور گلاب مین ہگوئین
اور جوش دین اور صاف کرکے ایک رطل قند کے ساتہ قوام کرین اور پہلے
تین اجزا ہی ملاکر کام مین لائین شربت دو درم سے تین درم تک عرق بید مشک اور
اور گلاب کے ساتہ خمیرہ ابریشم طباشیر سفید تخم خشخاش کشنیز خشک پوست بیرون پستہ
لولو ناسفتہ کہربا سے شمعی گل نیلوفر گل گاوزبان ابریشم مقرض ہر ایک دو دو درم یاقوت رمانی

چار دانگ برگ گاوزبان گیلانی دس درم کافور قیصوری دو دانگ عصارۂ زرشک پانچ درم
صندل سفید تین درم شیرۂ آمله پندره درم زر محلول دو دانگ ورق نقرہ تین دانگ مسک تبتی
نیم دانگ عنبر اشہب دو دانگ آب سیب شیرین آب انار شیرین ہر ایک تیس ۳۰ مثقال گلاب
بید مشک عرق گاوزبان ہر ایک پچاس درم قند سفید دو من دستور مقرر کے ساتھہ معجون
تیار کرین شربت ایک درم سے دو درم تک پس جاننا چاہیئے کہ اگر قواے دماغی کا
ضعف برودت کے باعث ہو تو حار تدبیر لازم ہے یعنی خمیرجات اور مفرحات اور دوا المسک
حار جو سوء مزاج بارد قلب کی بحث مین لکھے گئے ہین جو کچھہ مناسب وقت ہو اوسکی طرف متوجه
ہون اور روغنہاے حارہ یاسمین وغیرہ ناک مین ڈالنا اور شگوفہ نارنج وغیرہ خوشبوہاے حارہ
کا سونگھنا اور لحومات کھانا اور مشمومات اور بخورات مقویه دماغ صورت ضعف حار مین بارد کے
ساتھہ اور ضعف بارد مین حار کے ساتھہ سریع التاثیر ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ وقت
برودت دماغی اور حرارت دوسرے اعضا مثل معده و جگر وغیرہ کی تدبیر حارہ کا استعمال
نہین کرتے اس صورت مین دفعیه اوسکا تشمیم اور تسعیط سے کرنا چاہیئے اور خرابی معده کی صورت
مین افعال دماغی مین فتور آجاتا ہے بلکه بہت سے امراض دماغی افعال معده کے تغیر سے
پیدا ہو جاتے ہین محاذات اور مشارکت بالعصب کے سبب اسلئے امراض دماغی مین
اصلاح معده ضرور ہوتی ہے اکل و شرب سے خصوصاً تبخیر اور تشمیم گلاب صاحبان ضعف
دماغ کے واسطے بہت ہی محرک نزله ہے خصوصاً جبکه سردی سے ہو **خمیرہ گاوزبان**
عنبری گاوزبان گیلانی تین درم گل گاوزبان کشنیز خشک ابریشم مقرض بہمن سفید تخم
بالنگو صندل سفید تخم فرنجمشک ایک ایک توله عنبر اشہب نیم درم عنبر کے سوا سب دوانکو
دو سیر پانی مین بھگوئین اور صبح کو جوش دین جب تہائی پانی رہجائے تو صاف کرکے سیر بھر
شکر سفید اور پاؤ بھر شہد ملاکے قوام کرین پھر قوام کے آخر مین عنبر داخل کرین بعده ورق
نقرہ و طلا چھہ ماشه اضافه کرکے جسقدر حل کرینگے بہتر ہوگا اور کبھی اس ترکیب مین تقویت
اور تفریح کے واسطے مروارید یاقوت زہر مہرہ ایک ایک مثقال اضافه کر دیتے ہین حکم
تریاق پیدا کرتا ہے اور کبھی جذب رطوبات دماغی کے واسطے بہمن سرخ تودری سفید

بادرنجبویہ اسطوخودوس عود صلیب جدوار نقش ہی ایک ایک تولہ داخل کرتے ہین افعال مین
قوی تر ہو جاتا ہے اور حرارت غریزی بدن مین پیدا کرتا ہے خمیرہ ابریشم کہربائے شمعی یشب صندل
سفید عود عنبر مصطگی ہر ایک نیم مثقال زرنجمشک ابریشم مقرض مروارید ناسفتہ ایک ایک
مثقال گل گاوزبان دو مثقال ان سب کو کوٹ کر رکہین اور ابریشم خام دس تولہ شہد تیس مثقال
نبات سفید ستر مثقال گلاب دو سیر ابریشم کو گلاب مین ایک رات دن تر رکہین پہر جوش
دین جب آدہا گلاب باقی رہجاوے صاف کرکے ایک مثقال گاوزبان ایک مثقال بادرنجبویہ
علحدہ تہوڑے پانی مین جوش دیکے صاف کرکے دس مین ملادین اور شہد اور مصری داخل
کرکے قوام کرین اول عنبر داخل کرکے خوب لت کرین کہ سفید ہوجاے اسکے بعد دوائین
جو کٹی ہوئی رکہی ہین ملادین اور کام مین لائین اور ایک دام سے ڈیرہ دام تک کہایا کرین
شمومی عنبر اشہب ایک دام عود ہندی دو درم صندل تین درم عنبر کو گلاب مین کہدین
اور عود و صندل باریک پیسکے اسمین ملادین اور سونگہا کرین بخور مقوی دماغ اور دماغ
مین بلکہ دل ہی سنافع رکہتا ہے ـ ص عود ہندی قسط شیرین صندل سفید ایک ایک حصہ
مشک کافور نصف نصف حصہ کوٹ چہان کر گلاب مین ملاکے گولیان بنالین اور بہپارا لین

چوتہے مقالہ کے پہلے باب کی تیسری فصل

لیکن روح طبعی کی قلت کے یہ آثار ہین کہ طبیعت فعل جماع کا تقاضا نکرے لیکن دوسرے اسباب
کی معاونت سے اور اس سبب سے طبیعت منی کے پیدا کرنے بلکہ تمام بدن کے تغذیہ
مین اہتمام تہوڑا کرتی ہے اور جلد پہول جاتی ہے کیونکہ غذا عضو مغتذی مین خاطر خواہ
تحلیل نہین ہوتی اور بشرہ بے رونق ہوتا ہے اسواسطے کہ خون کی تولید مین کمی کے
باعث جلد سرخ اور نورانی اور چمکدار نہین رہتی اور ذرا سی حرکت سریعہ سے تنفس لاحق
ہوتا ہے اور شدت ضعف کے وقت ناخنون کا رنگ سفیدی مایل اور باریک بہی
ہوجاتے ہین عدم اغتذا کے سبب اور انگلیون کے گوشت سے چپک جاتے ہین کیونکہ
جو رطوبات اصلیہ اون کے جوہر مین مستقر ہوتی ہین وہ مفقود ہوجاتی ہین اور بدن کا رنگ زردی

مائل ہوتا ہے بسبب قلت خون کے تولید کے اپنے چشمے مین یا سبز بوجہ غلبہ سردی کے اور
سردی کی زیادتی بوجہ کمی خون کے اسکے دفع کرنیکی تدبیر زیادتی گرمی کے وقت کہ جسکی علامت پیاس
وغیرہ کی زیادتی ہے انار کاسنی مقطر اور دوسرے جگر کی قوی کرنے والی چیزین دینے مین اور
لیپ طلا کہ جگر کی گرمی کے تسکین اور قوت دینے والے سون استعمال کرین اور کپڑے کا
صندل اور گلاب مین بھگوکر جگر پر رکھنا ٹھا خاص جگر کی حرارت کو تسکین دینے والا ہے۔

فائدہ۔ جگر کے مرض اکثر مشکل سے جانیوالے نہین خاصکر حرارت اور رطوبت جگر کی کہ جو تر غذاون
کے استعمال سے پیدا ہو جاتی ہے اور اوسکی وجہہ سے سوء القنیہ اور استسقا اور ضعف پیدا ہو جاتا
ہے اسکے دفع کرنے کے واسطے گرم معجون شل و بید الورد اور کلکلانج کے استعمال کرین اور اسکے ساتھ
ہی باہ اور تفریح کی رعایت ہونی چاہیئے دواؤن اور لیپ خوشبودار ہے طلا مین بھی یہی رعایت ہو
تاکہ بوجہ گرمی کے روح نہ تحلیل ہو اگر ہو جاوے بوجہہ خوشبودار چیزون کے پھر پیدا ہو جاوے اور
سبز کاسنی مقطر کا پانی گرم اور سرد سوء مزاج جگر کو نفع کرتا ہے اور مکوہ سبز کا پانی اور انار کا پانی بھی دونون
حالتون مین استعمال کرتے ہین کاسنی گرم سوء مزاج کو بوجہ اپنی سردی کی گرمی مزاجی اور سرد کو بوجہ
اپنے خاصہ کے نفع دیتی ہین اور حب الحدید ضعف جگر کے واسطے مخصوص ہے اور اکثر ضعف
جگر والون کو بواسیر پیدا ہو جاتی ہے اوسکے علاج کی کوئی ضرورت نہین صرف ضعف جگر کا علاج
کرنا ضرور ہے اور کبھی بواسیر کے جانے سے ضعف باہ پیدا ہو جاتا ہے اسکے شایق بواسیر کا علاج
نکرین اور ضعف جگر سے ضعف معدہ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور برخلاف بھی کیونکہ جگر بوجہ ضعف
کے غذا اکو پوری طرح پر جذب کریگا پس غذا باقی ماندہ معدہ مین سڑکر ضعف پیدا
کردیگی اسکے دفع کی تدبیر بڑی کتابون سے ڈھونڈین۔ فائدہ۔ معدہ عضو شریف
ہے اسکا خلل باہ مین خلل ڈالتا ہے کیونکہ معدہ بوجہ ضعف کے غذا کو ہضم کیا بلکہ طلب بھی نہین
اور جسوقت غذا اعضا کو نہین پہونچیگی تمام اعضا کمزور ہو جاینگے اسکی تدبیر معدہ کا قوی کرنا باہ کے
اور سبب ضعف کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور معدہ کی ریح کی زیادتی باہ مین زیادتی نہین کرتی
ہے جیسا کہ بعضون کا خیال ہوا ہے کیونکہ یہ ریح تکلیف دینی والی ہے نہ کہ آرام دینی والی
پس کیونکر تکلیف دینی والی چیز سے آرام دینے والی چیز پیدا ہو سکتی ہے اور یہی حال انخرہ ہونگے

بیج کاسے البتہ رگون کی بیج باہ کو بڑہاتی ہے جیساکہ شیخ نے قانون مین لکھا ہے **تریاق جگر**
تمام گرم سرد جگر کے مرضون کو مفید ہے راسن خشک فلفل زیرہ بالچھڑ سوسن کی جڑ
آسمانی ہر ایک ایک درم بسلونہ سنبھالو کے بیج بارتنگ کی جڑ مع بیج کے ہالون کے بیج
مع جڑ کے حب الغار کی چھال غافث کی چھال بادام شیرین کڑوا بادام لوف کی جڑ جندہ غاریقون
بابونہ حب البان زعفران ہر ایک ڈیڑہ درم شیرین بہی کا چھلکا انار دین قوہہ ہر ایک ایک درم بورہ
ارمنی نمک اندرانی زوفائے خشک بودنیہ پہاری تیزپات مصطکی مبیتی کے بیج کنوچہ رب السوس
ہر ایک دو درم خرخس سوے کے پتے ہر ایک ڈہائی درم انیسون افسنتین ہیشہ بہار کے
پتے قنطوریون باریک ابہل صاف کہربا سیعہ مابتہ سائلہ ہر ایک تین درم اسارون فطراسالیون
مرچاگندہ کی کلی انجیر کے بیج مرچاگندہ افیمون ہر ایک چھ درم بھیڑ کا جگر خشک کیا ہوا اندبر سنقی
طرخشقون کے پتے حب کاکنج ہر ایک دس درم عہدان الملک ریوند چینی ککڑی کے بیج بادام کے
بیج خربوزہ کے بیج ہر ایک پندرہ درم زرشک کا عصارہ زردہ ہر ایک بیس درم سب
کو سوائے سنقی اور کاکنج کے کوٹ کر ملا دین پہر شہد مین ملانا اچھا ہے سرد تر جگر کے مرضون مین
مارالاصول اور سکنجبین بزوری کے ساتھہ اور گرم خشک مین کاسنی اور مکوہ کے پانی کے ساتھہ اور جگر
کے سدہ مین سکنجبین بزوری کے ساتھہ استعمال کرین اور بعضون نے جگر کی گرمی مین ماء الشعیر کے
ساتھہ اجازت دی ہے اور اسکا لیپ سرد سخت جگر کے ورمون کے واسطے فائدہ دیتا ہے ۔
دبید الورد ۔ بالچھڑ مصطکی زعفران تبسلوچن دارچینی مرچاگندہ اسارون کشکی عافث کے بیج
کشوث تودہ لک کاسنی کے بیج کرفس کے بیج زراوند طویل حب بلسان عود لونگ الایچی
ہر ایک ایک درم گل سرخ کے پتے ٹہنیون سے صاف سب دواؤن کے برابر شہد تگنا
ملاکر بناوین خوراک ایک درم سے دو درم تک ۔ **شربت زرشک** ۔
زرشک صاف پچیس ۲۵ مثقال رات کو دوسو مثقال پانی مین تر کرکے صبح کو جوش دین جسوقت
آدہا رہجاوے سیب کا پانی شیرین بہی کا پانی انار شیرین کا پانی انار ترش کا پانی سیب ترش کا پانی
لیمون کا پانی سرکہ انگوری ہر ایک پچاس مثقال سب کو جنبہ جوش دیکر اور جہاگ اوتار کر اوتارین
جسوقت تلچھٹ تہ نشین ہو صاف پانی اوسکا ایک رطل سفید قند مین ملاکر قوام کرین پہر سرد کرکے

محفوظ رکھین خوراک ایک اوقیہ۔ **لیپ**۔ جگر کی گرمی کے واسطے سفید صندل زعفران ایلوا
مصطگی سنبل تین ہر ایک ایک حصہ عود سک سنبل ہر ایک دو حصے گل سرخ تین حصے سورد
کے تیل مین ملا کر لیپ کرین۔ **ککلانج سرد**۔ ماذریون مدبر عاریقون ہلیلہ زرد کا چھلکا ہر ایک
پانچ درم افسنتین کا عصارہ ۲۰ دام سوسن کی جڑ گل سرخ کاسنی کے بیج خرپوزہ کے بیج بالسن
ہر ایک تین دام ترنجبین املتاس قند سنجر کا ہر ایک پندرہ دام سب صاف کرکے قوام کرین اور
دوائین اس مین ملائین خوراک دو دام سے چار دام تک۔ **ککلانج گرم**۔ ماذریون مدبر
غاریقون زرد ہڑ کے چھلکے کاندل ہر ایک پانچ درم بیج بنفشہ تین دام ریوند چینی اجب کا عصارہ
بالچھڑ اسون ہر ایک دو درم کوٹ چھان کر معجون بنائین تگنے شہد کے ساتھ خوراک تین دام
سے چار دام تک۔ **مفرح**۔ ضعف جگر معدہ اور ضیق النفس کے واسطے مفید
ہے زعفران دو مثقال مروارید اصل یاقوت کہربا مرجان ابریشم زرشک دانہ انار دانہ بہنا ہوا فروغانی
ہر ایک ایک مثقال گاوزبان نعناع خشک بادرنجبویہ السوس نارمشک پوست بیرون پستہ تخ
کا چھلکا تیزپات کچی عود فرنج مشک بکسانکے بیج کاشم کے بیج سعد عود ملسان مصطگی
صندلین طباشیر گل مختوم آملہ ریوند چینی دارچینی انیسون بیک افتیمون ارسطوخودوس کرفس کے
بیج گل سرخ کے پتے کشوث کے بیج درونج عقربی بہمین ثعلب مصری چہریلا بالچھڑ چراتیہ کہا بیتوں
کتکی عصارہ غافث مرچاگند کی گل نار دین افتیمون مرزنجوش حاشا شاشک طرامشیع سونف
چاندی کے ورق عنبر اشہب مشک خالص ہر ایک آدہا مثقال تگنے قند سفید مین ملادین
خوراک ایک مثقال غذا چنے کا پانی۔

چوتھی فصل پہلے باب کے چوتھے مقالہ مین

خون کی کمی ضعف باہ کو ضرور پیدا کرتی ہے اور ضعف جگر کے علاج کے وقت عمدہ خون کے
پیدا کرنے کی کوشش اور غذائین عمدہ کھلائین اور سیج کی کمی ہی ضعف باہ پیدا کرتی ہے اوسکی
تدبیر دواؤن اور غذاؤن اور دواؤن نافعہ کا استعمال کرنا ہے مثل بنبر چینی اور دال ماش وغیرہ

کے اور اعضاے تناسل مین ریح پیدا کرنے کے واسطے بہی یہی چیزین استعمال کرتے ہین ریح تری
پہونچانے والی چیزون کے **فائدہ**۔ جاننا چاہیئے کہ ضعف باہ جس عضو کی شرکت سے
ہوا اوسکا پہلے علاج کرنا چاہیئے بعد کو باہ کا اور اکثر ضعف معدہ جگر گردہ مثانہ سے پیدا ہوجاتی ہے
پہلے ان کو درست کرین بعد کو باہ کی طرف متوجہ ہون اور اکثر باہ کو قوت دینی والی چیزین
وہ چیزین ہین کہ جو منی کے برتن کو قوت دیتی ہین از روے کہانے کے گرم کا سرد سے اور
سرد مزاج کا گرم سے علاج کرین اور منی مین بعض اوقات بدبو پیدا ہوجاتی ہے اور رقت
بہی اسکی علامت ہو اور رقت پایا جانا نکلنے کے وقت اور بعض اوقات پیشاب مین بہی بو پیدا ہوجاتی
ہے اور بہت دنون سے صحبت نکی ہو بوجہہ منی کے بند ہونے کے اور اوسکا اثر پیشاب مین پہنچنے
کے اور اسکا علاج زیادتی صحبت اور منی کا نکالنا ہے اور اون نسخون کی طرف کہ جو اسکے واسطے
لکھے ہین بہی متوجہ ہونا چاہیئے اور جو ضعف باہ بوجہہ پٹہون کے سستی کے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج
طلا لیپ سینک پٹہون کی قوت دینی والی سے کرین مع معجون وغیرہ مقوی باہ کے اور اگر
اعضا تناسل چہوٹا ہو اوسکا علاج بڑی کرنے والی چیزون سے کرین اور ذکر کا بڑہنا تیس اور
اور انتہا ۳۵ تک ممکن ہے اسکے بعد لاعلاج شمار کیا جاتا ہے مگر موٹا ہونا ممکن ہے دوا مسک
مین اکثر نشہ ہوتا ہے اور جس شخص کی عادت اسکی نہو باہ مین کمی اور طبیعت کو حیرانی اکثر صحبت
کے وقت ہوجاتی ہے بوجہہ نہ عادت ہونے کے اور اکثر لوگونکا خیال کہ امساک کا استعمال باہ
کو قطع کرتا ہے شاید اسوجہہ سے ہو کہ مسک دوا بلا افیون کے نہین ہوتی اور یہ بوجہہ سردی
اور خشکی اور سبب منی کے امساک پیدا کرتی ہے اور یہ چیزین سب باہ کے برخلاف ہین اور یا بوجہہ
ہے کہ مسک دوائین منی کو عادت طبعی سے زیادہ روکتی ہین اور وہ سبب ضعف باہ کا ہوتا ہے
مثلاً کسی شخص کی عادت ایک گہڑی تک رکنے کی ہے اور وہ بوجہہ امساک کے دو گہنٹے
تک صحبت کرے ایک صحبت کے بعد دوسری صحبت کی طاقت نہین باقی رہیگی پس
مناسب ہے اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ امساک اور تدبیرون سے کرین نہ دوائون سے
اور وہ تدبیرین کہ جو امساک کرتی ہین بہوک مین صحبت کا کرنا سونے کے بعد صحبت کا کرنا
اور صحبت کے وقت لذت کا خیال کرنا اور منی کا روکنی کیطرف خیال جسطرح سے کہ ہم اوپر بیان کرآئے

ہین کرنا اور تر اور پھیلانے والی چیزون سے پرہیز کرنا اور جو چیزین کہ باہر سے استعمال کی جاتی ہین مثل لیمون وغیرہ کے وہ بھی اسی حکم مین ہین اور جاننا چاہیے کہ لیپ اور طلا وہ بہتر ہین کہ جو طلا آگ کی شرکت کے بنائے ہون کیون کہ طلاؤن کے کھینچنے کے وقت آگ کی زیادتی اور کمی کا اعتدال رکھنا بہت مشکل ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی اکثر دفع تیل خراب ہو گئے اور جل گئے یا کچے رہے وہ اگر مریض کو استعمال کرائے کوئی نفع نہین ہوا بوجہ اون کی خرابی کے اور جو قاعدہ کے موافق نکل آئے اونھون نے نفع دیا مگر چونکہ طلا کا نکلنا اعتدالی حالت پر بہت مشکل ہے لہذا مناسب ہے کہ بلا آگ کے شرکت کے لیپ طلا وغیرہ استعمال کرین اور طلاؤن کا استعمال اوسوقت مین چاہیئے کہ جسوقت پٹھون مین ضعف ہوا اور بلند فرج اوسوقت مین کہ ذکر چھوٹا ہوا اور بوجہ چھوٹے ہونے کے رحم تک نہ جا سکے بلند دوا کے استعمال سے رحم خود کھینچیگا اور نتیجہ صحت حاصل ہو جائیگا اور بلند دوا کو ہمیشہ باریک پیسنا چاہیئے جتنی باریک ہوگی اوتنی ہی زود اثر ہونگی اور عورتون کے منزل اور بلند دواؤن کے عورتون دیر مین انزال پانے والیہونگی ساتھ اور مرد جلدی انزال پانے والون کو ضرورت پڑتی ہے اور ایسے وقت مین امساک بھی نفع دیتا ہے اور دواؤنکا باریک کر کے استعمال نہ کرنا چاہیئے کیون کہ جتنی دوائین موٹی ہونگے اوتنا ہی دیر تک اثر کرینگے برخلاف باریک کے کہ وہ زود اثر ہے مگر دیرپا نہین اور فرج کی تنگ کرنے والی چیزین ڈھیلے ہونے کے بعد استعمال کرتی ہین اور اوسکا سبب تری کا آجانا یا کوئی اور سبب ہوتا ہے علاج اکثر خشک کرنے والی چیزون سے کہ جو باریک ہون کر سکتے ہین بشرطیکہ اثر کی جلدی منظور ہوا اور اگر دیری منظور ہو تو موٹا کر کے دواؤن کو استعمال کرین

جوارش آملہ ۔ معدہ کو قوت بھوک کو زیادہ جگر کی گرمی کو کم دل کو قوت دیتی ہے **صفت** شیرہ آملہ صاف بارہ مثقال بہمن سفید صندل سفید سماق صاف زرشک صاف گل سرخ بادرنجبویہ پوست بیرون پستہ ہر ایک ایک مثقال بنا چھلا ہوا خرفہ کا مغز ہر ایک دو مثقال مروارید ناسفتہ چار دانگ عنبر اشہب چاندی سونے کے ورق ہر ایک دو دانگ سفید مصری شیرین بہ کا پانی ہر ایک اور دواؤن سے دونا قاعدہ کے موافق تیار کرین خوراک ایک ماشہ سے ساڑھے تولہ تک ۔ لبوب باہ دل دماغ کو قوت دیتا ہے اور

ہمیشگی کرنے والون کو عرق النسا نقرس وجع المفاصل اور بادی امراض سے محفوظ
رکہتی ہے صفت۔ مشک ڈیڑہ دانگ دارچینی لونگ بالچہڑ اسارون جوتری کبابہ
مصطگی تج چہیلا سول عود جادفل نارمشک عنبر اشہب زعفران ہر ایک ایک مثقال
سونٹہ بوزیدان شیرین کشکی حب الزلم کا مغز درونج حب بلسان عود بلسان فلفل
سفید خرپورہ کا مغز خیار کا مغز کدو کا مغز پیاز اور شلغم کے اور کونچ کے بیج خشخاس
سفید گوکہرو دو تودری تیرہ تیزک سوے کے بیج ہالون کے بیج خشک مربا ہر ایک دو دام
شقاقل کلنجن ثعلب مصری بہمنین اندرجو سقنقور ہر ایک تین دام نارجیل حب مغز
بادام مغز پستہ مغز چلغوزہ مغز نبولہ مقل مقشر ہر ایک سات دام شہد مین ملائین خوراک
دو مثقال سے تین مثقال تک۔ لبوب سرد۔ گرم مزاج کے واسطے موافق طل
مغز بادام شیرین چہیلا ہوا پوست ہر ایک چہ دام مغز کدو پانچ دام مغز خرپوزہ مغز
خیار مغز بادرنگ تخم خرفہ مقشر ہر ایک تین دام کتیرا دو دام تودری زرد تودری سرخ
گاجر کے بیج ہالون کے بیج مغز چلغوزہ ہر ایک دام سونٹہ کلنجن سقاقل ہر ایک پانچ
دام ترنجبین ایک من صاف کرکے قوام کرین اور دوائین کوٹ چہانکر ملائین خوراک دو دام
پیاز کی چٹنی۔ منی سہے اور ملنے یعنی زیادتی کرتی ہے۔ صفت۔ سفید پیاز کا ایک رطل
پانی ایک رطل شہد صاف مین پکائین جسوقت پانی جلجاوے اور شہد رہجاوے چینی
کے صاف برتن مین رکہکر سوتے کے وقت دو انگلیان چاٹین معجون مقوی باہ۔
ص۔ مغز بادام مغز فندق مغز چلغوزہ مغز خربزہ مغز حب الزلم مغز حب الخضرا مغز
خرما مغز پستہ مغز نارجیل مغز حب القلقل مغز انجلک مغز اخروٹ مغز کنجشک
بہمنین شقاقل مصری صندل سفید ثعلب مصری تودرین اندرجو ہر ایک دام مغز خیارین
خرفہ مقشر ہر ایک نو ماشہ مغز کدو مغز خسکالن ہر ایک چہ ماشہ ابریشم مقرض دارچینی
الائچی ہر ایک سہ ماشہ خشک مربی گاؤزبان ہالون کے بیج ہر ایک چار ماشہ بادیان شتراعرابی
گاجر شلغم کے بیج بادرنجبویہ نرگس خشک تخم کونچ گوند تخم بالنگہ تخم جرجیر تخم انگلن مصطگی
ہر ایک دام کلنجن بوزیدان پودینہ خشک سونٹہ زعفران ہر ایک سہ ماشہ عنبر اشہب دو ماشہ

شہد سفید دو گن قند سفید ایک حصہ سب دواؤن کو ملا کر قاعدہ کے موافق معجون بنائین -
معجون باہ اور امساک کرتا ہے صفتہ مروارید ناسفتہ کہربا ہے ہر ایک تولہ بہمنین شقاقل سونٹھ
کلنجن انجرہ گاجر شلغم اور خشخاس کے بیج ہر ایک دو تولہ مغز پستہ مغز ناریل مغز چلغوزہ تل چھلے
ہوے مغز حب السمنہ مغز حب الخضرا ماے یا روبیان ریگ ماہے ہر ایک چار تولہ بادیہ شتر اعرابی
ایک ماشہ ورق سونے کے ایک ماشہ چاندی کے ورق مشک عنبر ہر ایک تین ماشہ
مغز حیارین ہر ایک پانچ تولہ مغز کنجشک کے تولہ تا کہیہ چھہ ماشہ اجواین خراسانی درمنہ چنک
زعفران بیخ تفاح موٹہ کی جڑ دودہ میں تر کر کے خشک کی ہوئی ہر ایک چار ماشہ چنے کا آٹا دودہ مین
حل کیا ہوا دس تولہ سب دواؤن کو گاے کے مسکہ مین چکنا کر کے قند سفید شہد ہر ایک
نو تولہ شربت غوالہ شیرین شربت لیمون ہر ایک ۳ تولہ ملا کر قرص یا معجون بنائین خوراک
انتہائی ایک تولہ - **حلواے گاجر** - مقوی باہ گاجر سرخ ٹہڑی سے صاف
کی ہوئی ایک سیر چھوارے عمدہ صاف آدہ سیر گاے دودہ مین پکائین جسوقت گل جاین
ہاون مین کوٹین خوب اور چنے کا آٹا اور گیہون کا میدہ ہر ایک پندرہ دام تہورے سے
گہی مین بہون کر قند سفید شہد آدہ سیر پانی مین ملا کر صاف کر کے پکائین جسوقت صاف
ہو جاے گاجر وغیرہ اوس مین ڈالین اور تین جوش دیکر چھریے کے مغز چالین اور
مغز فندق مغز بادام شیرین مغز پستہ مغز چلغوزہ مغز ناریل ہر ایک دس دام ثعلب
مصری خشک مربے دارچینی سونٹھہ کلنجن ہر ایک تین دام زعفران مشک ہر ایک دام ایک
کر کے ملائین اور بنائین خوراک ہر صبح دس دام پاؤ سیر گاے کے دودہ کے ساتھہ **معجون**
مقوی اور ممسک ہے - مروارید ناسفتہ یاقوت مرجان کہربا نے مرد سبز
عقیق زرد و لعل بدخشی سب لاجورد و حکر اجیب ہوئی جائین گاؤزبان گیلانی گل گاؤزبان ابریشم
مقرض بہمین تودرین شقاقل مصری ثعلب مصری مصطگی لونگ دارچینی زعفران مشک عنبر
ہر ایک مثقال چاندی سونے کے ورق ہر ایک دو دام جو ہے عمل پنجیس مثقال صندلین خار
خشک مدبر تخم خشخاس ہالون کے بیج مغز پستہ ہر ایک دو مثقال شہد ترنجبین خراسانی
قند سفید ساڑہے تین حصہ سب دواؤن سے روغن چرس ایک سیر مین آٹہ تولہ ور

کبھی زیادہ ملاتے ہین مگر وہ زیادہ قوی ہوجاتا ہے اور روغن چرس کے نکالنے کا قاعدہ یہ ہے
کہ چرس گائے کے دودہ مین ایک رات اور دن بھگوئین اور پھر دہی بناکر مسکہ نکالین اور اگر چاہین
کہ بو دور ہوجائے لونگ اور پان مین دو تین مرتبہ مسکہ داغ کرین۔ **طلا**۔ مقوی باہ گھونگچی
سفید مع پوست کچلہ عاقرقرحا کنیر سفید کے جڑ زہر میٹھا مغز چمال گوٹہ ہر ایک دو دام اول
جمال گوٹہ اور زہر کے سوائے سب کا سفوف کرکے پوٹلی مین باندہ کے بکری
کے دودہ مین دو تین جوش دین بعد کو سب کو ملاکر ساڑھے تین سیر بکری کے دودہ مین
کھرل کرین جسوقت خشک ہوجائے گولی بناکی چودہ کے طریقہ پر کھینچین اور سیون سپاری
چھوڑکر طلا کرکے باریک کپڑا اور پان باندہکر سوئین صبح کو کھولدین پانی سے اسی عضو کو بچاوین
استعمال کئے دن انتہا تین ہفتہ تک ہین جلق اور سرد امراض ذکر کو نافع ہے میٹھا تیلیہ دو دام
گھونگچی سفید مغز جمال گوٹہ کنیر کی چھال بیر بہوٹی ہر ایک دام آدہ سیر بھیڑ کے دودہ مین
برابر آٹھ پہر تک کھرل کرکے گولیین بنائین اور قاعدہ کی موافق طلا نکالکر لگائین اور اوپر سے
پان باندہین **الیضاً** تقضیب کے سیتے کے واسطے کہ جو بوجہ جلق کے پیدا ہوگئی ہو پیدان
حب الفروع رائی ہر ایک تین درم کوٹ چھان کر چنبیلی کے تیل مین ملاکر گرم کرکے ذکر اور
خصیہ پر ملین نتیجہ قوت اور فربہی پیدا کرے گا **الیضاً**۔ پٹھون کی مضبوطی اور فربہی ہونے
کے واسطے افیون مصری۔ ایک دام جائفل ایک مثقال دارچینی ایک مثقال عاقرقرحا
ڈیڑہ مثقال پیاز نرگس ڈہائی مثقال خربزہ کی جڑ کا پوست خربزہ سفید پانچ مثقال
سب کو کوٹ چھان کر دو گھنٹہ مقطر شراب مین بھیگکر ٹکئین بنائین حاجت کیوقت شراب
مین بھیگکر لگائین۔ **الیضاً**۔ مجلوق کے واسطے سفید صفتہ روغن گاؤ دو دام ناگھیر آدہ پاؤ
دارچینی بھو کو تل چار دام ان سب کو پانی مین بھیگکر جوشدیکر۔ رات کو قلعی دار برتن
مین رکھکر شبنم مین رکھکر صبح کو عطر نکالین اور مغز جمال گوٹہ آٹھہ دام مصطگی چودہ ماشہ
زعفران سات ماشہ جائفل جوتری لونگ ہر ایک چار ماشہ نر ار متصاعد ایک
دام چار سیر لوبان مین سے جتنا ست نکل آئے اور روغن بادام کنگنے چنبیلی کا تیل ہر ایک
دو دام سوائے تیلون اور نر ار لوبان کے سب کو کوٹ چھان کر ٹکیان بناکر رات کو پیالہ

مین رکہکر پانی مین تر کرکے رکہین صبح کو پانی دور کرکے تیل وغیرہ ملاکر آلت پر رگڑکر
حاجت کیوقت استعمال کرین۔ **سینک** پیاز نرگسی تخم وار آٹھہ دام بہیڑ کے دودہ مین
مع ہاتھی دانت کے برادہ کی ایک رات دن تر کرین پیچہے اسے مویزج انجیر کے بیج دارچینی
عاقرقرحا کرفس کے بیج خفیہ عود بلا لونگ بیر بہوٹی ہر ایک سات ماشہ جنگلی لونگ
کنیر سفید کی چہال مالکنگنی پیپلا مول مرچ مصطگی کنجوے مغز نبولہ ناریل کہنہ سیاہ تل
ارنڈ کے بیج گہونگچے سفید ہر ایک نو ماشہ سب دواؤن کو دو آتشہ شراب مین بارہ پہر تک
کہرل کرین بعد کو پوٹلی باندہ کر بہیڑ کے دودہ اور تیز شراب مین دو گہنٹہ تک سینک
کرین بعد فارغ ہونے کے یہ دوائین چہڑکین تخم کنجوے صاف بہی سفید کی چہال مین
بیندک کے معنی چند بید ستر تخم انجیر مغز کنجشک جمال گوٹہ خوب باریک پیسکر ذکر پر چہڑکین
اور پان باندہ کے کچہے دہاگے سے باندہین آبدست گرم پانی سے کرین اور اگر اوپاڑ ہو جاے
چنبیلی کا تیل ملین۔ **ایضا**۔ مجلوق کے واسطے مفید صفت انبہ ہلدی دو دو دام ناگیسر
مالکنگنی ہر ایک چار دام سم الفار سیاہ سم خر سیاہ ناخن فیل ہر ایک دام سب کو کوٹ
چہان کر برابر کی تین پوٹلیان بناکر چار دام گاے کا گہی اور چار دام پیاز کا عرق ملاکر آگ
پر رکہہ کر پوٹلی ڈال کر چار گہڑی تک سینک کرین یہ پوٹلیان دس آدمیون کے لیے کافی
ہین۔ **نسخہ مبہی ممسک ہے**۔ پارہ ڈہائی تولہ کلونجی نو ماشہ کتہیل کی جڑ دو تولہ ناریل ایک
عدد پارہ کو گندک مین سچلے کرکے دوسری دواؤن کو ملاکر ناریل مین ناکہ کرکے ٹکڑا دیکر بہرین اور
بند کرکے اس بہرگاے کے دودہ مین چار پہر تک جوش دین اگر دودہ کم ہو جاے اور ڈالین
بعد کو ناریل نکال کر ٹکڑے کرکے رکہین صحبت سے پہلے چہہ ماشہ سے نو ماشہ تک
کہاوین۔ **گولی ممسک**۔ جائفل شنگرف عاقرقرحا افیون ہر ایک دام سب
کو ایک جگہہ کرکے شہد مین ملاکر گولیان بنائین ایک گولی عشا کے وقت کہاکر پان کہاکر
صحبت کرین۔ **ایضا**۔ مویز منقہ دانہ نکال صاف ایک عدد بیج سے صاف کرکے
افیون اوسکی بیج کی جگہہ مین ڈال کر چراغ کی لو پر خوب لت کرین جسوقت ایک ذات ہو جائین
کہائین عادی کے واسطے ایک اور غیر عادی کے واسطے دو خوراک ہین اور اگر مزاج

سردی اور خشکی غالب ہو بجاے منقی کے لیس کی گولی افیون کے ساتھہ ملاکر استعمال کرین۔
ایضاً۔ سن تالیعنا ہے بھنگ ایک ماشہ افیون چار ماشہ مصطگی رومی گل ارمنی
عاقرقرحا شنگرف ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر صاف شہد مین ملاکر گولیین بنائین
ایک گولی حاجت کے وقت کہائین اور اسکے بعد غذا نمکین نہ کہائین اور اگر ضرورت پڑے
دودہ پئین اور فارغ ہونے کے بعد اگر کہانی کا وقت ہو چاہین کہائین۔ **ایضاً**۔
بعض کا مقولہ ہے کہ اگر سلونبہ کے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑا داہنے پیر اور دوسرا بائین
اسقدر ملین کہ اوسکی تلخی یا زہر محسوس ہونے لگے۔ **ممسک** ہے اور خرزہرہ سفید کا پوست بھی
گلاب کے ساتھہ ذکر پر ملین علیٰ ہذا یہی کام دیتا ہے اور حکما کا قول ہے کہ کافور قیصوری کا ناف
پر ملنا اور افیون اور کافور کا دونون پیر پر ملنا یہی عمل کرتا ہے اور ابو القاسم فرشتہ کہتا ہے
کہ اگر روغن تاتورہ پیر اور دونون تلوون پر اتنا ملین کہ جلد مین گہس جاے ممسک ہے
صفتہ تاتورہ سیاہ ایک حصہ اور چوتہائی گوگچی سفید دونون کو ملاکر شراب کوکنار
سبز کے پانی یا گانگے کی مین ملاکر شیشہ مین گل حکمت کرکے نرم آگ سے تیل کہینچین چونکہ
دوائین ممسک بوجہ کے ضعیف العمل ہین اگرچہ داخل سے کیون نہون تو باہر سے بدرجہ
اولیٰ ضعیف ہون گی **ملذذ** زعفران عاقرقرحا ہر ایک چہ ماشہ مصطگی چار ماشہ معہ سایلہ
دو ماشہ جڑی نرکانج حسب حاجت ملاکر گولیان بناکر ذکر پر لگاکر صحبت کرین۔ **ایضاً**
گل مولسری خشک پیسکر حاجت کے وقت گوند ذکر پر لگاکر مولسری کے پہول چہڑک
کر صحبت کرین۔ **ایضاً** پیپلامول سہاگہ سفید کبوتر کی بیٹہہ کافور ہموزن کو
چھان کر ملاکر ذکر پر ملکر صحبت کرین اور گلاب کا عطر بھی ملذذ ہے مگر دونون طرف سوزش
پیدا کرتا ہے۔ **ایضاً**۔ فلفل دارچینی بالچہڑ کلنجن شکر ہر ایک تین ماشہ جس
شہد مین کہ سونٹہہ ملائی ہو ملاوین اور لیپ کرکے صحبت کرین۔ **فرزجہ**۔ فرج کو
تنگ کرتا ہے نمک تین دام لونگ ایک دام مشک ایک قیراط شراب ایک
اوقیہ گرم کی اور دوائون کو ملاوین اور کپڑے پر لگاکر فرج مین رکہین۔ **فرزجہ**۔ رحم
سے رطوبت کے بہنے کو روکتا ہے مومیائی لونگ گل ارمنی ہر ایک دام ملاخوین

دو درم مازو باریک پیسکر اونی کپڑے پر لگا کر فرزجہ کرین **فائدہ**۔ پھٹکری کا فرج مین
رکھنا فرج کو تنگ کرتا ہے اور ایسے ہی اقنج کا رکھنا ہے اور یہ بھی یہی کام کرتی ہے بلکہ
بہت جلد تنگ کرتی ہے **ملذذ**۔ ذکر کو بڑہاتا ہے ہینڈک اتنا بڑا ہو کہ بعد خشک
ہونے کے پاؤ سیر رہے گدہے کا مغز پاؤ سیر جونک خشک پاؤ سیر کینچوے پاؤ سیر
سب کو باریک پیسکر شیشہ مین رکھکر تیل کھینچین اور استعمال کرین **ایضاً**۔
اسگند ناگوری دو درام شیرہ دہتورہ مین پیسکر سات روز تک دہتورہ کے شیرہ مین رکھے
اور بعد کو ذکر پر پہلے بہینس کا گوبر ملے بعد کو یہ دوائین لگائے اور کپڑا باندہکر رہنے دین
بیچ کو گرم پانی سے دہوئین ذکر سخت اور بڑا ہو جائیگا دوسرا باب چوتہے مقالہ کا گرمی
امراض کی پیدا کرنے والی یا داخلی ہے یا خارجی داخلے جیسے جگر کی گرمی گردہ مین گرمی پیدا
کردیتی ہے اور اوسکی وجہ سے شہوت کی زیادتی اور پیاس کی زیادتی ہو جاتی ہے یا اسکی وجہ سے
مین مثانہ مین گرمی ہو جاوے اور وہ باعث پیشاب کے چلن کا ہو جاوے جسکو ہندی مین سوزاک کہتے
اور زیادہ اوعیہ منی مین گرمی ہو جاتی ہے اوسکی علامت نکلنی والی چیز کی گرمی اور پیشاب کی جلن جسکو
پرمیہ کہتے ہین اور اہل ہند عام پیشابگاہ کے امراض کو پرمیو کہتے ہین داخلے گرمی کی تدبیر
بڑی کتابون سے ڈہونڈہین۔ **فائدہ**۔ حرارت منفصلہ کی کرکے دو طرح کی ایک غریزی
کہ جو بدن کی پیدایش کی وقت پیدا ہوتی ہے اور بعد فوت کے بعد جاتی رہتی ہے
اور جو گرمی کہ فضلون جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہے وہ علاوہ ان حرارتون کے ہے جیسا
پاخانہ وغیرہ کی گرمی اور اسی قسم کی گرمی بعد صحبت کے باقی رہتی ہے پس یہ گرمی جسوقت
پیدا ہوتی ہین پہلے شریان مین جاتی ہے اور بعد کو دل مین اور دل سے تمام اعضا مین
پہیل جاتی ہے اسکا نام بخار ہے لیکن جو گرمی خارجی ہوتی ہے وہ چند مرضون کا باعث
ہوتی ہے جیسے آتشک اور خیریان بعض اوقات اوعیہ منی کی گرمی پیدا ہو کر یا خارجہ سے باہ
مین کمی کرتا ہے اور بعض اوقات سستی اور فقط سستی ہی نہین بلکہ زندگی کا
مزہ خراب کردیتا ہے اور اگر مثانہ کی گرمی جگر تک پہونچ جاوے تو اوس سے امراض جگر مثل دیابیطس
وغیرہ کی پیدا ہو جاتی ہے یا بواسطہ غذای جگر کی اوسکا اثر دماغ یا قلب مین پہونچ جاوے

امراض قلبی اور دماغی پیدا ہوجاتے ہین اور اگر اس دماغ کی خرابی سے غذا سے دماغ بھی خراب ہوجاوے تو ناک وغیرہ مین نقصان پیدا ہوجاتا ہے یا تالو وغیرہ مین سوراخ پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی نقط ذکر ہی تک اثر رہتا ہے اوسوقت نقط بثور ذکر پر ہونگی اور کبھی آتشک مین تمام بدن مین گرمی ہوتی ہے مگر ذکر پر کوئی علامت نہین اور کبھی جلد کی طرف میلان مادہ ہوجاتا ہے اوسوقت جلد پر دنبل وغیرہ پیدا اور کبھی ظاہر اور باطن کل اعضا مین اثر ہوتا ہے اللھم احفظنا یہ بہت مشکل سے علاج قبول کرتی ہے اور مادہ کے جانے کا راستہ ذکر سے اعضاے رئیسہ کے طرف یہ ہے کہ قلب کا راستہ شریان اور جگر کا ورید اور دماغ کا پٹھے ضروری بات ہے کہ آتشک مین تمام اعضاء رئیسہ خراب ہون اور آتشک دو حال سے خالی نہین یا اوعیہ منی مین اسکا اثر ہوگا یا باہر اگر اوعیہ مین ہے تو جریان وغیرہ پیدا ہوگا اور اگر باہر ہے تو سوزاک وغیرہ ہے اسکو اسکے بحث مین لکھا ہے

دوسرے باب کی پہلی فصل چوتھے مقالہ سے

جریان کی چند قسمین ہین یا تو پہلے پیشاب سے نکلے یا بعد پیشاب کرنے کے یا بعد پاخانہ سے فارغ ہونے کے نکلے نعوذ کے وقت اگر مذی نکلے اور اسکے نکلنے سے نعوذ مین کمی آجاوے وہ بھی جریان ہی کی قسم ہے اور جس مذی کی نکلنے سے انتشار مین نقصان نہ پیدا ہو وہ جریان نہین ہے کیونکہ نعوذ کے وقت مذی کا آنا ضروریات سے ہے رستون کے تر کرنے کے واسطے اگر جریان بوجہ منی کے زیادتی گرمی کے ہو اوسکا علاج بہت آسان ہے صرف تبرید کافی اور جو بوجہ زیادتی رقت کی ہو اوسکا علاج کثرت صحبت ہے اور جو جریان کہ آجکل ہمارے زمانہ مین ہوجاتا ہے وہ مختلف امزاج کی عورتون کے صحبت کرنے سے ہوتا ہے چونکہ مرض کو پہلے طبیبون نے بوجہ نہونے کے نہین لکھا ہے اور اس زمانہ کے طبیب بلا سوچ سمجھے سب کے مرض کا علاج کرتے ہین اور اوس سے کوئی نفع نہین ہوتا اور اگرچہ یہ قسم بھی اوعیہ منی کی گرمی کے جریان مین شامل ہے مگر اوسکے اجزا

قاعدہ کے موافق نہین استعمال کرتے تو نسخہ جریان مثل نسخہ کیمیا کے لوگ معدوم جانتے
ہین اور حالانکہ اسکے خلاف ہے مینے بہت سے آدمیون کا سبب معلوم کرکے علاج کیا
اونہون نے منفع پایا جیساکہ عورت مرطوب المزاج یا سن رسیدہ کی صحبت ایسے جریان
والے کو مفید ہے کیونکہ اس قسم کی عورتون کی فرج مین سردی اور تری کا غلبہ ہوتا ہے
اور وہ اوسکے واسطے موافق ہے قاعدہ کلیہ کے موافق العلاج بالضد مگر جریان
واقعی علاج دیر مین قبول کرتا ہے بوجہ اسکے کہ اثر دوا پوری طور نہین پہونچتا بوجہ دور ہونے
موضع مرض کے اور جریان کے ساتھہ سرعت انزال لازمی چیز ہے علاج اوسکا جریان کا مع رعایت
رقت کے جاننا چاہیئے کہ حب الصنوبر دوا کے اثر اغلیہ منی کے پہونچانے کیواسطے مخصوص ہے
مثل زعفران کے قلب مین پہونچانے کے واسطے پس چاہیئے کہ جتنی دوا کا اثر اوعیہ منی
مین پہونچائین اوسکے ساتھہ حب الصنوبر استعمال کرین۔ **سفوف**۔ جریان رقت منی کے
واسطے مفید صفت بیج بند اہل کے بیج ہر ایک تین دام گوکہرو تالمکہانہ اندرجو ہر ایک
چہہ دام موصلی چوبیس ۲۴ دام کوٹ چہانکر ہموزن شکر ملاکر ہر روز ایک تولہ ٹھنڈے
پانی کے ساتھہ کہائین۔ **ایضاً**۔ منی جلدی کی ہینی گور وکتا ہے ص اصل
السوس دو دام تخم کاہو تین دام گلنار چار دام گل سرخ سداب سنبہالو کے بیج
ہر ایک پانچ دام کوٹ چہانکر سفوف بنائین خوراک چار دام۔ **ایضاً**۔ مغلظ منی۔
ص سنگہاڑہ خشک چہہ ماشہ مازو تین ماشہ نشاستہ تالمکہانہ چار ماشہ گوند
چہہ ماشہ ثعلب مصری چار ماشہ مصطگی تین ماشہ مصری دو اون کے برابر ملاکر سفوف
بنائین خوراک پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔ **ایضاً**۔ منی کی اصلاح کے
واسطے شقاقل مصری ثعلب مصری مصطگی دارچینی بیج تالمکہانہ گوکہرو سنگہاڑہ خشک
لسوڑہ ہر ایک دام مصری چار دام سب کو کوٹ چہانکر برابر کی چودہ پڑے بنائین
اور ایک پڑی گائے کے دودہ کے ساتھہ کہائین پرہیز ترشی اور صحبت سے کرین
ایضاً۔ گرم جریان کے واسطے مفید ص حب الصنوبر بریان کوکل بریان ہر ایک
دس درم گلنار گلاب سنبہالو ہر ایک پانچ درم تخم شداب سات دام سب کو کوٹ

چہان کر سفوف بنائین خوراک سات ماشہ گولی منی اور ودے کو روکتی ہے۔
ص۔ عاقرقرحا جائفل جوتری لونگ دارچینی اسبند سیاہ تل افیون کوٹ چہانکر
شہد مین گولی بنائین دو درم کی تین روز ایک ایک گولی گاے کے دودہ
کے ساتھ کہائین **حریرہ** مقلط منی ص روغن بنولہ بارہ ماشہ قند سفید بقدر حاجت
گاے کا دودہ پاؤ سیر سب کی فیرینی بناکر ہر روز غذا کے ساتھ کہائین۔ **ایضاً**
ثعلب مصری تخم ریحان پاؤ سیر گاے کے دودہ مع شیرین کے فیرینی بنائین
اور کہائین **معجون** منی مذی ودی سے اور رحم کی رطوبات کے بہی کو کہ جو پرانی ہو بند
کرتا ہے ص مروارید ناسفتہ کہربا جلے ہوئے۔ کرنا برج گل پستہ چہالی کے پہول۔
بہنگ جوتری عود صلیب گلنجن بنلوچن دہوباکتہ جعت بلوط گوند کیکر کے
پہول ہمنین شقاقل مصری انار کی کلی کیکر کی چہال چہالیہ کا گوند دہنیہ خشک سیمل
کا گوند ثعلب مصری تج آملہ صندل سرخ بلوط کا آٹا ہر ایک شقال مغز پستہ مغز
بادام مغز ناریل مغز چلغوزہ مغز حب الرحم تخم خشخاش تخم خرفہ ہر ایک دو شقال مصطگی
علک البطم چاندی سونے کے ورق ہر ایک سوا دو ماشہ پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ
سیاہ گاے کے گہی مین بہنی ہوئی ہر ایک دو شقال عنبر اشہب آدہا شقال مویز
منقی بیس شقال مصری تیس شقال اب سیب شیرین اب بہ شراب امرود اب انار شیرین
ہر ایک چالیس شقال شربت فواکہ شیرین شربت کشمل گلاب ہر ایک بیس شقال
معجون بنائین خوراک ایک درم۔

دوسری فصل چہوٹے مثفالے کی دوسری بابکی

پیشاب کے جلن کے بیانین جسکو عام لوگ سوزاک کہتے ہین ایک زخم ہوتا ہے ذکر
کے اندر پیپ اور معقولہ کی گرمی کی سبب پیدا ہو جاتا ہے کبہی آمین خون ہوتا ہے
اور کبہی پیپ اوران دونون کے نکلنے کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے

1